علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

# خُلاصَۃُ النَّحْو

حصہ دوم

علم نحو کے بنیادی قواعد پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

(حصہ دوم)

پیش کش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (دعوت اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: خلاصة النحو (حصہ دوم)

مؤلف: ابن داود عبدالواحد حنفی عطاری سلّمہ الباری

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیة (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات: 114

طباعتِ اوّل: ____________________ تعداد: ________

ناشر: مکتبۃ المدینہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

## مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

- کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- لاھور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- کشمیر : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ملتان : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- نواب شاہ : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- سکھر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخو پورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

# فہرست

### سوال وجواب (اجرائی)

۱۔س: اس لفظ کا کیا اعراب ہے؟ ج: رفع، نصب، جر یا جزم۔ ۲۔س: یہ کس حالت میں ہے؟ ج: حالت رفعی یا حالت نصبی یا حالت جری یا حالت جزمی میں۔ یا ج: مرفوع، منصوب، مجرور یا مجزوم ہے۔ تنبیہ: کلمے کی اعرابی حالت صرف آخری حرکت دیکھ کر نہیں بلکہ عامل دیکھ کر بتائی جاتی ہے، مرفوع کے لیے رافع، منصوب کے لیے ناصب اور مجرور کے لیے جار ہونا ضروری ہے۔ ۳۔س: یہ حالت رفعی میں کیوں ہے؟ اس پر رفع کیوں آیا؟ یہ مرفوع کیوں ہے؟ ج: فاعل، نائب الفاعل، مبتدا، مبتدا کی خبر، حرف مشبہ بالفعل کی خبر، لائے نفی جنس کی خبر، فعل ناقص کا اسم، ما یا لا مشابہ بلیس کا اسم یا ان میں سے کسی کا تابع ہونے کی وجہ سے۔ ۴۔س: یہ حالت نصبی میں کیوں ہے؟ اس پر نصب کیوں آیا؟ یہ منصوب کیوں ہے؟ ج: مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حرف مشبہ بالفعل کا اسم، لائے نفی جنس کا اسم، فعل ناقص کی خبر، ما یا لا مشابہ بلیس کی خبر، حال، تمییز، مستثنٰی یا ان میں سے کسی کا تابع ہونے کی وجہ سے۔ ۵۔س: یہ حالت جری میں کیوں ہے؟ اس پر جر کیوں آیا؟ یہ مجرور کیوں ہے؟ ج: حرف جر کی وجہ سے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے یا مجرور کا تابع ہونے کی وجہ سے۔ ۶۔س: اس اسم پر تنوین کیوں نہیں آئی؟ ج: مضاف ہونے کی وجہ سے، الف لام کی وجہ سے، غیر منصرف ہونے کی وجہ سے، مبنی ہونے کی وجہ سے، ایسے ابن یا بنت کا موصوف ہونے کی وجہ سے جو علم کی طرف مضاف ہے۔

# پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْد!

ربِ کریم عَزَّوَجَلَّ کا صد کروڑ شکر ہے کہ اس خالق و مالک کی توفیق رفیق سے دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ درسی کتب کی طرف سے درجۂ اُولٰی کے طلبہ کے لیے علمِ نحو کی ایک مختصر اور جامع کتاب بنام خلاصۃ النحو تالیف کی گئی جس کا پہلا حصّہ (برائے ششماہی اول) منظرِ عام پر آ کر نہ صرف مبتدی طلبہ کے لیے باعث فرحت وسرور بنا بلکہ منتہی طلبہ اور اساتذہ کرام سے بھی دادِ تحسین وصول کر چکا ہے۔ اور اب بحمدہ تعالیٰ وکرمہ خلاصۃ النحو کا دوسرا اور آخری حصّہ (برائے ششماہی ثانی) آپ کے ہاتھوں کی زینت ہے۔ وَلِلّٰہِ الحمد أولا و آخرا.

خلاصۃ النحو (حصّہ دوم) (37) اسباق پر مشتمل ہے جن میں تقریبًا (250) قواعد وفوائد اور اصطلاحات وتنبیہات مرقوم ہیں اور ان کی ترکیب وترتیب بھی حسب سابق سہل رکھی گئی ہے۔

حصہ ہذا میں معروف اسباق کے علاوہ دو طرح کے اسباق مزید شامل کیے گئے ہیں:

۱۔ وہ اسباق جو عمومًا اردو درسی کتب میں ذکر نہیں کیے جاتے جیسے تنازعِ فعلین کا بیان، مبتدا کی قسم ثانی کا بیان، تنوین کا بیان، توابع منادی کا بیان وغیرہ۔ ۲۔ وہ اسباق جو نحو کے مروجہ نصاب میں بھی شامل نہیں جیسے نسبت کا بیان، تصغیر کا بیان، کلماتِ مبنیہ کے تحرک وسکون کا بیان، صلات کا بیان، تضمین کا بیان، جملوں کے اعراب کا بیان، قواعد املاء اور علامات ترقیم کا بیان اور قواعد ترکیب وغیرہ۔

کیونکہ بالعموم مذکورہ امور میں طلبہ کے اندر زیادہ کمزوری دیکھی جاتی ہے جس کا سبب یہی سمجھ میں آتا ہے کہ انہیں اِن اَسباق کے پڑھنے کا موقع یا تو بالکل نہیں ملتا یا باقاعدہ نہیں ملتا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کو طلبہ کے لیے دین ودنیا میں نافع اور مفیدِ عام وتام بنائے نیز مؤلف اور رفقائے کار کے لیے ذخیرۂ آخرت فرمائے۔

(اٰمین بجاہ النّبیّ الامین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

**شعبۂ درسی کتب**

**مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

## الدرس الحادي والأربعون

## اَسمائے عدد کا بیان

جس اِسْم سے کسی چیز کے اَفراد شُمار کیے جائیں اُسے اسمِ عدد اور جسے شمار کیا جائے اُسے معدود یا تمییز کہتے ہیں: ثَلاثَةُ رِجالٍ، أَرْبَعُ نِسَاءٍ.

### اسمِ عدد اور معدود کا استِعمال:

1. وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ معدود کی صفت بن کر اور قِیاس کے مطابق (مذکر کے لیے ۃ کے بغیر اور مؤنث کے لیے ۃ کے ساتھ) آتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ.

2. ثَلاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اسمِ عدد قِیاس کے خلاف آتا ہے(١): ثَلاثَةُ رِجَالٍ، أَرْبَعُ نِسْوَةٍ. (بد:٤٨)

3. أَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کے دونوں جزء (اِکائی اور دَہائی) قِیاس کے مطابق ہوتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ مَرْءً، إِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْأَةً.

4. ثَلاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کا پہلا جز (اکائی) خلاف قِیاس اور دوسرا جز (دہائی) مطابق قِیاس ہوتا ہے: ثَلاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلاث عَشْرَةَ اِمْرَأَةً.

5. أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک اسمِ عدد میں ایک اور دو کی اِکائی مطابق قِیاس اور تین سے نو کی اکائی خلافِ قِیاس ہوگی اور دہائیاں ایک ہی حال پر رہیں گی: أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ثَلاثٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً.

6. مِاَةٌ، أَلْفٌ اور اِن کا تثنیہ وجمع معدود کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں: مِئَةُ كِتَابٍ، مِئَتَا كِتَابٍ، مِئَاتُ كِتَابٍ، أَلْفُ شَهْرٍ، أُلُوْفُ شَهْرٍ. (بد:٤٨)

**تنبیہ**:ثَلاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کا معدود جمع اور مجرور ہوگا،أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا اور مِأَةٌ، أَلْفٌ اور اِن کے تثنیہ وجمع کا معدود مفرد اور مجرور ہوگا۔ كَمَا رَأَيْتَ.

**تنبیہ**: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسم عدد کے دونوں جز مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے پہلے جز کے،اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء اور باقی تمام اَسمائے عدد معرب ہوتے ہیں جن کا اعراب عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

*******

﴿......عطف بیان اور بدل میں فرق......﴾

عطف بیان اور بدل میں آٹھ وجھوں سے فرق ہے: ا۔عطف بیان نہ اسم ضمیر ہوتا ہے اور نہ ضمیر کا تابع جبکہ بدل ضمیر بھی ہوسکتا ہے اور ضمیر کا تابع بھی ہوسکتا ہے: رَأَيْتُ زَيْدًا إِيَّاهُ، ﴿وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ﴾، ﴿مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ﴾. ۲۔عطف بیان کا تعریف وتنکیر میں متبوع کے مطابق ہونا ضروری ہے جبکہ بدل میں یہ ضروری نہیں: ﴿اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ﴾، ﴿بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ﴾ ۳۔عطف بیان جملہ نہیں ہوسکتا جبکہ بدل جملہ ہوسکتا ہے: ﴿مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ﴾ ۴۔عطف بیان جملے کا تابع نہیں ہوسکتا جبکہ بدل جملے کا تابع ہوسکتا ہے: ﴿اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا﴾، ﴿اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ﴾. ۵۔عطف بیان ایسا فعل نہیں ہوسکتا جو فعل کا تابع ہو جبکہ بدل ہوسکتا ہے: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ﴾. ۶۔عطف بیان بلفظ اول نہیں ہوسکتا جبکہ بدل بلفظ اول ہوسکتا ہے جبکہ زیادتی بیان کا فائدہ دے: ﴿وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا﴾.

۷۔عطف بیان تکریر عامل کے حکم میں نہیں ہوتا جبکہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے یا زید الحارث میں الحارث کا بدل ہونا ممتنع اور عطف بیان ہونا متعین ہے۔ ۸۔عطف بیان تقدیراً کسی دوسرے جملے کا جزء نہیں ہوتا جبکہ بدل تقدیراً کسی دوسرے جملے کا جزء ہوتا ہے اسی لیے ھند قام بکر أخوھا میں أخوھا کا بدل ہونا ممتنع اور عطف بیان ہونا متعین ہے۔(مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب:۱۳۱/۲تا۱۳۷)

## تمرین (1)

س:1. اسمِ عدد اور معدود کسے کہتے ہیں؟ س:2. اَسمائے عدد کے استعمال کا مکمل طریقہ بیان فرمائیے۔ س:3. معدود کے استعمال کا پورا طریقہ بیان کیجیے۔ س:4. کونسے اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں اور کونسے معرب؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔ 1. معدود ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ 2. گیارہ سے ننانوے تک تمام اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں۔ 3. اسم عدد ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ 4. اسم عدد تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اَغلاط کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔بِعْتُ ثَلاثُ كِتَابٍ. ۲۔فِي الْجَامِعَةِ عِشْرِيْنَ طَلَبَةٌ. ۳۔اِشْتَرِيْتُ اِثْنَا عَشَرَ شَاةٌ. ۴۔كَانَ فِي الْبُسْتَانِ عِشْرِيْنَ شَجَرٍ. ۵۔اِنَّ فِي الْقِطَارِ أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ نَمْلَةٌ. ۶۔فِي الدَارِ تِسْعَةَ غُرْفَةً. ۷۔هٰذِهِ أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ أَحَادِيْثُ.

(ب) درج بالا احکام کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

۱۔سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ ۲۔تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ ۳۔قرآن میں تیس پارے ہیں۔ ۴۔اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۵۔میں نے خلاصۃ النحو کے اکتالیس سبق پڑھ لیے۔ ۶۔کتاب میں دوسو صفحات ہیں۔ ۷۔گھر میں دو مرد ہیں۔ ۸۔خالد کے پاس تیرہ کا پیاں ہیں۔ ۹۔قرآن کریم تیئیس سال میں نازل ہوا۔

## الدرس الثاني والأربعون

جو اسم کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے اسے **اسم کنایہ** کہتے ہیں: کَمْ أَخًا لَکَ؟ (تمہارے کتنے بھائی ہیں) قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسا ایسا کہا)

مبہم عدد پر دلالت کرنے والے اسماء تین ہیں: کَمْ، کَذَا اور کَأَیِّنْ[۲]. اور مبہم بات پر دلالت کرنے والے اسماء دو ہیں: کَیْتَ اور ذَیْتَ. (در:۷،م:۴۱)

### قواعد وفوائد:

1. کَمْ سے کسی چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے تو اسے **کَمْ اِسْتِفْہامِیّہ** اور تعداد کے متعلق خبر دی جائے تو اسے **کَمْ خَبَرِیّہ** کہیں گے: کَمْ کُتُبٍ عِنْدِيْ.
2. کَمْ سے جس چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے یا خبر دی جائے وہ کَمْ کے بعد آتی ہے اور کَمْ کی تمییز کہلاتی ہے۔
3. کَمْ اِستِفہامِیّہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے اور کم سے پہلے مضاف یا حرفِ جر ہو تو اسے جر دینا بھی جائز ہے۔ غُلَامَ کَمْ رَجُلٍ نَصَرْتَ؟ بِکَمْ دِرْھَمٍ اِشْتَرَیْتَ الْقَلَمَ؟ جبکہ کَمْ خَبَرِیّہ کی تمییز مِنْ کی وجہ سے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے: کَمْ مِنْ بَلَدٍ رَأَیْتُ. اور تمییز سے پہلے فعل متعدی ہو تو تمییز پر مِنْ لانا واجب ہے: کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ.
4. کَذَا سے کسی چیز کی قلیل یا کثیر تعداد کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور اس کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے: جَاءَ کَذَا عَالِمًا. یہ تکرار کے ساتھ بھی آتا ہے۔

5. کَأَیِّنْ سے عدد کثیر کے متعلق خبر دی جاتی ہے، اس کی تمییز مفرد اور مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے: كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا.

6. کَیْتَ، ذَیْتَ یہ دونوں تکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ حَدِیْثًا، فَعَلْتُ ذَیْتَ ذَیْتَ أَمْرًا.

********

## تمرین (1)

س:1. اسم کنایہ کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے اور کونسے ہیں؟ س:2. کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کسے کہتے ہیں؟ س:3. کَذَا، کَأَیِّنْ، کَیْتَ اور ذَیْتَ کی تمییز کس طرح آتی ہے؟ س:4. کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تمییز کس طرح آتی ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. کَمْ اِستفہامِیّہ کی تمییز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔
2. کَمْ خَبَرِیّہ کی تمییز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے۔

## تمرین (3)

اسمائے کنایہ پہچانیں اور (اِفراد، جمع اور اِعراب کے لحاظ سے) تمییز کا حکم بتائیے۔

۱۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. ۲۔ عِنْدِيْ کَذَا وَ کَذَا کِتَابًا.
۳۔ رَأْيِ کَمْ رَجُلٍ أَخَذْتَ. ۴۔ جَاءَ کَذَا وَ کَذَا رَجُلًا. ۵۔ کَمْ مِیْلًا سِرْتَ.
۶۔ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ. ۷۔ اَلْمُسَافِرُوْنَ کَذَا وَ کَذَا رَجُلًا. ۸۔ کَمْ عَالِمًا زُرْتَ. ۹۔ قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ حَدِیْثًا. ۱۰۔ دِیْوَانَ کَمْ شَاعِرٍ قَرَأْتَ. ۱۱۔ خُطْبَةَ کَمْ خَطِیْبٍ سَمِعْتُ وَوَعَیْتُ. ۱۲۔ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ.

## الدرس الثالث والأربعون

## اسمائے افعال واصوات کا بیان

جو اسم، فعل کا معنی دے اسے اسمِ فعل کہتے ہیں: شَتَّــانَ (جدا ہوا) هَــا (پکڑ) أُوْهْ (میں تکلیف پاتا ہوں)

### اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بمعنی ماضی: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ. ۲۔ بمعنی مضارع: وَيْ، أُفٍّ. ۳۔ بمعنی امر حاضر: رُوَيْدَ زَيْدًا، عَلَيْكَ الْعَفْوَ، آمِيْنَ. (ج:۱/۱۵۵،ش:۳۴۷)

### قواعد وفوائد:

1. اسم فعل اپنے فاعل (مضمر یا مظہر) کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

2. اسم فعل کا صیغہ واحد ہی رہتا ہے ہاں! اگر اس کے آخر میں کاف خطاب ہو تو وہ مخاطَب کے مطابق ہوتا ہے: عَلَيْكِ نَفْسَكِ، عَلَيْكُمَا أَنْفُسَكُمَا.

3. اسم فعل هَاءَ کو صیغہ واحد پر رکھنا اور مخاطَب کے مطابق لانا دونوں جائز ہے: هَاءَ، هَاءِ، هَاءُمَا، هَاءُمْ، هَاؤُنَّ.

4. جو اسم فعل، ظرف، جار مجرور، مصدر یا تنبیہ سے بنا ہوا ہو اُسے منقول کہتے ہیں: دُوْنَكَ، عَلَيْكَ، بَلْهَ، هَا. جو فعل کے صیغے سے پھرا ہوا ہو اُسے معدول کہتے ہیں: نَزَالِ، ضَرَابِ. اور جو ان کے علاوہ ہو اُسے مرتجل کہتے ہیں: أُفٍّ.

5. اسم فعل مرتجل اور منقول سَماعی ہیں جبکہ معدول قِیاسی ہے کہ ثلاثی مجرد تام متصرف فعل سے فَعَالِ کے وزن پر بنا سکتے ہیں: قَتَالِ، سَمَاعِ وغیرہ (ج:۱/۱۵۷)

**اصوات**: جس لفظ سے حیوان وغیرہ کو خطاب کیا جائے یا کوئی آواز نقل کی جائے اُسے **صوت** کہتے ہیں[۳]: هَلَا، عَدَسْ (گھوڑے اور خچر کے زجر کے لیے) نِخْ (اونٹ کو بٹھانے کے لیے) سَأْ (گدھے کو پانی پلانے یا اسے ہانکنے کے لیے) کَخْ (بچے کے زجر کے لیے) قَبْ (تلوار کے گرنے کی آواز) وَيْهِ (میت پر چلانے کی آواز)

## تمرین (1)

س:1. اسم فعل کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟ س:2. اسم فعل سماعی ہے یا قیاسی؟ س:3. اسم فعل منقول، معدول اور مرتجل کسے کہتے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. اسم فعل کو واحد یا مخاطب کے مطابق لانا دونوں جائز ہیں۔ 2. اسم فعل صرف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ 3. اسمائے افعال سماعی ہوتے ہیں۔

## تمرین (3)

معنی پر غور کرتے ہوئے اسم فعل اور اس کی قسم کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ هَيْهَاتَ الْيَأْسُ. ۲۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ. ۳۔ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا. ۴۔ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا. ۵۔ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ. ۶۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. ۷۔ شَتَّانَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ. ۸۔ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ. ۹۔ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. ۱۰۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. ۱۱۔ سَرْعَانَ الْبَاصُّ. ۱۲۔ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ. ۱۳۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ. ۱۴۔ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ. ۱۵۔ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَوْتَ.

## الدرس الرابع والأربعون

جو اسم فقط حَدَث (محض معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اُس سے دوسرے صیغے (فعل، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول وغیرہ) بنتے ہوں اُسے مَصْدَر کہتے ہیں: نَصْرٌ، جُلُوْسٌ.

### قواعد وفوائد:

1. مصدر تین طرح آتا ہے: اِضافت کے ساتھ، تنوین کے ساتھ اور الف لام کے ساتھ: حَسُنَ قِيَامُ زَيْدٍ، حَسُنَ قِيَامٌ زَيْدٌ، حَسُنَ الْقِيَامُ زَيْدٌ (زید کا قیام اچھا ہے)

2. فعل لازم کا مصدر لازم کی طرح اور فعل متعدی کا مصدر متعدی کی طرح عمل کرتا ہے: حَسُنَ ذَهَابٌ زَيْدٌ، حَسُنَ تَعْلِيْمٌ زَيْدٌ بَكْرًا.

3. مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو تو فاعل یا مفعول لفظاً مجرور ہو جائیگا: حَسُنَ إِكْرَامُ زَيْدٍ بَكْرًا، حَسُنَ إِكْرَامُ بَكْرٍ زَيْدٌ. (شا:۱۱۸)

4. مصدر کا فاعل یا مفعول بہ کبھی محذوف ہوتا ہے: أَكْلُ رُمَّانٍ، أَكْلُ زَيْدٍ.

5. مصدر کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مصدر صریح: وہ جو صراحۃً مصدر ہو: فَتْحٌ، اِكْرَامٌ، تَعْلِيْمٌ وغیرہ۔ ۲۔مصدر مؤول: وہ جو صراحۃً تو مصدر نہ ہو لیکن مصدر کی تاویل (معنی) میں ہو: يَسُرُّنِي أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ یہاں أَنَّ زَيْدًا مُخْلِصٌ اِخْلَاصُ زَيْدٍ کی تاویل میں ہے۔

6. مصدر مؤول حرف مصدری (أَنَّ، أَنْ، كَيْ[۴]، مَا، لَوْ اور ہمزۂ تسویہ یعنی وہ ہمزہ جو لفظ سَوَاءٌ کے بعد آئے) اور مابعد اسم اور خبر یا فعل سے مرکب ہوتا ہے (ضح:۴۰۲)

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. مصدر کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے طریقوں سے آتا ہے؟ س:2. مصدر کیا عمل کرتا ہے؟ س:3. حروف مصدر اور مصدر کی اقسام بیان فرمایئے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسم کسی معنی پر دلالت کرے اُسے مصدر کہتے ہیں۔

2. ہر مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ 3. مصدر دو طرح آتا ہے۔

4. حرف مصدر کے بعد آنے والا اسم اور خبر یا فعل مصدر مؤول کہلاتا ہے۔

## تمرین (3)

مصدر صریح، مصدر مؤول کی شناخت کیجیے اور اس کے عمل کی وضاحت فرمایئے۔

۱۔حَاوَلْتُ كِتَابَةَ رِسَالَةٍ. ۲۔سَرَّنِي أَنَّهُ عَالِمٌ. ۳۔أَوَدُّ لَوْ تَحْضُرُ. ۴۔سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ۵۔اَلْغِيْبَةُ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ.

۶۔أَدْرُسُ كَيْ أَفُوْزَ. ۷۔اَلْحَمْدُ لَهُ عَلٰى مَا أَنْعَمَ. ۸۔أَعْجَبَنِي أَنْ عَفَوْتَ.

۹۔اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ ۱۰۔وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ.

۱۱۔اَلْعَفْوُ يُفْسِدُ اللَّئِيْمَ بِقَدْرِ مَا يُصْلِحُ الْكَرِيْمَ. ۱۲۔مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَكُفَّ لِسَانَكَ.

> وہ طریقے جن سے نکرہ محضہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے: ۱۔توصیف یعنی کسی نکرہ کی صفت ذکر کر دینا: رَجُلٌ عَالِمٌ جَالِسٌ، هٰذَا بُسْتَانٌ أَزْهَارُهُ جَمِيْلَةٌ، أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ، شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ. ۲۔اضافت یعنی کسی نکرہ کو کسی اور نکرہ کی طرف مضاف کر دینا: قَلَمُ وَلَدٍ ضَالٌّ. ۳۔تعمیم یعنی کسی نکرہ کو عام کر دینا: مَا أَحَدٌ خَيْرًا مِنْكَ، تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ. ۴۔تقدیم یعنی نکرہ کی خبر کو مقدم کر دینا: فِي الدَّارِ رَجُلٌ. ۵۔نسبت الی المتکلم یعنی کسی نکرہ کی نسبت متکلم کی طرف ہونا: سَلَامٌ عَلَيْكَ.
>
> (کافیہ مع شرح فوائد ضیائیہ و حاشیہ الفرح النامی:۱۵۴تا۱۵۷)

## الدرس الخامس والأربعون

جو اسمِ مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہوا اُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں: آكِلٌ، ظَالِمٌ.

### اسم فاعل کا عمل:

اسمِ فاعل فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1. مفعول مطلق: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ قِيَامًا. 2. مفعول فیہ: هَلْ صَائِمٌ زَيْدٌ غَدًا.
3. مفعول معہ: أَجَاءٍ بَرْدٌ وَالْجُبَّةَ. 4. مفعول لہ: هَلْ قَائِمٌ بَكْرٌ اِكْرَامًا.
5. حال: هَلْ ذَاهِبٌ زَيْدٌ رَاكِبًا. 6. تمیيز: أَ مُنْفَجِرَةٌ أَرْضٌ عُيُونًا.

اور فعلِ متعدی کا اسمِ فاعل مفعول بہ کو بھی نَصب دیتا ہے: أَ نَاصِرٌ زَيْدٌ عَمْرًا.

### اسم فاعل کے عمل کی شرطیں:

اسمِ فاعل پر الْ نہ ہو تو اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ یہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستفہام ہو: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ، جَاءَ وَلَدٌ قَائِمٌ أَخُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلامُهُ، مَا ذَاهِبٌ أَحَدٌ.

اسمِ فاعل پر الْ ہو تو اس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: رَأَيْتُ النَاصِرَ عَمْرًا أَمْسِ. (ضح:۴۱۹)

### قواعد وفوائد:

1. ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل 'فَاعِلٌ' (۵) اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن

پر ہوگا لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہوگا: فَاتِحٌ،مُکْرِمٌ.

2. اسم فاعل کے بعد ایسا اسم ہو جو فاعل بن سکتا ہو تو اسی کو ورنہ اسم فاعل میں موجود ضمیر کو فاعل بنائیں گے: أَ ضَارِبٌ زَیْدٌ وَمُکْرِمٌ بَکْرًا.

3. فاعل اسم ظاہر ہو تو اسم فاعل ہمیشہ واحد ہی آئے گا: أَ قَائِمٌ وَلَدَانِ. اور اسم ضمیر ہو تو اسم فاعل ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: زَیْدٌ نَاصِرٌ، اَلرِجَالُ نَاصِرُوْنَ.

4. فاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ طَالِعٌ شَمْسٌ، مَا نَاصِرٌ قَوْمٌ، أَ ذَاهِبٌ رِجَالٌ.

5. جو اسمِ مشتق مُبالغہ پر دلالت کرے اُسے اسمِ مبالغہ کہتے ہیں: أَکَّالٌ، ظَلُوْمٌ. یہ مختلف اوزان پر آتا ہے: فَعَّالٌ، فَعُلٌ وغیرہ. اور یہ سب سَماعی ہیں۔

6. اسم مبالغہ بھی ذکر کردہ شرائط کے ساتھ اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے:
زَیْدٌ فَطِنٌ ابْنُہٗ، جَاءَ التِلْمِیْذُ الْمَدَّاحُ أُسْتَاذُہٗ اِیَّاہٗ.

★★★★★★★

اسمائے منسوبہ (خلاف قیاس)

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔صَنْعَاءُ سے صَنْعَانِيٌّ | ۷۔حَضْرَمَوْتُ سے حَضْرَمِيٌّ | ۱۳۔بَادِیَۃٌ سے بَدَوِيٌّ |
| ۲۔رَامَھُرْمُزُ سے رَامِيٌّ | ۸۔سُلَیْمَۃُ الْأُزْدِ سے سُلَیْمِيٌّ | ۱۴۔رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ |
| ۳۔طَبِیْعَۃٌ سے طَبِیْعِيٌّ | ۹۔شَعْرٌ کَثِیْرٌ سے شَعْرَانِيٌّ | ۱۵۔أُمَیَّۃٌ سے أُمَوِيٌّ |
| ۴۔رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ | ۱۰۔حَرُوْرَاءُ سے حَرُوْرِيٌّ | ۱۶۔دَارِیَا سے دَارَانِيٌّ |
| ۵۔حَرَمَیْنِ سے حَرَمِيٌّ | ۱۱۔نَاصِرَۃٌ سے نَصْرَانِيٌّ | ۱۷۔طَیٌّ سے طَائِيٌّ |
| ۶۔عَبْدُ اللّٰہِ سے عَبْدَلِيٌّ | ۱۲۔نُوْرٌ سے نُوْرَانِيٌّ | ۱۸۔یَمَنٌ سے یَمَان |

## تمرین (1)

س:1.اسمِ فاعل اوراسم مبالغہ کسے کہتے ہیں؟ س:2.اسم فاعل کونسی چیزوں میں کیاعمل کرتا ہے؟ س:3.اسمِ فاعل کے عمل کی کتنی اورکون کونسی شرطیں ہیں؟ س:4.اسمِ فاعل اوراسم مبالغہ کس وزن پرآتے ہیں؟ س:5. کس صورت میں اسمِ فاعل مذکراورمؤنث دونوں طرح آسکتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1.جس اسم کے ساتھ فعل قائم ہو وہ اسم فاعل ہے۔ 2.اسم فاعل کے عمل کی چھ شرطیں ہیں۔ 3.ہراسم فاعل، فاعل کورفع اورصرف چھ اسماءکونصب دیتا ہے۔ 4.اسم مبالغہ فَعَّالٌ یافَعُلٌ کے وزن پرہی آتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم فاعل اوراسم مبالغہ کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔أَ مُكْرِمٌ بَكْرٌ ضَيْفَهُ؟ ۲۔جَاءَ الْقَائِمُ أَخُوْهُ؟ ۳۔قَامَ الرَجُلُ الْمُعْطِي الْمَسَاكِيْنَ. ۴۔خَالِدٌ ذَاهِبٌ صَدِيْقُهُ. ۵۔هَلْ غَفَّارٌ أَبُوْهُ الْاِسَاءَةَ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ فَطِنٌ أَبْنَاؤُهُ. ۷۔يَخْطُبُ الْقَائِدُ رَافِعًا صَوْتَهُ. ۸۔بَكْرٌ عَلَّامَةٌ أَبَوَاهُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔خَالِدٌ نَاصِرٌ أَخَاهُ أَمْسِ. ۲۔جَلَسَ الْقَاضِي الْعَالِمُ بِنْتُهُ. ۳۔جَاءَ رِجَالٌ رَافِعُوْنَ غُلَامُهُمْ صَوْتَهُ. ۴۔ذَهَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمَةٌ وَلَدُهُ. ۵۔جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَانِ أُخْتُهُمَا. ۶۔هٰذَا طَلْحَةُ الشَاعِرُ أُمُّهُ. ۷۔فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ مُعَلِّمَتُهُمَا. ۸۔ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا. ۹۔قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنٌ. ۱۰۔نَاصِرٌ زَيْدٌ فَقِيْرًا. ۱۱۔اَلشَمْسُ دَائِرٌ فِيْ يَوْمٍ دَوْرَةً.

## الدرس السادس والأربعون

جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو اُسے اسمِ مفعول کہتے ہیں: مَضْرُوْبٌ. (ھد:۱۷۵)

### اسمِ مفعول کا عمل:

اسم مفعول فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع اور چھ اَسماء کو نصب دیتا ہے:

1. مفعولِ مطلق: أَمَنْصُوْرٌ زَيْدٌ نَصْرًا. 2. مفعولِ فیہ: أَ مَقْتُوْلٌ بَكْرٌ لَيْلًا.
3. مفعولِ معہ: أَ مُكْرَمٌ خَالِدٌ وَبَكْرًا. 4. مفعولِ لہ: أَ مَزُوْرٌ وَالِدٌ أَدَبًا.
5. حال: هَلْ مُبَشَّرٌ أَحَدٌ كَسْلَانَ. 6. تمییز: مَا مَشْدُوْدٌ زَيْدٌ ظُلْمًا.

جس فعل کے دو مفعول یا تین مفعول ہوں اس کا اسمِ مفعول پہلے مفعول کو رفع اور باقیوں کو نصب دیگا: بَكْرٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا.

### اسم مفعول کے عمل کی شرائط:

اسمِ مفعول پر اَلْ نہ ہو تو اسمِ ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ اسمِ مفعول حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستفہام ہو: زَيْدٌ مَبِيْعٌ قَلَمُهُ، جَاءَ وَلَدٌ مُقْتَدًى أَبُوْهُ، جَاءَ زَيْدٌ مَرْكُوْبًا فَرَسُهُ؟

اسمِ مفعول پر اَلْ ہو تو اُس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں: جَاءَ خَالِدٌ الْمَنْصُوْرُ جَيْشُهُ أَمْسِ.

## قواعد وفوائد:

1. ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ(٦) اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر ہوگا لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل آخر مفتوح ہوگا: مُكْرَمٌ.

2. اسم مفعول کے بعد ایسا اسم ہو جو نائب فاعل بن سکتا ہو تو اسی کو ورنہ اسم مفعول میں موجود ضمیر کو نائب فاعل بنائیں گے: أَ مَضْرُوْبٌ زَيْدٌ وَمَنْصُوْرٌ.

3. نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو اسم مفعول واحد ہی آئے گا: أَ مَشْغُوْلٌ وَلَدَان. اور اسم ضمیر ہو تو اسم مفعول ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلْأَوْلَادُ مَشْغُوْلُوْنَ.

4. نائب فاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو اسم مفعول مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ مَرْئِيٌّ شَمْسٌ، مَا مَنْصُوْرٌ قَوْمٌ، هَلْ مَفْتُوْحٌ بِلَادٌ.

*******

### الفاظ معمولہ

وہ الفاظ جو کلام میں کسی عامل کے معمول واقع ہوتے ہیں: ١۔فاعل (عام فعل کا فاعل، فعل تعجب کا فاعل، اسم فعل کا فاعل، فعل مدح کا فاعل، شبہ فعل یعنی اسم فاعل، صفتِ مشبہہ، اسم تفضیل اور مصدر کا فاعل) ٢۔نائب الفاعل (فعل مجہول کا نائب الفاعل اور اسم مفعول کا نائب الفاعل) ٣۔مبتدا۔ ٤۔خبر (مبتدا کی خبر، فعل ناقص کی خبر، فعل مقاربہ کی خبر، ماولا مشابہ بلیس کی خبر، لائے نفی جنس کی خبر اور حرف مشبہ بالفعل کی خبر) ٥۔اسم (فعل ناقص کا اسم، فعل مقاربہ کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کا اسم، حرف مشبہ بالفعل کا اسم اور لائے نفی جنس کا اسم) ٦۔مفعول بہ (فعل معروف ومجہول، فعل تعجب، اسم فعل اور شبہ فعل یعنی اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر کا مفعول، اور منصوب بحرف النداء یعنی منادی نکرہ، منادی مضاف اور منادی مشابہ مضاف) ٧۔مفعول مطلق۔ ٨۔مفعول فیہ۔ ٩۔مفعول لہ۔ ١٠۔مفعول معہ۔ ١١۔حال۔ ١٢۔تمییز (تمییز عن المفرد اور تمییز عن النسبۃ) ١٣۔مستثنٰی۔ ١٤۔مضاف الیہ (عام اسم کا مضاف الیہ، صفت کا مضاف الیہ، کم خبریہ کا مضاف الیہ) ١٥۔مجرور بحرف جر۔ ١٦۔فعل مضارع۔ ١٧۔الفاظ مذکورہ بالا میں سے کسی بھی لفظ کا تابع (صفت، معطوف، تاکید، بدل اور عطف بیان)

(نحو میر، شرح مائۃ عامل ملخصا)

## تمرین (1)

س:1. اسمِ مفعول کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسمِ مفعول کون کونسی چیزوں میں کیا عمل کرتا ہے؟ س:3. اسمِ مفعول کے عمل کے لیے کتنی اور کون کونسی شرطیں ہیں؟

س:4. ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کس وزن پر آتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جس اسم پر فعل واقع ہوا ہوا سے اسم مفعول کہتے ہیں۔ 2. اسم مفعول کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔ 3. اسم مفعول' فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ 4. اسم مفعول صرف مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسم مفعول کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔أَ مُكْرَمٌ جَعْفَرٌ عِلْمًا؟ ۲۔جَاءَ الْمَشْدُوْدُ يَدُهُ؟ ۳۔قَامَ الْمُعْطَى وَلَدُهُ عِلْمًا. ۴۔عَلِيٌّ مُطَهَّرَةٌ ثِيَابُهُ. ۵۔هَلْ مَغْفُوْرٌ ذَنْبُهُ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ مَحْمُوْدٌ أَفْعَالُهُ. ۷۔فَرِيْدٌ مَبِيْعَةٌ غِلْمَانُهُ. ۸۔خَالِدٌ مَشْهُوْرٌ شَجَاعَتُهُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ أَخُوْهُ أَمْسِ. ۲۔هِنْدٌ مَفْقُوْدَةٌ عِقْدُهَا. ۳۔جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدٌ. ۴۔هٰذِهِ دَارٌ مَفْتُوْحَةٌ بَابُهَا. ۵۔جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَانِ أُمُّهُمَا. ۶۔رَأَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدًا. ۷۔مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا. ۸۔قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمٌ. ۹۔مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ. ۱۰۔هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَتَانِ ذَكَاوَتُهُمَا.

## الدرس السابع والأربعون

جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہو(۷) اُسے صفتِ مشبّہہ کہتے ہیں: کَرِیْمٌ.

### صفت مشبّهه کا عمل:

صفتِ مشبّہہ اپنے فعل لازم کی طرح عمل کرتا ہے: أَحَسَنٌ زَيْدٌ حُسْنًا، أَحَسَنٌ زَيْدٌ رَاكِبًا، أَحَسَنٌ زَيْدٌ نَفْسًا، أَفَسِيْحٌ دَارٌ السَاحَةَ.

### صفت مشبّهه کے عمل کی شرط:

اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ صفت مشبہہ سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا اِستفہام ہو: اَلطِفْلُ حَسَنٌ وَجْهُهُ، جَاءَ رَجُلٌ كَرِيْمٌ أَبُوْهُ.

### قواعد وفوائد:

1. صفتِ مشبَّہہ کے کثیر اوزان ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: أَفْعَلُ، فَعْلَانُ، فَعْلٌ، فَعِيْلٌ، فَعَلٌ، فَعَّالٌ: أَسْوَدُ، عَطْشَانُ، صَعْبٌ، كَرِيْمٌ، حَسَنٌ، خَبَّازٌ.
2. جو فعل رنگ، عیب یا حُلیہ ظاہر کرے اُس سے صفتِ مشبَّہہ کا صیغہ أَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے: أَحْمَرُ حَمْرَاءُ، أَخْرَسُ خَرْسَاءُ، أَعْيَنُ عَيْنَاءُ.
3. صفت مشبہہ کے بعد ایسا اسم ہو جو فاعل بن سکے تو اسی کو ورنہ صفت مشبہہ میں موجود ضمیر کو فاعل بنائیں گے: أَ كَرِيْمٌ زَيْدٌ وَحَلِيْمٌ.
4. فاعل اسم ظاہر ہو تو صیغہ صفت ہمیشہ واحد ہی آئے گا: أَ حَسَنٌ أَوْلَادٌ. اور اسم

ضمیر ہوتو صیغہ صفت ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا: اَلرِجَالُ حَسَنُوْنَ.

5. فاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہوتو صیغہ صفت مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: أَ أَحْمَرُ شَمْسٌ، مَا لَئِيْمٌ قَوْمٌ، أَ كَرِيْمٌ رِجَالٌ.

*******

## تمرین (1)

س:1. صفت مشبہہ کسے کہتے ہیں اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟ س:2. صفت مشبہہ کے عمل کی کیا شرط ہے؟ س:3. صفت مشبہہ کس کس وزن پر آتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ہو اُسے صفتِ مشبّہہ کہتے ہیں۔ 2. صفتِ مشبّہہ کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) صفت مشبہہ اور اس کے عمل کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔اَللّٰهُ كَرِيْمٌ. ۲۔زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُه. ۳۔أَنَا عَطْشَانُ. ۴۔أَ حَسَنٌ زَيْدٌ؟ ۵۔جَاءَ رِجَالٌ حَسَنُوْنَ وَجْهًا. ۶۔هٰذِهِ طِفْلَةٌ حَسَنَةٌ. ۷۔شَاةٌ أَبْيَضُ رَأْسُهَا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔كَرِيْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ. ۲۔اَلرَّجُلَانِ حَسَنَانِ غُلَامُهُمَا. ۳۔زَيْدٌ عَطْشَانُ بِنْتُهُ. ۴۔لَئِيْقٌ وَلَدَانِ. ۵۔جَاءَ الرِجَالُ الْحَسَنُوْنَ أَخْلَاقُهُمْ. ۶۔هٰذَا رَجُلٌ ذَكِيٌّ بِنْتُهُ. ۷۔رَأَيْتُ أَوْلَادًا فَطِيْنًا. ۸۔هٰذِهِ بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ رَأْسُهَا.

## الدرس الثامن والأربعون

جو اسمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مقابلۃً معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں جس ذات میں معنی کی زیادتی ہواُسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں ہواُسے مُفَضَّل عَلَيْهِ کہتے ہیں[۸]: اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ.

### اسمِ تفضیل کا استعمال:

اسمِ تفضیل چار میں سے ایک طریقے سے آتا ہے: 1. أَلْ کے ساتھ: جَاءَ زَيْدُ الْأَفْضَلُ. 2. مِنْ کے ساتھ: هُوَ أَفْضَلُ مِنْكَ. 3. معرفہ کی طرف مضاف: اَلنَّبِيُّ أَفْضَلُ الْخَلْقِ. 4. نکرہ کی طرف مضاف: اَلْمُرُوْءَةُ أَعْظَمُ فَضِيْلَةٍ.

### قواعد وفوائد:

1. جو اسمِ تفضیل أَلْ کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ موصوف کے مطابق آئے گا: جَاءَ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْفُضْلٰى.

2. جو اسمِ تفضیل مِنْ کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا: اَلزَّيْدَانِ أَطْوَلُ مِنْ خَالِدٍ، سَلْمٰى أَجْدَرُ مِنْ هِنْدٍ.

3. جو اسمِ تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں طرح آ سکتا ہے: اَلرِّجَالُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ یا أَفْضَلُوْ النِّسَاءِ.

4. جو نکرہ کی طرف مضاف ہو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا اور اس کا مابعد ماقبل کے مطابق ہوگا: اَلصَّالِحَاتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ، اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَنْبَلُ نَاسٍ. (ک:۲۷۳)

5. ثلاثی مجرد فعل سے اسم تفضیل أَفْعَلُ اور فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جبکہ اُس میں رنگ، حُلیہ یا ظاہری عیب والا معنی نہ ہو: زَیْدٌ أَبْلَدُ مِنْ خَالِدٍ. (کا:۹۱)

6. غیر ثلاثی مجرد فعل یا وہ ثلاثی مجرد فعل جس میں رنگ، حلیہ اور عیب کا معنی ہو اس سے اسم تفضیل بنانے کے لیے أَشَدُّ، أَکْثَرُ وغیرہ لاتے ہیں پھر اس فعل کا مصدر منصوب ذکر کرتے ہیں: خَالِدٌ أَکْثَرُ اِکْرَامًا یا حُمْرَۃً یا عَرَجًا.

7. خَیْرٌ، شَرٌّ اور حَبٌّ اسم تفضیل ہیں، یہ اصل میں أَخْیَرُ، أَشَرُّ اور أَحَبُّ ہیں۔

*******

## تمرین (1)

س:1. اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ کسے کہتے ہیں؟ س:2. اسم تفضیل کتنے اور کون کونسے طریقوں سے آتا ہے؟ س:3. اسم تفضیل أَلْ، مِنْ یا اضافت کے ساتھ ہو تو کس طرح آئے گا؟ س:4. اسم تفضیل کس وزن پر آتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں۔ 2. جس ذات کے مقابلے میں معنی کی زیادتی ہو اُسے مُفَضَّل کہتے ہیں۔ 3. اسم تفضیل ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگا۔

## تمرین (3)

(الف) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ الگ الگ کیجیے۔

۱۔اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ. ۲۔اَلنَّبِیُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِیِّ. ۳۔اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَنْبَلُ نَاسٍ. ۴۔اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ. ۵۔اَلْعَمَلُ خَیْرٌ مِنَ الْبَطَالَۃِ.

۶۔اَلصَّالِحَاتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ. ۷۔اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ. ۸۔اَللّٰهُ أَكْبَرُ.
۹۔اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ. ۱۰۔اَلْهِنْدَاتُ فُضْلَيَاتُ الْبَنَاتِ.
۱۱۔وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى. ۱۲۔وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ. ۱۳۔اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا. ۱۴۔وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔جَاءَ الرَّجُلُ الْأَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ. ۲۔سَافَرَتِ الْهِنْدُ الْأَفْضَلُ. ۳۔اَلثَّوْبُ أَخْضَرُ مِنَ الْوَرَقِ. ۴۔اَلرِّجَالُ أَفْضَلُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ. ۵۔اَلْهِنْدَانِ كُرْمٰى النِّسَاءِ. ۶۔اَلشَّجَاعَةُ عُظْمٰى فَضِيْلَةٍ. ۷۔اَلْمُجْتَهِدُوْنَ أَفْضَلُ نِسَاءٍ. ۸۔زَيْدٌ أَعْوَرُ مِنْ خَالِدٍ. ۹۔مَرَّ الرَّجُلَانِ الْأَعْلَمُ.

### واو کی قسمیں

۱۔واوِ عاطفہ: وہ واو جس کا مابعد مفرد یا جملہ ماقبل پر معطوف ہو: جَاءَ زَيْدٌ وَخَالِدٌ، جَاءَ بَكْرٌ وَجَلَسَ فِي الصَّفِّ. ۲۔واوِ استئنافیہ: وہ واو جس کے مابعد جملے کا ماقبل سے ترکیبی تعلق نہ ہو: وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ. ۳۔واوِ اعتراضیہ: وہ واو جو جملہ معترضہ کے شروع میں ہو: إِنَّنِي وَاللّٰهُ يَعْلَمُ حَرِيْصٌ عَلَى صَدَاقَتِكَ. ۴۔واوِ حالیہ: وہ واو جو جملہ حالیہ کے شروع میں ہو: سَارَ خَالِدٌ وَيَدَاهُ فِيْ جَيْبِهِ، جَاءَ بَكْرٌ وقَدْ ظَهَرَ بَشَاشَةٌ عَلَيْهِ. ۵۔واوِ معیت: وہ واو جو مفعول معہ کے شروع میں ہو، اسی طرح وہ واو جس کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے: سِرْتُ وَالْجَبَلَ، لَا تَنَهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ. ۶۔واوِ قسم: وہ واو جو مقسم بہ کے شروع میں ہو: وَاللّٰهِ لَأُكْرِمَنَّكَ. ۷۔واوِ رُبَّ: وہ واو جو رُبَّ کے معنی میں ہو (یہ شبیہ بالزائد ہوتا ہے جو اسم کو صرف لفظاً جر دیتا ہے اور اس کا مُتعلَّق بھی نہیں ہوتا): وَلَيْلٍ كَالْقِيَامَةِ يَمُرُّ بِالْعَاشِقِ. ۸۔واوِ جماعت: وہ واو جو فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی میں جمع مذکر کی ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے: ذَهَبُوْا، يَذْهَبُوْنَ، اِذْهَبُوْا، لَا تَذْهَبُوْا. ۹۔واوِ علامت رفع: وہ واو جو جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ پر حالت رفعی میں آتا ہے: جَاءَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَأَخُوْكَ. (المنہاج فی القواعد والاعراب: ۳۴۰ تا ۳۴۴ بتصرف)

## الدرس التاسع والأربعون

اِضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اِضافتِ لفظیہ ۲۔ اِضافتِ معنویہ۔

جس اِضافت میں صفت کا صیغہ معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اُسے اِضافتِ لفظیہ یا اِضافتِ مجازیہ کہتے ہیں: زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ.

اور جس اِضافت میں صفت کا صیغہ معمول کی طرف مضاف نہ ہو اُسے اِضافتِ معنویہ یا اِضافتِ حقیقیہ کہتے ہیں: خَالِدٌ غُلامُ زَيْدٍ، بَكْرٌ كَاتِبُ الْقَاضِيْ.

### اضافت معنویہ کی تین اقسام ہیں[۹]:

1. اِضافت بمعنی فِيْ: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کے لیے ظرف ہو: صَلٰوةُ اللَّيْلِ. (اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے فِيْ پوشیدہ ہوتا ہے)

2. اِضافت بمعنی مِنْ: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کی جنس ہو: خَاتَمُ فِضَّةٍ. (اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے مِنْ پوشیدہ ہوتا ہے)

3. اِضافت بمعنی لام: وہ اِضافت جس میں مضاف اِلیہ مضاف کیلئے نہ ظرف ہو نہ جنس: غُلامُ زَيْدٍ. (اِس صورت میں مضاف اِلیہ سے پہلے لام پوشیدہ ہوتا ہے)

### قواعد وفوائد:

1. اِضافتِ لفظیہ میں مضاف، تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف اِلیہ معرَّف باللام ہو تو مضاف پر اَلْ آسکتا ہے: جَاءَ الضَّارِبَا وَلَدٍ، جَاءَ الضَّارِبُ الْوَلَدِ.(ض)

2. اضافت لفظیہ کی وجہ سے مضاف معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں بنتا[۱۰]۔

3. مفرد صحیح یا قائم مقام صحیح یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو ي پر سکون اور فتحہ دونوں آ سکتے ہیں: كِتَابِيْ، دَلْوِيْ، یہ اگر آخر میں ہو تو ہاء بڑھا دینا بھی جائز ہے: كِتَابِيَه.

4. اسم مقصور، منقوص، تثنیہ یا جمع مذکر سالم' یاء متکلم کی طرف مضاف ہو تو ي پر فتحہ پڑھنا واجب ہے: عَصَايَ، قَاضِيَّ، مُسْلِمِيَّ.

*******

## تمرین (1)

س:1. اضافت کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:2. اضافت معنویہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. کیا مضاف پر الف لام آ سکتا ہے؟ س:4. کس صورت میں یاء متکلم پر فتحہ اور سکون دونوں جائز ہیں اور کب اس پر فتحہ واجب ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. مضاف اگر صفت کا صیغہ ہو تو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔ 2. اضافت کی تین قسمیں ہیں۔ 3. اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آ سکتا ہے۔ 4. اضافت کی وجہ سے مضاف ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے۔

## تمرین (3)

اضافت لفظیہ ومعنویہ الگ الگ کیجیے اور معنویہ میں اس کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

۱۔ظُلْمَةُ الْقَبْرِ شَدِيْدَةٌ. ۲۔أَكْـرَمْتُ مُكْرِمَ الْعُلَمَاءِ. ۳۔اُشْتُرِيَ خَاتَمُ الْفِضَّةِ. ۴۔لَقِيْتُ جَمِيْلَ الشِيَمِ. ۵۔هٰذَا مُعَلِّمُ خَالِدٍ. ۶۔ نَبِيُّنَا الْعَالِي الْقَدْرِ وَالْعَظِيْمُ الْجَاهِ. ۷۔فَازَ وَلَدُ عِرْفَانَ. ۸۔جَاءَ كَرِيْمُ الْبَلَدِ. ۹۔اَلْحَافِظُ الْقُرْآنِ سَعِيْدٌ. ۱۰۔زُرْتُ زَائِرَ الْمَدِيْنَةِ. ۱۱۔وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ.

## الدرس الخمسون

جواَفعال ایسے دومفعولوں کونصب دیں جواصل میں مبتدا اورخبرہوں اُنہیں اَفعالِ قلوب کہتے ہیں: عَلِمَ، رَاٰی، وَجَدَ، ظَنَّ، حَسِبَ، خَالَ، زَعَمَ(۱۱).

اِن میں سے پہلے تین اَفعال یقین ظاہر کرتے ہیں: عَلِمْتُ الْعِلْمَ نَافِعًا. بعد کے تین اَفعال ظن پر دلالت کرتے ہیں: ظَنَنْتُ زَیْدًا شَاعِرًا. اورزَعَمَ کبھی یقین اورکبھی ظن ظاہر کرتا ہے: زَعَمْتُ بَکْرًا مُحْسِنًا. (حل:۴/۳۱۸،ہد:۲۲۹،ضح:۱۳۷)

### قواعد وفوائد:

1. یہ افعال جملہ اسمیہ پرداخل ہوکرمبتدااورخبردونوں کومفعولیت کی بناپرنصب دیتے ہیں جیسے مذکورہ بالامثالوں سے واضح ہے۔(ص:۴/۳۱۸،صا:۶۱۵)
2. چونکہ افعال قلوب کے دونوں مفعول اصل میں مبتدااورخبرہوتے ہیں اس لیےان دونوں کے وہی اَحکام ہیں جومبتدااورخبرکے ہیں۔
3. افعال قلوب مبتدااورخبرکے درمیان یااِن دونوں کے بعدآئیں تواِن کوعمل دینااورنہ دینادونوں جائز ہیں: فَاطِمَةُ عَلِمْتُ عَالِمَةٌ. (ص:۴/۳۲۸،ضح:۱۴۳)
4. افعال قلوب کاخاصہ ہے کہ ان میں ایک شخص کی دوضمیریں فاعل اورمفعول ہوسکتی ہیں: رَأَیْتُنِي رَاغِبًا فِي التَعَلُّمِ. جبکہ دیگرافعال میں ایسانہیں ہوسکتا۔
5. اِن افعال کامفعول بہ اگرایک ہی ہوتویہ افعالِ قلوب نہیں کہلائیں گے: ظَنَّ زَیْدًا(وہم کرنا) عَلِمَ(پہچاننا) رَاٰی(دیکھنا) وَجَدَ(پانا)۔(ص:۴/۳۲۵)

## تمرین (1)

س:1. افعال قلوب کن افعال کو کہتے ہیں؟ س:2. افعال قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ س:3. کن صورتوں میں افعال قلوب کو عمل دینا یا نہ دینا دونوں جائز ہیں؟ س:4. افعال قلوب کا صرف ایک مفعول بہ بھی ہوتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو افعال شک اور یقین ظاہر کریں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔ 2. افعال قلوب جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ 3. افعال قلوب کا مفعول بہ صرف ایک ہوتا ہے۔ 4. ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول بن سکتی ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) افعال قلوب اور ان کے عمل کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا. ۲۔اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾. ۳۔حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا. ۴۔فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ. ۵۔اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا. ۶۔خِلْتُ الْاِخْلَاصَ مُخْلِصًا. ۷۔رَأَيْتُ الصِّدْقَ نَجَاةً. ۸۔زَعَمْتُكَ عَالِمًا. ۹۔تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔وَجَدْتُ مَاءً بَارِدًا. ۲۔زَعَمْتُ الْحَيَاةُ دَائِمَةٌ. ۳۔حَسِبْتَهُمْ عَالِمًا. ۴۔عَلِمْتُ الْأَرْضَ سَاكِنًا. ۵۔رَأَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلُ النَّجَاةِ. ۶۔آتَيْتُنِي مَاءً. ۷۔خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلَةً. ۸۔ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحًا. ۹۔حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتَ صَابِرَاتٌ. ۱۰۔وَجَدْتُ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ۱۱۔عَلِمْتُ الْقَاضِيُ عَالِمًا.

## الدرس الحادي والخمسون

### اَفعالِ مَدْح وذَمّ کا بیان

جو اَفعال تعریف یا مذمت کیلئے موضوع ہیں اُنہیں اَفعالِ مدْح وذمّ کہتے ہیں،

یہ چار اَفعال ہیں: نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ اور سَاءَ. (ذم کے لیے لَا حَبَّذَا بھی آتا ہے)

**قواعد وفوائد:**

1. ایک اسم اِن افعال کا فاعل اور ایک اسم مخصوص بالمدْح یا مخصوص بالذمّ ہوتا ہے(۱۲): نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، بِئْسَ الشَرَابُ الْخَمْرُ. (ص:۴/۳۹۳)

2. اَفعالِ مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے: نِعْمَ الطَالِبُ بَكْرٌ، سَاءَ طَالِبُ الْجَامِعَةِ الْكَسُوْلُ. (ص:۴/۳۹۳)

3. کبھی اِن کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے، اِس صورت میں فعل کے بعد لفظ مَـــا (بمعنی شَيْـئًا) یا کوئی نکرہ اسم (مطابقِ مخصوص) آتا ہے جو اُس ضمیر کی تمیز بنتے ہیں: بِئْسَ خُلُقًا الْكِذْبُ، نِعْمَ مَا التَقْوٰى، نِعْمَ مَا يُزَيِّنُ الْمَرْءَ الْعِلْمُ. (ضح:۴۴۶)

4. مخصوص، معرفہ یا نکرہ موصوفہ ہوگا نیز وحدت، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ، نِعْمَ الْعَالِمُ عَالِمٌ عَامِلٌ. (ضح:۴۴۹)

5. مخصوص، مرفوع ہوتا ہے اور عموماً یہ فاعل کے بعد آتا ہے اور کبھی فعل سے پہلے آجاتا ہے (جبکہ حَبَّذَا کا مخصوص نہ ہو): اَلصَبْرُ نِعْمَ الْوَصْفُ. (ض:۴/۲۲۷)

6. حَبَّذَا میں حَبَّ فعلِ مدح اور ذَا اسم اِشارہ اِس کا فاعل ہے اور یہ بدلتا نہیں اگرچہ مخصوص بدلتا رہے: حَبَّذَا الْعُلَمَاءُ، لَا حَبَّذَا النَمَّامُ. (کا:۱۱۲)

## تمرین (1)

س:1.افعال مدح وذم کن افعال کو کہتے ہیں؟ س:2.ان افعال کا فاعل کس کس طرح سے آتا ہے؟ س:3.ان افعال کا فاعل ضمیر مستتر ہوتو فعل کے بعد کیا چیز آتی ہے؟ س:4. مخصوص کس طرح کا اسم ہوگا اور کن چیزوں میں فاعل کے مطابق ہوگا؟ س:5.ان افعال کے فاعل کی تمیز کس کے مطابق ہوتی ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔1. جن افعال سے تعریف یا مذمت کی جائے انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔2.لَاحَبَّذَا فعل مدح ہے۔3.افعالِ مدح وذم کا فاعل ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔4. مخصوص ہمیشہ فاعل کے مطابق اور منصوب ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف)افعال مدح وذم نیز اُن کے فاعل اور مخصوص کی شناخت فرمایئے۔

۱۔لَاحَبَّذَا الْعَدَاوَةُ. ۲۔نِعْمَ الرَجُلُ رَجُلٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ. ۳۔اَلتَقْوٰى نِعْمَ الزَادُ. ۴۔بِئْسَ رِجَالًا الْكَاذِبُوْنَ. ۵۔حَبَّذَا الصَبْرُ. ۶۔بِئْسَ طَالِبُ الْمَجْدِ الْكَسُوْلُ. ۷۔نِعْمَ سَلَاحًا الدُعَاءُ. ۸۔سَاءَ مَا الْغِيْبَةُ.

(ب)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔نِعْمَ الْعَالِمُ. ۲۔سَاءَ رَجُلٌ الْبَخِيْلُ. ۳۔نِعْمَ رَجُلًا الصَادِقَانِ. ۴۔نِعْمَ الْوَصْفُ حِلْمٌ. ۵۔بِئْسَ الْخُلُقُ الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ. ۶۔لَاحَبَّذَا سَارِقٌ. ۷۔نِعْمَ الْعَالِمُ هِنْدٌ. ۸۔حَبَّذَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ. ۹۔اَلْمُجْتَهِدُ حَبَّذَا.

## الدرس الثاني والخمسون

## اَفعالِ مُقارَبہ کا بیان

وہ افعال جو خبر کا قرب یا امید یا شروع ہونا ظاہر کریں، ان کی تین اقسام ہیں:

**اَفعالِ مقاربہ** : جو افعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کا حصول قریب ہے: كَادَ الشِتَاءُ يَنْقَضِيْ. یہ تین افعال ہیں: كَادَ، كَرَبَ اور أَوْشَكَ. (ض:۴/۲۲۰،ضح:۱۹۴)

**اَفعالِ رَجا**: جو افعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کے حصول کی امید ہے: عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَجِيْءَ. یہ بھی تین ہیں: عَسٰى، حَرٰى اور اِخْلَوْلَقَ. (ض:۴/۲۱۲،ضح:۱۹۴)

**اَفعالِ شُروع**: جو اَفعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کی ابتدا ہو چکی ہے: قَامَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ. اَفعالِ شروع یہ ہیں: اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ وغیرہ. (ضح:۱۹۴)

**قواعد وفوائد:**

1. یہ تمام اَفعال، اَفعالِ ناقصہ کا سا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خَبَر کو نصب دیتے ہیں مگر ان کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے، لہذا محلا منصوب ہوگی۔

2. حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر پر أَنْ لانا واجب اور اَفعالِ شروع کی خبر پر اَنْ لانا ناجائز ہے۔ (ض:۴/۲۲۲،ضح:۱۹۵)

3. كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ اور عَسٰی کی خبر پر أَنْ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں: كَادَ اللَّيْلُ يَزُوْلُ یا أَنْ يَزُوْلَ، أَوْشَكَ الصُّبْحُ يَنْجَلِيْ یا أَنْ يَنْجَلِيَ.

4. فعلِ رجاء کے بعد اَنْ مع مضارع آجائے تو یہی اُس کا فاعل بنتا ہے اور اُس کی خبر نہیں ہوتی: عَسٰى أَنْ يَصُوْمَ زَيْدٌ (امید ہے کہ زید روزہ رکھ لے)

5. کَادَاور أَوْشَکَ سے مضارع کے صیغے بھی آتے ہیں: یَکَادُ الْقِطَارُ یَصِلُ، یُوْشِکُ الْمَطَرُ أَنْ یَنْزِلَ. باقی افعال سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں۔

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. افعال مقاربہ ورجاوشروع کن افعال کو کہتے ہیں؟ س:2. افعال مقاربہ، افعال رجا اور افعال شروع کتنے کتنے اور کون کونسے ہیں۔ س:3. یہ تمام افعال کیا عمل کرتے ہیں؟ س:4. کن کن افعال کی خبر پر أَنْ لانا جائز یا واجب یا نا ئز ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. افعال مقاربہ ورجاوشروع سے ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔ 2. ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ 3. افعال شروع پانچ ہیں۔ 4. کَادَ، عَسٰی، حَرٰی اور أَخَذَ کی خبر پر أَنْ لانا جائز ہے۔

## تمرین (3)

(الف) افعال مقاربہ ورجاوشروع الگ الگ کیجیے اور اُن کا عمل واضح فرمائیے۔

۱۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ. ۲۔ أَوْشَکَ الْمَطَرُ أَنْ یَنْقَطِعَ. ۳۔ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ. ۴۔ أَخَذَ الطِفْلُ یَبْکِيْ. ۵۔ کَادَ الْفَقْرُ أَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا. ۶۔ عَسٰی الضَیْقُ أَنْ یَنْفَرِجَ. ۷۔ اِخْلَوْلَقَ أَنْ یَثْمُرَ الشَجَرُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ کَادَ الْمُعَلِّمُ یُشَرِّحَ. ۲۔ جَعَلَ الشَجَرُ أَنْ یُوَرِّقَ. ۳۔ حَرٰی الْغَائِبُ یَجِيْءُ. ۴۔ کَرَبَ زَیْدٌ مُعَلِّمًا. ۵۔ یَطْفَقُ الْوَلَدُ یَلْعَبُ. ۶۔ أَنْشَأَ الْبَحْرُ مَاجَ.

## الدرس الثالث والخمسون

## اَفعالِ تعجب کا بیان

جو افعال اِظہارِ تعجُّب کے لیے وضع کیے گئے ہیں اُنہیں **افعالِ تعجب** کہتے ہیں:

مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا حسین ہے!) أَكْرِمْ بِخَالِدٍ (خالد کیسا سخی ہے!)۔ (کا:۱۰۹)

### قواعد وفوائد:

1. جس چیز پر تعجب کیا جائے اُسے **مُتَعَجَّب مِنْه** کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا! أَحْسِنْ بِرَجُلٍ تَهَجَّدَ! (ض:۲۳۶/۴)
2. ثلاثی مجرد سے فعلِ تعجب دو وزن پر آتا ہے: مَا أَفْعَلَ اور أَفْعِلْ. پہلے صیغے میں متعجب منہ منصوب اور دوسرے میں (باء کے ساتھ) لفظاً مجرور ہوتا ہے۔
3. فعل اگر معتل العین ہو (مثلاً: ضَاقَ، خَافَ) تو عین کلمے کو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں گے: مَا أَضْيَقَ الْعَيْشَ! مَا أَخْوَفَ الْوَادِيَ! (ضح:۴۴۱)
4. غیر ثلاثی مجرد یا وہ فعل جس میں رنگ، حلیہ یا عیب کا معنی ہو اس سے فعل تعجب بنانے کے لیے مَا أَشَدَّ یا أَشْدِدْ وغیرہ کے بعد فعل کا مصدر صریح یا مؤول لاتے ہیں:

مَا أَشَدَّ إِكْرَامًا یا حُمْرَةً یا عَرَجًا، أَشْدِدْ بِأَنْ يُكْرِمَ یا بِأَنْ يَحْمَرَ. (ضح:۴۳۹)

فعل مجہول یا منفی (مثلا: فُهِمَ یا مَا كَتَبَ) سے فعل تعجب بنانے کا بھی یہی طریقہ ہے لیکن اس میں مصدر مؤول ہی آئے گا: مَا أَشَدَّ أَنْ يُفْهَمَ، أَشْدِدْ أَنْ لَا تَكْتُبَ.

5. متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان صرف ظرف یا جار مجرور آسکتے ہیں:

أَشْجِعْ يَوْمَ الرَّوْعِ بِفُرْسَانِ الْعَرَبِ! مَا أَنْعَمَ فِي الْمَدِينَةِ الْحَيَاةَ! (ضح:۴۴۲)

6. کبھی فَعُلَ (۱۳) سے بھی تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے: حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا.

## تمرین (1)

س:1. افعال تعجب کسے کہتے ہیں؟ س:2. فعل تعجب کتنے اور کون کونسے وزن پرآتا ہے۔ س:3. متعجب منہ کسے کہتے ہیں یہ کس طرح آتا ہے اور اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ س:4. کیا فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز آسکتی ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جن الفاظ سے تعجب کا اظہار کیا جائے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔ 2. فعل تعجب تین اوزان پر آتا ہے۔ 3. فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز نہیں آسکتی۔ 4. متعجب منہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) افعال تعجب اور متعجب منہ الگ الگ فرمایئے۔

۱۔مَا أَجْمَلَکَ. ۲۔مَا أَشْجَعَ خَالِدًا. ۳۔أَلْطِفْ بِزَيْدٍ. ۴۔أَشْدِدْ بِعَرَجِهٖ. ۵۔مَا أَجْوَدَ عُثْمَانَ. ۶۔مَا أَكْذَبَ النَفْسَ. ۷۔أَعْظِمْ بِنُصْرَتِهٖ. ۸۔مَا أَشَدَّ أَنْ يُتْرَکَ الصَلٰوةُ. ۹۔أَقْبِحْ أَنْ لَا يُحَدَّ الشَارِبُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔مَا أَخْضَرَ الْقُبَّةَ. ۲۔أَقْبِحُ الْكُفْرَ. ۳۔مَا أَنَامَ الطِفْلَ. ۴۔مَا أَحْسَنَ وَلَدًا. ۵۔مَا أَعْظَمَ شَانُ الْأَنْبِيَاءِ. ۶۔أَصْفِرُ الْبَقَرَةُ. ۷۔مَا أَشَدَّ تَعْلِيْمٌ. ۸۔مَا أَعْوَرَ الدَجَّالَ. ۹۔أَشْدِدْ بِحُمْرَةَ الْوَجْهِ.

## الدرس الرابع والخمسون

## حُروف کا بیان

ترکیبِ کلمات کے لیے موضوع حُروف کو حروفِ مَبانی، حروفِ تہجی یا حروفِ ھجا اور معنی کے لیے موضوع حروف کو حروفِ مَعانی کہتے ہیں: ا، بَ، اِنَّ، فِيْ، نَعَمْ.

### حروف معانی کی متعدِّد اَقسام ہیں:

1. تا 8. حروف جارہ، حروف مشبہہ بالفعل، حروف نافیہ، حروف شرط، حروف نواصب، حروف جوازم، حروف عطف، حروفِ استفہام (ان کا بیان گذر چکا)

9. حروفِ استقبال: یہ دو ہیں: سَ اور سَوْفَ: سَیَقُوْلُ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.
(سَ اور سَوْفَ کو حرفِ تنفیس اور حرفِ تسویف بھی کہتے ہیں)

10. حروفِ تاکید: یہ بھی دو ہیں: نونِ تاکید اور لامِ ابتدائیہ۔ نونِ تاکید صرف فعل پر اور لامِ فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے: لَأَنْصُرَنَّ، لَزَيْدٌ عَالِمٌ.

11. حروف تفسیر: یہ بھی دو ہیں: أَيْ اور أَنْ: رَأَيْتُ لَيْثًا أَيْ أَسَدًا، اِنْقَطَعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ، وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ، أَمَرْتُهُ أَنْ أَكْرِمِ الْعُلَمَاءَ. (م:۱۱۹)

12. حروفِ تحضیض: وہ حروف جن کے ذریعے کسی کام پر ڈانٹا یا اُبھارا جائے، یہ چار حروف ہیں: هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا: هَلَّا أَدَّبْتَ زَيْدًا، لَوْلَا تَتْلُو الْقُرْاٰنَ.

13. حروف مصدر: وہ حروف جو مابعد سے ملکر مصدر کا معنی دیتے ہیں، یہ تین ہیں: مَا، أَنْ، أَنَّ: اَلْحَمْدُ عَلٰى مَا أَنْعَمَ، يُمْكِنُ أَنْ تَفُوْزَ، عَلِمْتُ أَنَّهُ قَائِمٌ.

14. حرفِ رَدع: وہ حرف جو مخاطب کو ڈانٹنے اور اُسے اُس کی بات سے روکنے

کے لیے آتا ہے، یہ صرف کَلَّا ہے: فُلانٌ یُبْغِضُکَ کے جواب میں یوں کہا جائے:
کَلَّا (ہرگز نہیں) یہ جملے کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

15. حرفِ توقُّع: وہ حرف جو ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے اور تحقیق کا معنی بھی دیتا ہے یہ صرف قَدْ ہے: قَدْ رَکِبَ. یہ مضارع کے ساتھ اکثر تقلیل کا اور کبھی تحقیق کا معنی دیتا ہے: اِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ، قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ.

16. حروف جواب: وہ حروف جو کسی سوال یا کسی خبر کا جواب دینے کے لیے آتے ہیں یہ چھ ہیں: نَعَمْ، بلٰی، اِيْ، جَيْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ:

اِيْ: جواب میں قسم سے پہلے آتا ہے: قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ. جَیْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ: خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں مثلاً اِس خبر: جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں جَیْرِ، أَجَلْ یا اِنَّ کہا جائے تو معنی ہوگا: جی ہاں زید آیا ہے۔ (هد:۲۵۳)

17. حروف تنبیہ: یہ تین ہیں: أَلَا، أَمَا اور هَا: أَلَا لَا تَغْفَلْ، أَمَا لَا تَکْذِبْ.

18. حروفِ زیادت: وہ حروف جنہیں کلام سے نکال بھی دیا جائے تو اصل معنی میں فرق نہ آئے، یہ آٹھ حروف ہیں: اِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کَاف، بَاء، لام:
مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ، فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ، اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ، لَا فَارِضٌ وَّ لَا بِکْرٌ، وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ، لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا، رَدِفَ لَکُمْ.

19. الف لام: اَلرَّجُلُ، اَلْحَسَنُ. (م:۱۲۵)

*******

## تمرین (1)

س:1. حروف مبانی و معانی کسے کہتے ہیں؟ س:2. حروف معانی کی کون کونسی اقسام ہیں؟ س:3. حرف توقع اور حرف ردع کس کس معنی میں آتے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ 2. حرف جواب کسی سوال ہی کے جواب میں آتا ہے۔

## تمرین (3)

حروف معانی کی قسم متعین کیجیے۔

۱۔فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ. ۲۔كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ. ۳۔وَاللّٰهِ لَأَتعَلَّمَنَّ الْقُرآنَ وَالسُّنَّةَ. ۴۔اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. ۵۔اَللّٰهَ دَعَوْتُ أنِ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ. ۶۔وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى. ۷۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. ۸۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ. ۹۔لَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا عَلَّمَ. ۱۰۔قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ. ۱۱۔اِشْتَرَيْتُ وَرَقًا أَيْ فِضَّةً. ۱۲۔هَلَّا أَدَّبْتَ أَوْلَادَكَ. ۱۳۔ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. ۱۴۔طَارَ بِهِ الْعَنْقَاءُ أَيْ طَالَتْ غَيْبَتُهُ. ۱۵۔اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَمُحَمَّدٌ لَا نَظِيْرَ لَهُ. ۱۶۔سَالَ بِهِ الْوَادِيْ أَيْ هَلَكَ. ۱۷۔ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ.

## الدرس الخامس والخمسون

**الف لام کی دو قسمیں ہیں:** ا۔اسمی ۲۔حرفی۔

جو الف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اُسے الف لام اسمی کہتے ہیں کیونکہ یہ اسم موصول کے معنیٰ میں ہوتا ہے: اَلضَّارِبُ (اَلَّذِيْ ضَرَبَ أو يَضْرِبُ) اَلْمَضْرُوْبُ (اَلَّذِيْ ضُرِبَ أو يُضْرَبُ) اور جو الف لام اِس کے علاوہ ہو اُسے الف لام حرفی کہتے ہیں: اَلْحَسَنُ، اَلْوَلَدُ. (ح:۵)

**الف لام حرفی کی دو قسمیں ہیں:** ا۔غیر زائدہ ۲۔زائدہ۔

جو الف لام مدخول میں کوئی معنیٰ پیدا کرے اُسے غیر زائدہ کہتے ہیں: اَلْوَلَدُ.

اور جو الف لام مدخول میں کوئی معنیٰ پیدا نہ کرے اُسے زائدہ کہتے ہیں: اَلصَعُقُ.

**الف لام زائدہ کی دو قسمیں ہیں:** ا۔لازمی ۲۔عارضی۔

جو الف لام اپنے مدخول سے جدا نہ ہوتا ہو[۱۴] اُسے لازمی کہتے ہیں: لفظ اَللّٰهُ میں اور جو الف لام اپنے مدخول سے جدا ہوتا ہو اُسے عارضی کہتے ہیں: اَلْحَارِثُ.

**الف لام غیر زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں:**

جس الف لام سے اِشارہ فردِ معلوم کی طرف ہو اُسے الف لام عہد خارجی کہتے ہیں: فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ. جس الف لام سے اشارہ جنس کی طرف ہو اُسے الف لام جنسی کہتے ہیں: اَلرَّجُلُ خَيْرٌ مِنَ الْمَرْأَةِ. جس الف لام سے اشارہ جنس کے تمام اَفراد کی طرف ہو اُسے الف لام استغراقی کہتے ہیں: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.

جس الف لام سے اشارہ غیر معین فرد کی طرف ہو اُسے الف لام عہد ذہنی کہتے ہیں: أَخَافُ أَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئْبُ. اور جس الف لام سے اشارہ فردِ موجود وحاضر کی طرف ہو اُسے الف لام عہدِ حضوری کہتے ہیں: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ. (ح:۵)

*******

## تمرین (1)

س:1. الف لام کی اقسام بتائیے؟ س:2. الف لام حرفی کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ س:3. الف لام زائدہ اور غیر زائدہ کی تمام قسمیں بیان کیجیے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام اسمی ہوتا ہے۔

2. جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ زائد ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

الف لام کے بارے میں بتائیں کہ اسمی ہے یا حرفی، حرفی ہے تو زائدہ ہے یا غیر زائدہ، زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے اور غیر زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے۔

۱۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ۳۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۴۔ وَلَقَدْ أَمُرُّ عَلَى اللَّئِيْمِ يَسُبُّنِيْ. ۵۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ۶۔ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. ۷۔ زُرْتُ الْمُكْرِمَ أُسْتَاذَهُ. ۸۔ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. ۹۔ نَحْنُ مُقَلِّدُوْا النُّعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ. ۱۰۔ جَمَعَ الْأَمِيْرُ الصَّاغَةَ. ۱۱۔ اُدْخُلِ السُّوْقَ. ۱۲۔ أَكْرِمِ الْمَعْلُوْمَ فَضْلُهُ. ۱۳۔ أَهْلَكَ النَّاسَ الدِّيْنَارُ الصُّفْرُ وَالدِّرْهَمُ الْبِيْضُ.

## الدرس السادس والخمسون

جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اسے **تنوین** کہتے ہیں: قَلَمٌ (قَلَمُنْ)، دَوَاةً (دَوَاتَنْ)، كِتَابٍ (كِتَابِنْ).

### تنوین کی پانچ اَقسام ہیں:

۱۔**تنوینِ تمکن**: وہ تنوین جو مدخول کے منصرف ہونے پر دال ہو: رَجُلٌ. ۲۔**تنوینِ تنکیر**: وہ تنوین جو مدخول کے غیر معین ہونے پر دال ہو: صَهٍ. ۳۔**تنوینِ عوض**: وہ تنوین جو مضاف الیہ کے بدلے میں ہو: يَوْمَئِذٍ، مَرَرْتُ بِكُلٍّ (بِكُلِّ وَاحِدٍ) ۴۔**تنوینِ مقابلہ**: وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم میں ہو: مُسْلِمَاتٌ. ۵۔**تنوینِ ترنُّم**: وہ تنوین جو مصرعوں کے آخر میں سُر پیدا کرنے کے لیے ہو:

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ ☆ وَقُوْلِي اِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ(۱۵)

### قواعد وفوائد:

1. تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں جبکہ تنوینِ ترنُّم، اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے اور یہ الف لام کے ساتھ بھی آجاتی ہے۔

2. اگر کوئی مانع تنوین پایا جائے تو اسم پر تنوین نہیں آئے گی ورنہ آئے گی، موانع تنوین پانچ ہیں: ۱۔الف لام کا ہونا: اَلرَّجُلُ. ۲۔مضاف ہونا: قَلَمُ زَيْدٍ. ۳۔غیر منصرف ہونا: أَحْمَدُ. ۴۔مبنی ہونا(۱۶): هُوَ. ۵۔علم کا ایسے اِبْن یا اِبْنَةٌ سے موصوف ہونا جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو: زَيْدُ بْنُ بَكْرٍ، هِنْدُ ابْنَةُ خَالِدٍ.

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. تنوین کسے کہتے ہیں نیز اس کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ س:2. کونسی تنوین اسم کے ساتھ خاص نہیں ہے؟ س:3. موانع تنوین کتنے اور کون کونسے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہوا سے تنوین کہتے ہیں۔ 2. تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔ 3. موانع تنوین چار ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) اسم پر تنوین آنے یا نہ آنے کی وجہ بتائیے اور تنوین کی قسم بھی متعین کیجیے۔

۱۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ . ۲۔ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ . ۳۔ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ . ۴۔ قُلْتُ لِزَيْدٍ صَهٍ . ۵۔ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ .

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

۱۔ غُلَامُ أَحْمَدٍ رَجُلُ صَالِحٌ. ۲۔ نَظَرْتُ إِلٰى بُسْتَانِ جَمِيْلٍ. ۳۔ اَلْوَلَدٌ الْمُجْتَهِدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهُ. ۴۔ خَالِدٌ بْنُ مَاجِدِ عَالِمُ جَيِّدُ. ۵۔ اَلْيَقِيْنٌ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ. ۶۔ زَيْدُ ابْنُ بَكْرٍ. ۷۔ رَأَيْتُ وَلَدَ ابْنَ عَمْرٍو. ۸۔ فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ الفَلَّاحِ. ۹۔ صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ الشَامِخِ. ۱۰۔ خُذْ كِتَابِيْ هٰذًا.

## الدرس السابع والخمسون

### اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کی تخفیف

ان حروف کی تخفیف (ان کے نونِ مفتوح کو حذف کر دینا) جائز ہے، جس حرف میں تخفیف کی گئی ہو اُسے مُخَفَّفَہ کہتے ہیں: اِنْ، أَنْ، کَأَنْ اور لٰکِنْ.

**قواعد وفوائد:**

1. اِنْ مُخَفَّفَہ کو عمل دینا قلیل اور نہ دینا غالب ہے (۱۷)، بصورت ثانی اِسے لامِ مفتوح لازم ہے: اِنْ زَیْدًا عَالِمٌ، اِنْ بَکْرٌ لَصَادِقٌ.
2. اَنْ مُخَفَّفَہ عمل کرتا ہے مگر اس کا اسم (ضمیرِ شان) ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور اس کی خبر جملہ ہوتی ہے: اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی.
3. اَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس میں فعل متصرف ہو تو اس کے شروع میں قَدْ، اداۃِ شرط، تنفیس یا نفی آتا ہے: وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا، وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا، عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی، اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا.
4. کَأَنْ مُخَفَّفَہ بھی عمل کرتا ہے، اس کا اسم ظاہر بھی ہوتا ہے اور ضمیرِ شان بھی: کَأَنْ هِنْدًا قَمَرٌ، کَأَنْ ظَبْیَةٌ (کَأَنَّهَا ظَبْیَةٌ)، کَأَنْ أَبُوْکَ أَسَدٌ (کَأَنَّهٗ ...الخ).
5. کَأَنْ مُخَفَّفَہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لَمْ یا قَدْ کا ہونا ضروری ہے: کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ، کَأَنْ قَدْ زَالَ الظِّلُّ.
6. لٰکِنْ مُخَفَّفَہ عمل نہیں کرتا: وَمَاظَلَمْنٰهُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ.

*******

## تمرین (1)

س:1. تخفیف کسے کہتے ہیں، یہ کن حروف میں کی جاتی ہے اور جس میں تخفیف کی گئی ہو اسے کیا کہتے ہیں؟ س:2. تخفیف کے بعد کونسے حروف عمل کرتے ہیں اور کونسے نہیں کرتے اور کس حرف میں دونوں امر جائز ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. اِنْ مُخَفَّفہ کو عمل دینے کی صورت میں اُسے لام مفتوح لازم ہے۔ 2. أَنْ مُخَفَّفہ کی خبر جملہ ہو تو اُس میں قَدْ یا لَوْ کا ہونا ضروری ہے۔ 3. لٰکِنْ مُخَفَّفَہ عمل کرتا ہے۔ 4. کَأَنْ مُخَفَّفہ کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد کا ہونا ضروری ہے۔

## تمرین (3)

حروف مشبہہ بالفعل مخففہ پہچانیے اور ان کا عمل متعین کیجیے۔

۱۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ . ۲۔ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ. ۳۔ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ. ۴۔ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۵۔ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ . ۶۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ . ۷۔ وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ . ۸۔ وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۹۔ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ . ۱۰۔ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا. ۱۱۔ اِعْلَمْ أَنْ سَوْفَ يَأْتِيْ كُلٌّ مَا قُدِّرَ. ۱۲۔ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ .

## الدرس الثامن والخمسون

چھ حروف کے بعد اَنْ جوازًا مقدر ہوتا ہے [۱۸] جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔ لامِ کَيْ (وہ لام جس کا مابعد ماقبل کے لیے علت اور سبب ہو): وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ. ۲۔ لامِ عاقبت (وہ لام جس کا مابعد ماقبل کی عاقبت اور نتیجہ ہو علت اور سبب نہ ہو): فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا. ۳ تا ۶۔ چار حروف عطف (واو، فاء، ثمّ، أو جبکہ ان کے مابعد کا عطف ماقبل اسم پر ضروری ہو): لَوْلَا اللّٰهُ وَيَلْطُفَ بِي لَهَلَكْتُ، تَعَبُكَ فَتَنَالَ الْمَجْدَ خَيْرٌ مِنْ رَاحَتِكَ، يَرْضَى الْجَبَانُ بِالْهَوَانِ ثُمَّ يَسْلَمَ، اَلْمَوْتُ أَوْ يَبْلُغَ الْإِنْسَانُ أَمَلَهُ أَفْضَلُ.

پانچ حروف کے بعد اَنْ وجوبًا مقدر ہوتا ہے جو مابعد مضارع کو نصب دیتا ہے:

۱۔ لامِ جحود (وہ لام جو فعل ناقص ما کان یا لم یکن کے بعد واقع ہو): مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ، لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ. ۲۔ فاءِ سببیہ [۱۹] (وہ فاء جس کا ماقبل مابعد کا سبب ہو): وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ. ۳۔ واوِ معیّت (وہ واو جو مع کے معنی میں ہو): لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ. ۴۔ حَتّٰی (جو کَيْ، اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو): أَطِعِ اللّٰهَ حَتّٰی تَفُوْزَ. ۵۔ أَوْ (جس کی جگہ اِلٰی یا اِلَّا رکھنا صحیح ہو): جِئْتُكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي.

**تنبیہ**: ۱۔ اَنْ مُخَفَّفَہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا: عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی.

*******

## تمرین (1)

س:1. کتنے اور کون کونسے مقامات پر أَنْ مقدر ہوتا ہے؟ س:2. کونسا أَنْ فعل مضارع کونصب نہیں دیتا؟ س:3. کس صورت میں أَنْ کو پوشیدہ رکھنا جائز ہے اور کن صورتوں میں اِسے پوشیدہ رکھنا واجب ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. أَنْ ہمیشہ فعل مضارع کونصب دیتا ہے۔ 2. لام کَيْ اور لام جحود کے بعد أَنْ کو پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔ 3. فاء اور واؤ کے بعد ہمیشہ أَنْ مقدر ہوتا ہے۔ 4. حَتّٰی اور أَوْ کے بعد بھی ہمیشہ أَنْ مقدر ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) یہ بتائیں کہ کہاں کہاں أَنْ مقدر ہے۔

١۔أَرْکَبُ أَوْ أَصِلَ الْمَدِيْنَةَ. ٢۔لَمْ يَكُنْ خَالِدٌ لِيَفْعَلَ السُّوْءَ. ٣۔لَا تَتَوَانَ فَتَنْدِمَ. ٤۔صُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. ٥۔أُعَاقِبُکَ أَوْ تَتُوْبَ. ٦۔مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. ٧۔يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ. ٨۔لَيْتَ لِي مَالًا فَأَتَصَدَّقَ. ٩۔أَلَا تَدْنُوْ فَتُبْصِرَ. ١٠۔رَبِّ وَفِّقْنِي فَأَسْلُکَ سَنَنَ الْخَيْرِ. ١١۔مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى. ١٢۔هَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ فَتَفُوْزَ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِأَنْ يَكْذِبَ. ٢۔هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَکَ. ٣۔اِعْلَمْ أَنْ سَوْفَ يَأْتِيَ كُلُّ مَا قُدِّرَ. ٤۔جِئْتُ لِأَتَعَلَّمُ. ٥۔يُعْجِبُکَ ضَرْبِي وَأُكْرِمُ.

## الدرس التاسع والخمسون

جو کلمہ دو جملوں پر داخل ہو کر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے اُسے **کلمہ شرط**، پہلے جملے کو **شرط** اور دوسرے کو **جزا** کہتے ہیں: مَنْ صَمَتَ نَجَا.

جو کلمات' شرط و جزا کو جزم دیتے ہیں اُن کو **کلماتِ شرط جازِمہ** کہتے ہیں اور یہ دس ہیں: ١۔اِنْ (اگر): اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ. ٢۔مَنْ (جو): مَنْ يَّجْتَهِدْ يَفُزْ. ٣۔مَا (جو): مَا تَأْكُلْ آكُلْ. ٤۔مَتٰى (جب): مَتٰى تَقُمْ أَقُمْ. ٥۔اَيٌّ(٣٠) (جو): أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءْ أَقْرَءْ. ٦۔أَنّٰى (جہاں): أَنّٰى تَقُمْ أَقُمْ. ٧۔اَيْنَ (جہاں): أَيْنَ تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ٨۔مَهْمَا (جب بھی): مَهْمَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ. ٩۔اِذْمَا (جب): اِذْمَا تَمْشِ أَمْشِ. ١٠۔حَيْثُمَا (جہاں): حَيْثُمَا تَقُمْ أَقُمْ. (شا:٥٢)

اور جو کلمات' شرط و جزا کو جزم نہیں دیتے اُن کو **کلماتِ شرط غیر جازِمہ** کہتے ہیں اور وہ سات ہیں: ١۔لَوْ (اگر): لَوْ جِئْتَنِي أَكْرَمْتُكَ. ٢،٣۔لَوْلَا، لَوْمَا (اگر نہ): لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَضَلَّ النَاسُ، لَوْمَا أُسْتَاذِيْ مَا فَهِمْتُ الدَّرْسَ. ٤۔أَمَّا (رہا، بہرحال): لِيْ صَدِيْقَانِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَعَالِمٌ وَأَمَّا الثَانِيْ فَطَبِيْبٌ. ٥۔لَمَّا (جب، چونکہ): لَمَّا جَاءَ الْحَقُّ زَهَقَ الْبَاطِلُ. ٦۔كُلَّمَا (جب بھی): كُلَّمَا جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ. ٧۔اِذَا (جب): اِذَا تَقْرَءُ أَقْرَءُ. (ھد:١٤٦، بد:٦٢)

**تنبیہ:** ان میں سے تین کلمات (اِنْ، لَوْ اور أَمَّا) حروف اور باقی اسماء ہیں۔

*******

## تمرین (1)

س:1. شرط وجزا کسے کہتے ہیں؟ س:2. کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ میں کیا فرق ہے؟ س:3. کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ کتنے کتنے اور کون کونسے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. فعل مضارع کو جزم دینے والے کلمات کو کلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔ 2. ”اِذَا جِئْتَنِي أَکْرَمْتُکَ“ میں اِذَا حرفِ شرط، جِئْتَنِي شرط اور أَکْرَمْتُکَ جزا ہے۔ 3. ”اِنْ تَضْحَکْ تُضْحَکْ“ میں اِنْ اسم شرط، تُضْحَکْ شرط اور تَضْحَکْ جزا ہے۔ 4. لَمَّا، أَمَّا اور اِذْ اسمائے شرط ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ نیز شرط وجزا کی شناخت فرمایئے۔

۱۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ. ۲۔ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ۳۔ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. ۴۔ اِنْ تَسْكُتْ تَنْجُ. ۵۔ لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ. ۶۔ مَا تَزْرَعْ تَحْصُدْ. ۷۔ اِذْ جِئْتَنِي أَکْرَمْتُکَ. ۸۔ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. ۹۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ مَهْمَا تَدْرُسُ أَدْرُسُ. ۲۔ کُلَّمَا تَسْعَ تَنْجُ. ۳۔ اِنْ تَقْرَئِيْنَ تَفُوْزِيْنَ. ۴۔ اِذْمَا تَدْعُوْ أَدْعُوْ. ۵۔ اِذَا تُسْلِمْ تَنْجَحْ. ۶۔ أَيَّ رَجُلٍ تُکْرِمُوْنَ نُکْرِمُوْنَ. ۷۔ مَا تَسْمَعُ تَقُوْلُ. ۸۔ اِنْ تَظْلِمَانِ تُظْلَمَانِ.

## الدرس الستون

# شرط وجزا کا بیان

کلمہ شرط جن دو جملوں پر داخل ہو اُن میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوگی اور جزا کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہوگی۔

### شرط وجزا کے اَحکام:

1. شرط وجزا دونوں مُضارِع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے: اِنْ تُكْرِمْ تُكْرَمْ. اور دونوں ماضی ہوں تو ان میں لفظاً کوئی تبدیلی نہیں ہوگی: مَنْ جَدَّ وَجَدَ.

2. صرف شرط مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب ہے: اِنْ تَصْبِرْ صَبَرْتُ. اور صرف جزا مضارع ہو تو جزا پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں: اِنْ صَبَرْتَ تُوْجَرُ.

3. چار صورتوں میں[۲۱] جزا پر فَ لانا واجب ہے: ۱۔ جزا جملہ اسمیہ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَهُوَ مُفْلِحٌ. ۲۔ جزا جملہ انشائیہ ہو: وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. ۳۔ جزا فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَقَدْ فَازَ. ۴۔ جزا فعل مضارع لَنْ، سَ یا سَوْفَ کے ساتھ ہو: مَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا. (بد:۴۰)

4. دو صورتوں میں جزا پر فَ لانا جائز نہیں: ۱۔ جزا ماضی بغیر قَدْ کے ہو: اِنْ صُمْتَ نَجَحْتَ. ۲۔ جزا کے شروع میں لَمْ ہو: مَنْ يَكْذِبْ لَمْ يَنْجَحْ.

5. دو صورتوں میں جزا پر فَ لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں: ۱۔ جزا فعل مضارع مثبت ہو: اِنْ يَضْرِبْ فَأَضْرِبُ یا أَضْرِبْ. ۲۔ جزا فعل مضارع منفی بذریعہ لَا ہو: اِنْ يَضْرِبْ فَلَا أَضْرِبُ یا لَا أَضْرِبْ. (بد:۴۰)

## تمرین (1)

س:1. شرط و جزا جملہ اسمیہ ہوتے ہیں یا جملہ فعلیہ؟ س:2. شرط و جزا دونوں ماضی یا مضارع ہوں تو کیا حکم ہے؟ س:3. صرف شرط یا صرف جزا' مضارع ہو تو کیا حکم ہے؟ س:4. کون کونسی صورتوں میں جزا پرفَ لانا واجب، جائز یا ناجائز ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. شرط کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ۔ 2. شرط اور جزا میں سے جو مضارع ہو اُسے جزم دینا واجب ہے۔ 3. جزا فعل نہی ہو تو اُس پرفَ لانا ناجائز ہے۔ 4. جزا مضارع منفی ہو تو اس پر فَ لانا جائز ہے۔

## تمرین (3)

(الف) شرط و جزا میں کہاں کہاں جزم واجب ہے نیز جزا پرفَ لانے کا کیا حکم ہے؟

١۔اِذْمَا تَدْرُسْ تَنْجَحْ. ٢۔مَنْ يَرْحَمْ لَمْ يُحْرَمْ. ٣۔ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ. ٤۔مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ. ٥۔مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ. ٦۔مَنِ اسْتَشَارَ لَا يَنْدَمْ. ٧۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ. ٨۔ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

١۔اِنْ تَحفَظُ الدَّرسَ مَا أَنْتَ رَاسِبًا. ٢۔اِذَا تَصْبِرْ صَبْرًا سَتُوْجَرُ أَجْرًا. ٣۔اِنْ تَكْسِلُوْنَ فَلَمْ تَفُوْزُوْنَ. ٤۔اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ اِصْنَعُ مَا شِئْتَ. ٥۔مَا تَزْرَعُوْنَ فَحَصَدْتُمْ. ٦۔مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ يُحْسِنُ اِلَيْکَ.

## الدرس الحادي والستون

## حروفِ ندا اور مُنادٰی کا بیان

جس حرف سے کسی کو پکارا جاتا ہے اُسے حرفِ ندا اور جسے حرفِ ندا سے پکارا جائے اُسے مُنادٰی کہتے ہیں: یَا نَبِيُّ.(۴۲)

حروفِ ندا پانچ ہیں: یَا، أَیَا، هَیَا، أَيْ، أَ. أَيْ اور أَ مُنادٰی قریب، أَیَا اور هَیَا منادٰی بعید اور یَا قریب وبعید سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔(م:٦٦،ھد:٨٣)

### قواعد وفوائد:

1. منادٰی مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ ہو تو منصوب ہوگا: یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا، یَا رَجُلًا خُذْ یَدِيْ (اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ) اور مفرد معرفہ ہو تو ضمّہ، الف یا واو پر مبنی ہوگا: یَا زَیْدُ، یَا رِجَالُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ.(م:٦٦)
2. منادٰی معرف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادٰی کے درمیان أَیُّهَا، هٰذَا یا أَیُّهٰذَا کا اِضافہ کرتے ہیں: یَآاَیُّهَاالْاِنْسَانُ، یَا هٰذَا الرَّجُلُ.(کا:٣٠)
3. کبھی حرفِ ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِيُّ. یہ اصل میں یَا اَللّٰهُ اور یَا أَیُّهَا النَّبِيُّ ہے۔(ھد:٨٤)
4. منادٰی لفظ غُلَامٌ، رَبٌّ وغیرہ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اُسے چار طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں: یَا رَبِّيْ، یَا رَبِّيَ، یَا رَبِّ، یَا رَبَّا.(کا:٣١)
5. منادٰی عَلَم ہو اور اُس کی صفت لفظ اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ ہو جو ایک اور عَلَم کی طرف مضاف ہو تو منادٰی کو مفتوح اور مضموم دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جبکہ اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ صرف منصوب پڑھا جائے گا: یَا زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ، یَا هِنْدُ ابْنَةَ زَیْدٍ.(کا:٣٠)

## تمرین (1)

س:1. حرف ندا اور منادیٰ کسے کہتے ہیں؟ س:2. منادیٰ 'مضاف، مشابہ مضاف، نکرہ یا مفرد معرفہ ہوتو کس طرح آئے گا؟ س:3. منادیٰ علم کی صفت اِبْنٌ ہو جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو تو ان کو کس طرح پڑھیں گے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. حرفِ ندا یَـا صرف منادیٰ قریب کے لیے آتا ہے۔ 2. حرفِ ندا اور منادیٰ معرفہ کے درمیان ھٰذا بڑھاتے ہیں۔ 3. منادیٰ معرفہ مبنی علی الضم ہوتا ہے۔ 4. "یَا بَکْرُ بْنَ زَیْدٍ" میں منادیٰ کو نصب دینا بھی جائز ہے۔

## تمرین (3)

(الف) منادیٰ، اس کی قسم اور اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بیان کیجیے۔

۱۔یَا اَللّٰہ. ۲۔یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. ۳۔یَآ اَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ. ۴۔رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَاحَسَنَۃً الخ. ۵۔ھَیَا ظَالِما نَفْسًا تُبْ اِلَی اللّٰہِ. ۶۔أَیَا وَلَدَانِ. ۷۔أَسعْدُ أَکْرِمْ أُسْتَاذَکَ. ۸۔ھَیَا نَاصِرَ بْنَ یَاسِرٍ. ۹۔رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔یَا زَیْدًا. ۲۔أَیَا عَبْدُ اللّٰہِ. ۳۔أَ طَالِبُ تَخَافُ اللّٰہَ تَفُوْزُ. ۴۔ھَیَا عِرْفَانُ بْنُ دَاوُدَ. ۵۔یَـا رَحْمَۃٌ لِلْعٰلَمِیْنَ. ۶۔یَـا مُسْلِمِیْنَ سَارِعُوْا اِلَی الْخَیْرِ. ۷۔یَا الْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَکَ. ۸۔یَا ھِنْدًا ابْنَۃَ زَیْدٍ. ۹۔أَیَا وَلَدَا.

## الدرس الثاني والستون

## ترخیم، اِستغاثہ اور نُدبہ کا بیان

مُنادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو تخفیفاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے: يَا مَالِكُ، يَا مَنْصُوْرُ، يَا بَعْلَبَكُّ سے يَا مَالُ، يَا مَنْصُ، يَا بَعْلُ. (کا:۳۰)

### قواعد وفوائد:

1. منادیٰ میں ترخیم تب جائز ہے جبکہ وہ علَم ہو، تین حروف سے زائد ہو اور مبنی علی الضمّ ہو یا منادیٰ کے آخر میں تاء ہو: يَا خَالِدُ، يَا شَاةُ سے يَا خَالِ، يَا شَا. (کا:۳۱)
2. ترخیم میں ایک حرف گرتا ہے: يَا نَاصِ. لیکن منادیٰ کے آخر میں حرفِ صحیح ماقبل مدہ زائدہ ہو تو دو حروف گریں گے: يَا اِفْتِخَ (افتخار). اور منادیٰ مرکب (مزجی یا عددی) ہو تو آخری اسم گر جائے گا: يَا خَمْسُ (خَمْسَ عَشْرَةَ). (کا:۳۲)
3. جس منادیٰ میں ترخیم کی گئی ہو اُسے مُنادیٰ مُرَخَّم کہتے ہیں۔ (ھد:۸۶)
4. منادیٰ مرخّم کو ضمّہ کے ساتھ اور اُس کی اپنی آخری حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے: يَا حَارِثُ سے يَا حَارُ یا يَا حَارِ. (کا:۳۲)
5. جسے مدد کے لیے ندا کی گئی ہو اُسے مُستَغَاث یا مُستَغَاث بہ اور جس کی مدد کے لیے ندا کی گئی ہو اُسے مُستَغَاث لہ یا مُستَغَاث لِاَجْلِہ کہتے ہیں: يَا لَلْقَوِيِّ لِلضَّعِيْفِ.
6. مستغاث بہ اور لہ دونوں پر حرف جر لام آتا ہے جو اول میں مفتوح اور ثانی میں مکسور ہوتا ہے: يَا لَزَيْدٍ لِلْفَقِيْرِ. کبھی مستغاث کے آخر میں الف آتا ہے: يَا حُسَيْنَا لِلْأَسِيْرِ. مستغاث میں آنیوالے لام کو لامِ اِستِغاثہ اور الف کو الفِ اِستِغاثہ کہتے ہیں۔

7. مستغاث کے شروع میں لامِ استغاثہ ہو تو مستغاث مجرور ہوگا، اور اس کے آخر میں الفِ استغاثہ ہو تو وہ مفتوح ہوگا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

8. جس منادیٰ پر یا یا وَا کے ذریعے درد کا اِظہار کیا جائے اُسے مندوب کہتے ہیں، کسی فوت ہونے والے کو پکار کر غم کا اِظہار کیا جائے تو اسے مُتفجَّعٌ عَلَيْهِ عَدمًا کہتے ہیں: یَـا زَيْدُ (ہائے زید) اور کسی کی فوتگی کی وجہ سے لاحق تکلیف کو پکار کر غم کا اِظہار کیا جائے تو اسے مُتفجَّعٌ عَلَيْهِ وُجُودًا کہتے ہیں: وَا مُصِيبَةُ. (فو:۲۳۴)

9. مندوب کے آخر میں کبھی الف بڑھا دیتے ہیں: وَا زَيْـدَا. اور کبھی الف کے بعد ہائے وقف بھی بڑھا دیتے ہیں: وَا زَيْدَاهُ، وَا مُصِيبَتَاهُ. (کا:۳۳)

*******

## تمرین (1)

س:1. ترخیم کسے کہتے ہیں نیز یہ کب جائز ہوتی ہے؟ س:2. ترخیم کی صورت میں کتنے حروف حذف کیے جاتے ہیں؟ س:3. منادیٰ مرخم کسے کہتے ہیں اور اسے کس کس طریقے سے پڑھنا جائز ہے؟ س:4. مستغاث، مستغاث لہ اور مندوب کسے کہتے ہیں؟ س:5. متفجع علیہ عدما اور متفجع علیہ وجودا کسے کہتے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو حذف کر دینا ترخیم ہے۔ 2. منادیٰ علم اور مبنی ہو تو اس میں ترخیم ہو سکتی ہے۔ 3. ترخیم میں ہمیشہ ایک حرف حذف ہوتا ہے۔ 4. منادیٰ مرخم کو مرفوع اور مجرور دونوں طرح

پڑھنا جائز ہے۔ 5. مستغاث ہمیشہ مجرور یا منصوب ہوتا ہے۔ 6. جس پر درد کا اظہار کیا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔ 7. مستغاث لہ مرفوع ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) منادیٰ، منادیٰ مرخم، مستغاث، مستغاث لہ اور مندوب کی شناخت فرمایئے نیز اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بھی بیان کیجیے۔

۱۔ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. ۲۔ يَا لَرَسُوْلِ اللّٰهِ لِلْغُرَبَاءِ. ۳۔ يَا خَالُ اُسْكُتْ.

۴۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ. ۵۔ يَا حَسْرَتَاهْ. ۶۔ يَا شَا.

۷۔ يَا لَقَوْمٍ لِلْمَظْلُوْمِ. ۸۔ مَنْ لَا يَزَالُ مُحْسِنًا أَحْسِنْ اِلَيَّ. ۹۔ هَلُمَّ يَا مِسْكِ.

۱۰۔ وَا مَنْ قَلَعَ بَابَ خَيْبَرَ. ۱۱۔ يَا عَمَّ اِخْشَ اللّٰهَ. ۱۲۔ يَا ثَمُوْ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ يَـا غُلَا اَطِعْ سَيِّدَكَ. ۲۔ أَيَـا زَيْ اَدِّ حُقُوْقَكَ. ۳۔ هَيَـا مُسْلِمُوْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ. ۴۔ يَا جَعْ (جَعْفَرٌ). ۵۔ يَا أزها (أَزْهَارٌ).

۶۔ يَا مُخْتُ (مُخْتَارٌ). ۷۔ يَا مَعْدِيْكَرُ (مَعْدِيْكَرِبُ). ۸۔ أَيَا مَالُ (مَالِكٌ).

۹۔ يَا لِلْأَمِيْرِ لَلْفُقَرَاءِ. ۱۰۔ يَا لَلْمَلِكُ لِلْأَسِيْرَ. ۱۱۔ يَا زُبُ (زبير).

> "ذهبت ريحه" اس کا لفظی ترجمہ ہے: اس کی ہوا چلی گئی، لیکن اس کا مجازی معنی ہے: اس کا اثر ونفوذ ختم ہوگیا، یا اس کی طاقت کم ہوگئی، اس معنی کی تعبیر کے لئے اردو میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے: اس کی ہوا اکھڑ گئی، قرآنِ کریم میں یہ محاورہ اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے: "وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ" ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی / تمہاری طاقت وقوت جاتی رہے گی۔ (عربی محاورات، ص ۳۸)

## الدرس الثالث والستون

جس جملے میں قسم کھائی گئی ہو اُسے **قسم**، جس حرف یا فعل کے ذریعے قسم کھائی گئی ہو اُسے **اَداۃِ قسم**، جس کی قسم کھائی گئی ہو اُسے **مُقسَم بِہٖ** اور جس بات پر قسم کھائی گئی ہو اُسے **جوابِ قسم** کہتے ہیں: وَاللّٰهِ لَنْ أَكْذِبَ، أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا جَاءَ زَيْدٌ.

### قواعد وفوائد:

1. قسم کے لیے یہ حروف آتے ہیں: بِ، وَ، تَ، لِ[۲۳] اور کبھی فعل بھی آتا ہے۔

2. جوابِ قسم' جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اُس کے شروع میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے: وَاللّٰهِ اِنَّ الْعَمَلَ شِعَارٌ لِلشَّبَابِ، وَاللّٰهِ لَلْعَمَلُ شِعَارٌ لَهُمْ.
اور منفیہ ہو تو اُس کے شروع میں مَا مُشابہ بِـلَيْسَ، لائے نفیِ جنس یا اِنْ نافیہ کا ہونا ضروری ہے: تَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ كَاتِبًا، بِاللّٰهِ لَا رَيْبَ فِيهِ، لِلّٰهِ اِنْ هٰذَا اِفْكًا. (شا:۲۴)

3. جوابِ قسم' جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو ماضی کے ساتھ لفظ لَـقَـدْ اور مضارع کے ساتھ لامِ تاکید مع نونِ تاکید آتا ہے: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَازَ الْمُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبَنَّ.
اور منفیہ ہو تو ماضی کے ساتھ مَا اور مضارع کے ساتھ لَا یا لَنْ آتا ہے: وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ بَكْرٌ، وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُ فَاسِقًا، وَاللّٰهِ لَنْ يَكْذِبَ زَيْدٌ. (شا:۲۵)

4. لَـئِـنْ، لَـقَـدْ اور مضارع با نون ولام تاکید سے پہلے قسم محذوف ہوتی ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ، لَقَدْ فُزْتُ، لَأَعْمَلَنَّ الْخَيْرَ. (ضح:۳۵۴)

*******

## تمرین (1)

س:1. قسم، اداۃ قسم، مقسم بہ اور جواب قسم کسے کہتے ہیں؟ س:2. قسم کے لیے کون کونسے حروف آتے ہیں؟ س:3. جواب قسم جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو تو کس طرح آئے گا؟ تفصیلاً بیان کیجیے۔ س:4. قسم کہاں کہاں محذوف ہوتی ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جس چیز کی قسم کھائی گئی ہو اُسے مَقسَم بہ کہتے ہیں۔
2. جوابِ قسم جملہ اسمیہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لامِ مفتوح کا ہونا ضروری ہے۔
3. جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تو اس کے شروع میں مَا، لَا یا لَنْ آتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اداۃِ قسم، مُقسَم بہ اور جوابِ قسم کی شناخت کیجیے۔

۱۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ. ۲۔ لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الاَجَلُ. ۳۔ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ. ۴۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ. ۵۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ. ۶۔ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ. ۷۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕیْنَ.
۸۔ أَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَنْ تَفْنِيَ الْجَنَّةُ وَلَا نَعِيْمُهَا.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ فَازَ مَنْ أَخْلَصَ الْعَمَلَ لِلّٰهِ. ۲۔ أَحْلِفُ بِاللّٰهِ الصَحَابَةُ عَدْلٌ. ۳۔ وَاللّٰهِ لَمْ يَنْجَحِ الْكَسْلَانُ. ۴۔ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا الْجَاهِلُ حَيٌّ.

## الدرس الرابع والستون

کبھی دوفعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آتا ہے اوران دونوں میں سے ہر ایک فعل اس اسم ظاہرکواپنا معمول بنانا چاہتا ہے اسی کوتنازُعِ فعلَین کہا جاتا ہے۔

تنازُع کی چار صورتیں ہیں: ۱۔ ہر فعل فاعل چاہے: نَصَرَ وَأَكْرَمَ زَيْدٌ. ۲۔ ہر فعل مفعول چاہے: نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا. ۳۔ پہلا فعل فاعل اوردوسرا مفعول چاہے: نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا. ۴۔ پہلا فعل مفعول اوردوسرا فاعل چاہے۔

ان صورتوں میں اگر دوسرے فعل کوعمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اوراسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہوگا، اس صورت میں پہلا فعل اگر فاعل چاہتا ہو (جیسے ۱ اور ۳ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق آئے گا اوراس کا فاعل ضمیر متصل ہوگی اور مفعول چاہتا ہو (جیسے ۲ اور ۴ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اوراس کا مفعول بہ محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہوگا لیکن منصوب۔

﴿......دوسرے فعل کوعمل دیا اور پہلا فعل فاعل چاہتا ہے......﴾

| پہلی اور تیسری صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مذکر) | پہلی اور تیسری صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مؤنث) |
|---|---|
| نَصَرَ وَأَكْرَمَ زَيْدٌ. نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا | نَصَرَتْ وَأَكْرَمَتْ هِنْدٌ. نَصَرَتْ وَأَكْرَمْتُ هِنْدًا |
| نَصَرَا وَأَكْرَمَ زَيْدَانِ. نَصَرَا وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ | نَصَرَتَا وَأَكْرَمَتْ هِنْدَانِ. نَصَرَتَا وَأَكْرَمْتُ هِنْدَيْنِ |
| نَصَرُوْا وَأَكْرَمَ زَيْدُوْنَ. نَصَرُوْا وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ | نَصَرْنَ وَأَكْرَمَتْ هِنْدَاتٌ. نَصَرْنَ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَاتٍ |

﴾......دوسرے فعل کو عمل دیا اور پہلا فعل مفعول چاہتا ہے......﴿

دوسری اور چوتھی صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مذکر)　　دوسری اور چوتھی صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مؤنث)

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَ زَيْدٌ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدًا. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَتْ هِنْدٌ

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَ زَيْدَانِ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَيْنِ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَتْ هِنْدَانِ

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَ زَيْدُوْنَ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَاتٍ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَتْ هِنْدٌ

اور اگر پہلے فعل کو عمل دیں تو وہ واحد ہی رہے گا اور اسم ظاہر اس کے مطابق (مرفوع یا منصوب) ہوگا، اس صورت میں اگر دوسرا فعل فاعل چاہتا ہو (جیسے ۱ اور ۴ میں) تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں اسم ظاہر کے مطابق ہوگا اور اس کا فاعل ضمیر متصل ہوگی اور مفعول چاہتا ہو (جیسے ۲ اور ۳ میں) تو وہ بھی واحد ہی رہے گا اور اس کا مفعول بہ محذوف مانیں گے جو اسم ظاہر ہی کی طرح ہوگا لیکن منصوب۔

﴾......پہلے فعل کو عمل دیا اور دوسرا فعل فاعل چاہتا ہے......﴿

پہلی اور چوتھی صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مذکر)　　پہلی اور چوتھی صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مؤنث)

نَصَرَ وَأَكْرَمَ زَيْدٌ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَ زَيْدًا ☆ نَصَرَتْ وَأَكْرَمَتْ هِنْدٌ. نَصَرْتُ وَأَكْرَمَتْ هِنْدًا

نَصَرَ وَأَكْرَمَا زَيْدَانِ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَا زَيْدَيْنِ ☆ نَصَرَتْ وَأَكْرَمَتَا هِنْدَانِ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمَتَا هِنْدَيْنِ

نَصَرَ وَأَكْرَمُوْا زَيْدُوْنَ. نَصَرُتُ وَأَكْرَمُوْا زَيْدِيْنَ ☆ نَصَرَتْ وَأَكْرَمْنَ هِنْدَاتٌ. نَصَرْتُ وَأَكْرَمْنَ هِنْدَاتٍ

﴾......پہلے فعل کو عمل دیا اور دوسرا فعل مفعول چاہتا ہے......﴿

دوسری اور تیسری صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مذکر)　　دوسری اور تیسری صورت کی مثالیں (اسم ظاہر مؤنث)

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا. نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدٌ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدًا. نَصَرَتْ وَأَكْرَمْتُ هِنْدٌ

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَيْنِ. نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدَانِ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَيْنِ. نَصَرَتْ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَانِ

نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ زَيْدِيْنَ. نَصَرَ وَأَكْرَمْتُ زَيْدُوْنَ ☆ نَصَرُتُ وَأَكْرَمْتُ هِنْدَاتٍ. نَصَرَتْ وَأَكْرَمْتُ هِنْدٌ

**تنبیہ**: تنازُع دو شبہ فعل کا بھی ہوتا ہے: زَيْدٌ رَاكِبٌ وَذَاهِبٌ أَبُوْهُ. اور ظرف اور جار مجرور میں بھی ہوتا ہے: بَكْرٌ جَلَسَ وَصَلّٰى عَلَى الْحَصِيْرِ.

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. تنازع فعلین کسے کہتے ہیں؟ س:2. تنازع کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟ س:3. جب دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو اس کی کیا تفصیلات ہوں گی؟ س:4. اگر پہلے فعل کو عمل دیں تو اس کی کیا تفصیل ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. تنازُع صرف فعلوں میں ہوتا ہے۔ 2. دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو پہلا فعل واحد ہی رہے گا۔ 3. تنازُع کی صرف دو صورتیں ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں بتائیں کہ اسم ظاہر میں عمل کس کو دیا گیا ہے۔

۱۔طَلَبَ مِنِّي فَقِيْرٌ وَكَفَاهُ دِرْهَمًا. ۲۔نَصَرُوْنِي وَنَصَرْتُ الْقَوْمَ. ۳۔قَامَ وَصَلُّوا الْمُسْلِمُوْنَ ۴۔يَزُوْرُوْنَنِي وَأَزُوْرُ الْمُعَلِّمِيْنَ. ۵۔ضَرَبَتْ وَأَكْرَمْنَ الْبَنَاتُ. ۶۔اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا. ۷۔جَاءَا وَنَصَحَنِي رَجُلَانِ. ۸۔اِشْتَرَيْتُ وَقَرَأْتُ "خُلَاصَةَ النحوِ". ۹۔طَالَعْتُ وَسَرَّنِي الْكِتَابَ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔ضَرَبْتُ خَالِدًا وَأَكْرَمْتُ خَالِدًا. ۲۔أَكْرَمَ وَأَحْسَنَ الزَيْدَانِ. ۳۔دَعَوْتُ إِلَى الْخَيرِ وَأَهَانُوْنِي الْقَوْمُ. ۴۔نَصَرَا وَأَكْرَمُوا الزَيْدَانِ. ۵۔عَلَّمَنِيْ وَعَظَّمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ. ۶۔نَصَرَا وَأَكْرَمَا الْعَمْرَانِ. ۷۔سَمِعْنَ وَأَطَعْنَ الْمُسْلِمَاتُ. ۸۔طَلَبَ الْإِنْسَانُ وَأَهَانَتْهُ الْمَالَ.

## الدرس الخامس والستون

جو صیغۂ صفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے اسی کو مبتدا کی قسم ثانی کہتے ہیں: هَلْ ذَاهِبٌ وَلَدَانِ، مَا مَوْجُوْدٌ رِجَالٌ.

### قواعد وفوائد:

1. صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاہر تثنیہ یا جمع ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر ہوگا: أَ حَزِيْنٌ غُلَامَانِ، لَا مَهْزُوْمٌ جُيُوْشٌ.
2. صیغۂ صفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں تو صیغۂ صفت خبر مقدم اور اسم ظاہر مبتدا مؤخر کہلائے گا: أَ مُجْتَهِدَانِ تِلْمِيْذَانِ، مَا مُكَرَّمُوْنَ فَاسِقُوْنَ.
3. صفت کا صیغہ اور اسم ظاہر دونوں واحد ہوں تو اختیار ہے کہ صیغۂ صفت کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاہر کو فاعل قائم مقام خبر یا صفت کو خبر مقدم قرار دیں اور اسم ظاہر کو مبتدا مؤخر: أَ مُسْتَنْصِرٌ ضَعِيْفٌ، مَا مَرْمِيٌّ حَجَرٌ.

**تنبیہ:** ایسا نہیں ہوسکتا کہ اسم ظاہر واحد اور صفت کا صیغہ تثنیہ یا جمع ہو یا ان میں سے کوئی ایک تثنیہ اور دوسرا جمع ہو۔

*******

"نبذہ وراء ظھرہ" اس کا لفظی ترجمہ ہے: اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، مجازی معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دی، اس کی طرف وہ التفات نہیں کیا جس کی وہ مستحق تھی، اردو میں اس معنی کی تعبیر کے لئے "پس پشت ڈالنا" استعمال ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے: "نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" (عربی محاورات، ص ۳۹)

## تمرین (1)

س:1. مبتدا کی قسم ثانی کسے کہتے ہیں؟ س:2. صیغہ صفت واحد اور اسم ظاہر جمع ہو تو کیا حکم ہے؟ س:3. صیغہ صفت اور اسم ظاہر دونوں تثنیہ یا جمع ہوں تو کیا حکم ہے؟ س:4. صیغہ صفت جمع اور اسم ظاہر واحد ہو تو کیا حکم ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے۔ 2. صفت کا صیغہ جس اسم ظاہر کو رفع دیتا ہے وہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔ 3. صفت کا صیغہ جہاں بھی ہوگا مبتدا یا خبر ہی بنے گا۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

۱۔ أَ مُسَافِرٌ أَخَوَاکَ. ۲۔ مَا صَائِمَانِ الوَلَدَانِ. ۳۔ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰاِبْرٰهِیْمُ. ۴۔ مَا مَحْرُوْمٌ مُخْلِصُونَ. ۵۔ هَلْ جَالِسُوْنَ مُسْلِمُوْنَ. ۶۔ أَ حَسَنٌ غُلَامٌ. ۷۔ أَ مَعْصُوْمٌ الْأَنْبِيَاءُ عَنِ الْمَعَاصِيْ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ كَرِيْمٌ أَبَوَاکَ. ۲۔ أَ قَائِمَانِ رَجُلٌ. ۳۔ مَا نَاصِرِيْنَ أَعْدَائُکَ. ۴۔ هَلْ صَائِمٌ أَحَدًا. ۵۔ مَا ذَاهِبُوْنَ وَلَدٌ. ۶۔ مُغْلَقٌ أَبْوَابٌ.

## الدرس السادس والستون

### مبتدا وخبر اور فاعل ومفعول کی تقدیم وتاخیر

مبتدا میں اصل تقدیم اور خبر میں اصل تاخیر ہے اور مبتدا کی تاخیر اور خبر کی تقدیم بھی جائز ہے لیکن چار صورتوں میں مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے: مَنْ أَبُوْکَ.

۲۔مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں: زَيْدٌ الْمُنْطَلِقُ. ۳۔مبتدا اور خبر دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں: أَفْضَلُ مِنْکَ أَفْضَلُ مِنِّيْ. ۴۔خبر مبتدا کا فعل ہو یعنی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کی ضمیر مرفوع مبتدا کی طرف راجع ہو: زَيْدٌ قَامَ.

اور چار صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔خبر ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے(۲۴): أَيْنَ زَيْدٌ. ۲۔خبر کی تقدیم کی وجہ سے مبتدا کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہوتا ہو: فِيْ الدَارِ رَجُلٌ.

۳۔مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے جز کی طرف لوٹ رہی ہو: فِي الدَارِ صَاحِبُهَا.

۴۔جب أَنَّ اسم اور خبر سے مل کر مبتدا واقع ہو: عِنْدِيْ أَنَّکَ عَالِمٌ.

یونہی فاعل میں اصل یہ ہے کہ وہ مفعول سے مقدم اور مفعول مؤخر ہو لیکن چار صورتوں میں فاعل کو مقدم اور مفعول کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔ان میں سے کسی میں بھی لفظاً اعراب نہ ہو اور نہ ایسا قرینہ ہو جس سے فاعل یا مفعول کی پہچان ہو سکے: نَصَرَ مُوْسٰی يَحْيٰی. ۲۔فاعل ضمیر متصل ہو: أَعَنْتُ فَقِيْرًا.

۳۔مفعول إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا رَاٰی زَيْدٌ إِلَّا عَمْرًا. ۴۔مفعول معنی إِلَّا کے

بعدواقع ہو: إِنَّمَا نَصَرَ خَالِدٌ ضَعِيفًا.

اور چار صورتوں میں مفعول کومقدم اورفاعل کومؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر متصل ہو: أَعَانَ زَيْدًا ابْنُهُ. ۲۔فاعل إِلَّا کے بعدواقع ہو: مَا اَتَى فَقِيْرًا إِلَّا بَكْرٌ. ۳۔فاعل معنیٰ إِلَّا کے بعدواقع ہو: إِنَّمَا رَاٰى وَلَدًا خَالِدٌ. ۴۔جب مفعول ضمیر متصل اورفاعل اسم ظاہر ہو: عَلَّمَهُ الْأُسْتَاذُ.

*******

## تمرین (1)

س:1. کن صورتوں میں مبتدا کوخبر سے مقدم لانا اورکن صورتوں میں مؤخر لانا واجب ہے؟ س:2. کب فاعل کومقدم اورکب اسے مؤخر لانا واجب ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. مفعول بہ ضمیر متصل ہوتو اسے مقدم لانا ضروری ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا،خبر،فاعل اورمفعول الگ الگ کیجیے۔

۱۔بَنُوْنَا بَنُوْ أَبْنَائِنَا. ۲۔ضَرَبَتْ مُوْسٰى حُبْلٰى. ۳۔أَبُوْ حَنِيْفَةَ أَبُوْ يُوْسُفَ.
۴۔أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى. ۵۔لُعَابُ الْأَفَاعِيْ لُعَابُهُ. ۶۔أَكْرَمَ مُوْسٰى عِيْسٰى.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمایئے۔

۱۔زَيْدٌ أَيْنَ؟ ۲۔رَجُلٌ عَلَى السَّقْفِ. ۳۔نَصَرَ غُلَامُهُ زَيْدًا. ۴۔مِثْلُهَا زُبْدًا عَلَى التَّمْرَةِ. ۵۔أَنَّكَ فَقِيْرٌ فِيْ ظَنِّيْ. ۶۔بِيَدِكَ مَا؟ ۷۔رَاٰى زَيْدٌ إِيَّاكَ؟ ۸۔اَلرُّجُوْعُ مَتٰى؟ ۹۔أَنَّكَ مُنْطَلِقٌ عِنْدِيْ.

## الدرس السابع والستون

جو اسم فعلِ محذوف أُلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے **اِغراء** کہتے ہیں: اَلصِّدْقَ (سچ کو لازم پکڑ) اور جو اسم فعلِ محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے **تحذیر** کہتے ہیں: إِیَّاکَ مِنَ الْأَسَدِ (خود کو شیر سے دور کر) اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ (راستے سے بچ)

### قواعد وفوائد:

1. اِغراء اصل میں مُغْرٰی بِہٖ ہوتا ہے اور تحذیر کبھی مُحَذَّر اور کبھی مُحَذَّر مِنْہ ہوتا ہے جیسے اوپر اَلصِّدْقَ مغریٰ بہ، اِیَّاکَ محذر اور اَلطَّرِیْقَ محذر منہ ہیں۔

2. اغراء اور تحذیر کے استعمال کی تین صورتیں ہیں: ا۔ معطوف علیہ ہوں: اَلْعَمَلَ وَالْإِحْسَانَ، اَلْبَرْدَ وَالْحَرَّ. ٢۔ مکرّر رہوں: اَلصَّبْرَ الصَّبْرَ، اَلشَّرَّ الشَّرَّ. ٣۔ مفرد ہوں: اَلْإِحْسَانَ، اَلظُّلْمَ.

**تنبیہ**: پہلی دو صورتوں میں ان کے فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے اور آخری صورت میں جائز ہے واجب نہیں۔

3. تحذیر کبھی ضمیر منصوب مخاطب ہوتی ہے اِس کے بعد محذر منہ تین طرح آتا ہے: ا۔ واوٗ کے ساتھ: إِیَّاکَ وَالْحَسَدَ. ٢۔ مِنْ کے ساتھ: إِیَّاکُمَا مِنَ الشَّرِّ. ٣۔ مصدر مؤوّل: إِیَّاکُمْ أَنْ تَکْسَلُوْا.

**تنبیہ**: ان تینوں صورتوں میں تحذیر کے فعل ناصب کا حذف واجب ہے۔

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. اغراء اور تحذیر کسے کہتے ہیں؟ س:2. تحذیر اصل میں کیا ہوتا ہے؟ س:3. اغراء وتحذیر کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں اور فعل کا حذف کب واجب ہے؟ س:4. تحذیر ضمیر مخاطب ہو تو محذر منہ کون کونسے طریقوں سے آتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جسے کسی کام پر ابھارا جائے اسے اغراء کہتے ہیں۔ 2. جسے مابعد سے ڈرایا جائے اسے تحذیر کہتے ہیں۔ 3. اغراء اور تحذیر کا فعل ناصب ہمیشہ وجوبًا محذوف ہوتا ہے۔ 4. اغراء یا تحذیر معطوف علیہ اور معطوف بھی ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) اغراء وتحذیر الگ کیجیے اور بتائیے کہ فعل کا حذف واجب ہے یا جائز۔

۱۔اَلْجِدَّ فَاِنَّهٗ طَرِيْقُ الْفَلَاحِ. ۲۔اَلْخِيَانَةَ الْخِيَانَةَ. ۳۔اَلْفَرَائِضَ. ۴۔اَلْاِخْلَاصَ وَالْاَمَانَةَ. ۵۔اِيَّاكِ أَنْ تَغْتَابِيْ. ۶۔اَلْغِيْبَةَ وَالنَمِيْمَةَ. ۷۔اَلْمُحَرَّمَاتِ. ۸۔اَلْعَمَلَ اَلْعَمَلَ. ۹۔اِيَّاكَ مِنَ الْكِذْبِ. ۱۰۔اَلتَوَاضُعَ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ الْاِنْسَانَ. ۱۱۔اَلْحَسَدَ فَاِنَّهٗ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ. ۱۲۔اِيَّاكُمْ وَالتَبَاغُضَ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔اِتَّقِ الشَتْمَ الشَتْمَ. ۲۔اَلْعِلْمُ وَالْوَقَارُ. ۳۔بَاعِدْ اِيَّاكَ مِنَ الْيَأْسِ. ۴۔اَلْزِمِ الْعَفْوَ وَالْكَرَمِ. ۵۔أُحَذِّرُ اِيَّاكَ مِنَ الضَالِّ فَاِنَّهٗ يُضِلُّكَ. ۶۔نَحُّوْا اِيَّاكُمْ أَنْ تَدَاهِنُوْا فِي الدِيْنِ. ۷۔اُطْلُبِ الصَدَاقَةَ الصَدَاقَةَ.

## الدرس الثامن والستون

منادی کا تابع دو طرح آتا ہے: ا۔ مفرد: وہ تابع جو مضاف باضافت معنویہ نہ ہو: يَا زَيْدُ الْحَسَنُ، يَا زَيْدُ الْحَسَنُ وَجْهُهُ، يَا زَيْدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ. ۲۔ مضاف: وہ تابع جو مضاف باضافت معنویہ ہو: يَا رَجُلُ عَبْدَ اللّٰهِ.

### قواعد وفوائد:

1. منادی مبنی بر علامت رفع کی تاکید معنوی، صفت، عطف بیان اور معطوف معرف باللام اگر مفرد ہوں تو ان پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: يَا قَوْمُ أَجْمَعُوْنَ، يَا زَيْدُ الْعَاقِلُ، يَا غُلَامُ بِشْرٌ، يَا زَيْدُ وَالْحَارِثُ. اور مضاف ہوں تو ان پر نصب واجب ہے: يَا قَوْمُ كُلَّهُمْ، يَا زَيْدُ ذَا الْعِلْمِ، يَا رَجُلُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ.

2. منادی معرب کے مذکورہ توابع منادی کے مطابق منصوب یا مجرور ہوں گے: يَا عَبْدَ اللّٰهِ الْعَالِمَ، يَا عَبْدَ الْكَرِيْمِ أَبَا خَالِدٍ، يَا لَزَيْدٍ بَكْرٍ.

3. منادی کی تاکید لفظی کا وہی حکم ہوگا جو منادی کا ہو: يَا زَيْدُ زَيْدُ، يَا وَلَدًا وَلَدًا.

4. منادی کا بدل اور معطوف (بغیر أَلْ) مستقل منادی کے حکم میں ہیں: يَا زَيْدُ بَكْرُ، يَا زَيْدُ أَخَا عُمَرَ، يَا زَيْدُ طَالِعًا جَبَلًا، يَا زَيْدُ رَجُلًا صَالِحًا (بدل)، يَا زَيْدُ وَبَكْرُ، يَا زَيْدُ وَأَبَا بَكْرٍ، يَا زَيْدُ وَطَالِعًا جَبَلًا، يَا زَيْدُ وَرَجُلًا صَالِحًا (معطوف).

5. منادی لفظ أَيٌّ، أَيَّةٌ یا هٰذَا ہو تو اس کی صفت پر رفع واجب ہے: يَا أَيُّهَا الْوَلَدُ، يَا أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ، يَا هٰذَا الرَّجُلُ.

*******

## تمرین (1)

س:1. مفرد تابع اور مضاف تابع سے کیا مراد ہے؟ س:2. منادیٰ مبنی بر علامت رفع کے توابع کا کیا حکم ہے؟ س:3. منادیٰ معرب کے توابع کا کیا حکم ہے؟ س:4. منادیٰ کی تاکید لفظی، بدل اور معطوف (بغیر أل) کا کیا حکم ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. منادیٰ مبنی بر علامت رفع کے ہر تابع پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔ 2. منادیٰ معرب کا ہر تابع منادیٰ کے مطابق ہوگا۔ 3. ہر منادیٰ کی صفت پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) اِعراب اور بناء کے اعتبار سے توابع منادیٰ کا حکم بیان فرمائیے۔

۱۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ. ۲۔ أَ بَكْرُ ذَا الْفَضْلِ أَحْسِنْ اِلٰى مَنْ أَسَاءَ. ۳۔ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ. ۴۔ يَا أَحْمَدُ الْكَرِيْمُ. ۵۔ أَ زَيْدُ الْكَاتِبُ الدَّرْسِ. ۶۔ يَا طُلَّابُ أَجْمَعُوْنَ. ۷۔ يَا مُحَمَّدُ وَأَحْمَدُ. ۸۔ هَيَا عَارِفُ وَعَبْدَ اللّٰهِ. ۹۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. ۱۰۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.

(ب) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

۱۔ يَا رَجُلُ رَجُلَ. ۲۔ أَيَا هٰذَا الْوَلَدَ. ۳۔ أَ عَبْدَ اللّٰهِ بِشْرًا. ۴۔ يَا مُحَمَّدُ وَأَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ. ۵۔ هَيَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنُ نُعْمَانَ. ۶۔ أَيْ خَالِدُ الْعَاقِلِ. ۷۔ يَا بَكْرُ ذُو الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ. ۸۔ يَا رَجُلُ طَالِعٌ جَبَلًا.

## الدرس التاسع والستون

کسی اسم کے آخر میں یائے نسبت (یاءِ مشدد ما قبل مکسور) لاحق کرنے کو **نسبت** اور جس اسم کو یائے نسبت لاحق ہو اسے **اسم منسوب** کہتے ہیں: يَمَنِيٌّ. (جد:۲/۷۱)

**قواعد وفوائد:**

1. اسم منسوب اسم مفعول کے حکم میں ہوتا ہے اور اپنے نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے: جَاءَ رَجُلٌ دِمَشْقِيٌّ، رَأَيْتُ رَجُلًا مِصْرِيًّا أَبُوْهُ.
2. آخر میں گول تاء (ۃ) ہو تو وہ حذف ہو جائے گی: فَاطِمَةُ سے فَاطِمِيٌّ.
3. ثلاثی اسمِ محذوف اللام ہو تو لام کلمے کو لوٹا کر (۲۵) عین کلمے کو فتحہ دیا جاتا ہے: أَبٌ، سَنَةٌ، دَمٌ، لُغَةٌ سے أَبَوِيٌّ، سَنَوِيٌّ، دَمَوِيٌّ، لُغَوِيٌّ. (جد:۲/۷۴)
4. تثنیہ یا جمع کو مفرد کی طرف لوٹانا واجب ہے (۲۶): قَلَمَانِ، مُسْلِمُوْنَ، فَرَائِضُ، تَمَرَاتٌ سے قَلَمِيٌّ، مُسْلِمِيٌّ، فَرْضِيٌّ، تَمْرِيٌّ. (جد:۲/۷۷)
5. ما قبل آخر یاءِ مشدد مکسور (ڈبل یاء جن میں پہلی ساکن اور دوسری مکسور) ہو تو یاءِ مکسور حذف ہو جائے گی: طَيِّبٌ، مَيِّتٌ سے طَيْبِيٌّ، مَيْتِيٌّ.
6. آخر میں یاءِ مشدد ہو، اس سے پہلے ایک حرف ہو تو پہلی یاء کو فتحہ دیکر دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ہے: حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ. (پہلی یاء واو سے بدل کر آئی ہو تو واو سے بدل جائے گی: طَيٌّ سے طَوَوِيٌّ) دو حروف ہوں تو پہلی یاء کو حذف کرنا، اس کے ما قبل کو فتحہ دینا اور دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ہے: نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ. اور دو سے زائد

حروف ہوں تو یاء حذف ہوجائے گی: كُرْسِيٌّ، شَافِعِيٌّ سے كُرْسِيٌّ، شَافِعِيٌّ.

7. اسم مقصور کا الف تیسری جگہ ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: رَضَا سے رَضَوِيٌّ. پانچویں یا چھٹی جگہ ہو تو حذف ہوجاتا ہے: مُصْطَفٰی، مُسْتَشْفٰی سے مُصْطَفِيٌّ، مُسْتَشْفِيٌّ. اور چوتھی جگہ ہو تو دونوں امر جائز ہیں(۲۷): حُبْلٰی سے حُبْلِيٌّ یا حُبْلَوِيٌّ.

8. اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ واقع ہو تو اسے واؤ ماقبل مفتوح سے بدل دینا یا حذف کردینا دونوں ہیں: اَلْقَاضِيْ سے اَلْقَاضَوِيٌّ یا اَلْقَاضِيٌّ. اور چوتھی جگہ کے بعد ہو تو حذف ہوجائے گی: اَلْمُرْتَجِيْ سے اَلْمُرْتَجِيٌّ. (جد:۲/۷۳)

9. اسم ممدود کا الفِ ممدودہ تانیث کا ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ. اصلی ہو تو باقی رہے گا: قُرَّاءُ سے قُرَّائِيٌّ. اور واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہو تو دونوں امر جائز ہیں: كِسَاءٌ، رِدَاءٌ سے كِسَائِيٌّ، رِدَائِيٌّ، كِسَاوِيٌّ، رِدَاوِيٌّ.

10. علم، جملہ یا مرکب مزجی ہو تو نسبت پہلے جزء کی طرف ہوگی: تَأَبَّطَ شَرًّا، مَعْدِيْكَرِبُ سے تَأَبَّطِيٌّ، مَعْدِيٌّ. مرکب اضافی ہو تو برعکس ہوگا (جبکہ مضاف لفظ أب، أم یا ابن ہو ورنہ اس جزء کی طرف ہوگی جس میں التباس نہ ہو): أَبُوْ بَكْرٍ، اِبْنُ عَبَّاسٍ سے بَكْرِيٌّ، عَبَّاسِيٌّ. اور عَبْدُ مَنَافٍ، اِمْرَأُ الْقَيْسِ سے مَنَافِيٌّ، اِمْرَئِيٌّ.

11. فَعِيْلَةٌ کی یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ہوجائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو ورنہ نہیں: حَنِيْفَةٌ، طَوِيْلَةٌ، جَلِيْلَةٌ سے حَنَفِيٌّ، طَوِيْلِيٌّ، جَلِيْلِيٌّ.

**تنبیہ 1**: کبھی اسم منسوب فَاعِلٌ، فَعَّالٌ اور فَعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: تَامِرٌ (کھجور والا) بَزَّازٌ (کپڑے والا) لَبِسٌ (لباس والا). (جد:۲/۸۲)

**تنبیہ2:** بہت سے اسمائے منسوبہ خلاف قیاس بھی آتے ہیں: رَيٌ سے رَازِيٌّ.

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. نسبت اور اسم منسوب کسے کہتے ہیں نیز یہ کیا عمل کرتا ہے؟ س:2. علم، اسم ممدود، اسم مقصور اور اسم منقوص کی طرف نسبت کے کیا اصول ہیں؟ س:3. جس اسم کے آخر میں یا آخر سے پہلے مشدد حرف ہو اس کی طرف نسبت کا کیا ضابطہ ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جس اسم کو یاء لاحق ہو وہ اسم منسوب ہوتا ہے۔ 2. فَعِيلَةٌ کی طرف نسبت میں ہمیشہ یاء حذف ہو جائے گی۔ 3. تثنیہ یا جمع کے آخر میں یائے نسبت لگا دینے سے وہ بھی اسم منسوب بن جائیں گے۔

## تمرین (3)

قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے منسوبہ بنائیے۔

۱۔هِجْرَةٌ. ۲۔نَحْوٌ. ۳۔مَوْلٰى. ۴۔عَلِيٌّ. ۵۔مَدِيْنَةٌ. ۶۔مُسْتَعْلِيٌ.
۷۔بِنْتَانِ. ۸۔شَرِيْعَةٌ. ۹۔يَدٌ. ۱۰۔أُمُّ كُلْثُوْمٍ. ۱۱۔عِيْسٰى. ۱۲۔عَطَّارٌ.
۱۳۔دِهْلِيٌ. ۱۴۔عَزِيْزَةٌ. ۱۵۔مِائَةٌ. ۱۶۔اِسْلَامٌ. ۱۷۔كُتُبٌ. ۱۸۔بَعْلَبَكُّ.
۲۰۔سَمَاءٌ. ۲۱۔اِيْمَانٌ. ۲۲۔شَابَ قَرْنَاهَا. ۲۳۔رِجَالٌ. ۲۴۔عَبْدُ الْمُطَّلِبِ.
۲۵۔قُوَيْمَةٌ. ۲۶۔ضِيَاءُ الدِيْنِ. ۲۷۔عَصًا. ۲۸۔خَضْرَاءُ. ۲۹۔زَيٌّ.
۳۰۔صُفْرٌ. ۳۱۔عَبْدُ الْقَادِرِ.

## الدرس السبعون

اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر اس کے بعد یاء ساکن (یائے تصغیر) بڑھانے کو تصغیر کہتے ہیں اور تصغیر والے اسم کو مُصَغَّر کہتے ہیں: قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ.

### قواعد وفوائد:

1. تصغیر اُس اسمِ معرب' قابلِ تصغیر کی ہوسکتی ہے جو نہ صیغۂ تصغیر پر ہو اور نہ اُس کے مشابہ ہو لہذا ضَرَبَ، ذٰلِكَ، كُبَيْرٌ، كُمَيْتٌ اور مُهَيْمِنٌ کی تصغیر جائز نہیں۔

2. تصغیر، تقلیل، تحقیر، تقریب، محبت یا تعظیم کی بنا پر کی جاتی ہے: وُرَيْقَاتٌ (کچھ ورق) شُوَيْعِرٌ (گھٹیا شاعر) قُبَيْلٌ (تھوڑا پہلے) بُنَيٌّ (پیارا سا بیٹا) طُفَيْلٌ (چھوٹا سا بچہ)

3. یائے تصغیر کا مابعد حرف مکسور ہوگا، لیکن مابعد اگر ایک ہی حرف ہو یا آخر میں علامت تانیث یا الفِ جمع یا الف نون زائد ہوں تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گا: رُجَيْلٌ، تُمَيْرَةٌ، سُلَيْمٰى، أُسَيْمَاءُ، أُحَيْمَالٌ، عُمَيْرَانُ، عُطَيْشَانُ. (جد:۲/۸۵)

4. ثلاثی اسم کی تصغیر فُعَيْلٌ، رباعی کی فُعَيْعِلٌ اور خماسی کی فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جبکہ خماسی میں چوتھا حرف علت ہو ورنہ حرف خامس کو گرا کر اس کی تصغیر بھی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر لائی جاتی ہے: حُسَيْنٌ، جُعَيْفِرٌ، عُصَيْفِيْرٌ، سُفَيْرِجٌ. (جد:۲/۸٦)

5. دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو وہ اصل کی طرف لوٹ جائے گا: بُوَيْبٌ، نُيَيْبٌ، دُنَيْنِيْرٌ. اور اصل میں ہمزہ ہو یا مجہول الاصل ہو یا زائد ہو تو واؤ سے بدل جائے گا: أُوَيْصَالٌ (آصَالٌ سے)، عُوَيْجٌ (عَاجٌ سے)، نُوَيْصِرٌ. (جد:۲/۸۸)

6. تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو اسے یاء سے بدل کر اس میں یائے تصغیر کا ادغام کریں گے: عُصَيَّةٌ، دُلَيَّةٌ، مُنَيْشِيْرٌ. (جد:۲/۹۰)

7. تصغیر میں محذوف حرف بھی لوٹ آتا ہے: أُبَيٌّ، مُوَيْهٌ، سُمَيٌّ، بُنَيٌّ. اور ثلاثی مؤنث سماعی کے آخر میں تاء بھی آجاتی ہے: دُوَيْرَةٌ، شُمَيْسَةٌ، عُيَيْنَةٌ.

8. علم مرکب اضافی یا مرکب مزجی ہو تو تصغیر جزء اول میں ہوگی اور جزء ثانی اپنی حالت پر باقی رہے گا(۲۸): عُبَيْدُ اللّٰهِ، مُعَيْدِيْكَرِبُ، بُعَيْلَبَكُّ. (جد:۲/۹۳)

9. کبھی اسم کو زوائد سے خالی کر کے حروف اصلیہ پر تصغیر کی جاتی ہے اسے تصغیر ترخیم کہتے ہیں: مُنْطَلِقٌ، مَحْمُوْدٌ، أَزْهَرُ سے طُلَيْقٌ، حُمَيْدٌ، زُهَيْرٌ.

10. بہت سے اسماء کی تصغیر خلاف قیاس بھی آتی ہے: طَيٌّ، عِيْدٌ، حَرْبٌ، أَمَامٌ سے طَائِيٌّ، عُيَيْدٌ، حُرَيْبٌ، أُمَيِّمَةٌ.

*******

### ظرف اور جار مجرور کا متعلَّق

ظرف اور جار مجرور کا فعل، شبہ فعل، مؤوّل بشبہ فعل یا معنیٔ فعل میں سے کسی کے ساتھ متعلّق ہونا ضروری ہے۔ فعل اور شبہ فعل سے متعلّق ہونے کی مثال: ﴿صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠﴾، مؤوّل بشبہ فعل سے متعلّق ہونے کی مثال: ﴿هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ﴾ یہاں ''في'' ''إله'' کے متعلّق ہے؛ اس لیے کہ یہ شبہ فعل ''معبود'' کی تاویل میں ہے۔ اور معنیٔ فعل سے متعلّق ہونے کی مثال: فلان حاتم في قومه یہاں ''في'' ''معنیٔ جود'' کے متعلّق ہے جو ''حاتم'' میں ہے۔ (مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب:۲/۹۹تا۱۰۲)

## تمرین (1)

س:1. تصغیر، یائے تصغیر، مصغر اور تصغیرِ ترخیم کسے کہتے ہیں؟ س:2. تصغیر کے شرائط ومقاصد بیان کیجیے؟ س:3. تصغیر کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟ س:3. دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا ہو تو اس کی تصغیر کا کیا قاعدہ ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. تصغیر میں مؤنث سماعی کی ۃ ظاہر ہو جاتی ہے۔ 2. تیسرا یا چوتھا حرف واؤ ہو تو تصغیر میں اسے یاء سے بدل کر ادغام کر دیں گے۔ 3. تصغیر ہمیشہ قاعدے کے مطابق ہوتی ہے۔ 4. یائے تصغیر کا مابعد حرف ہمیشہ مکسور ہوگا۔

## تمرین (3)

قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے مصغرہ بنائیے۔

۱۔مَكْتَبٌ. ۲۔وَلَدٌ. ۳۔ظُلْمَةٌ. ۴۔صُغْرىٰ. ۵۔حَمْرَاءُ. ۶۔أَنْهَارٌ.
۷۔عِرْفَانٌ. ۸۔سَكْرَانُ. ۹۔زَيْنَبُ. ۱۰۔مِفْتَاحٌ. ۱۱۔مَكْتُوْبٌ. ۱۲۔طَيٌّ.
۱۳۔فَرَزْدَقٌ. ۱۴۔عَبْدُ الرَبِّ. ۱۵۔قِيمَةٌ. ۱۶۔مُوْقِنٌ. ۱۷۔شَفَةٌ. ۱۸۔آمَالٌ.
۱۹۔سَامِعٌ. ۲۰۔مِيزَانٌ. ۲۱۔دِيْوَانٌ. ۲۲۔شِمَالٌ. ۲۳۔قَدُوْمٌ. ۲۴۔أُذُنٌ.
۲۵۔أَخٌ. ۲۶۔بِنْتٌ. ۲۷۔قِنْدِيْلٌ. ۲۸۔هِنْدٌ. ۲۹۔حَضْرَ مَوْتُ. ۳۰۔أَزْهَرُ.

عربی کا محاورہ ہے: ”مات حتف انفہ“ اہل زبان اس کا مجازی معنی سمجھتے ہیں، یعنی بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے اس کا انتقال ہوگیا (طبعی موت مرگیا)، لیکن اگر اس کا لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہوگا کہ وہ اپنی ناک کی موت مرگیا، یہ اردو میں بالکل بے معنی ہے۔ (عربی محاورات، ص۶۴)

## الدرس الحادي والسبعون

## مبنی کلمات کا سکون وتحرک (۲۹)

مبنی میں اصل سکون ہے لہذا اس کے متحرک ہونے اور اس پر حرکتِ خاصہ (ضمہ،فتحہ یا کسرہ) آنے کی وجہ ہونا ضروری ہے۔یہاں انہی وجوہ کا ذکر کیا جاتا ہے؛ تاکہ معرب اور مبنی دونوں کے اَواخر' بصیرت کے ساتھ معلوم ہوں۔

### مبنی کو حرکت دینے کی وجوہات:

1. اجتماعِ ساکنین سے خلاصی کے لیے: أَيْنَ، هٰؤُلاءِ، حَيْثُ.
2. ابتدا بالساکن سے بچت کے لیے: وَ، سَ، کَ، تِ وغیرہ۔
3. بناء کے عارضی ہونے کی بناء پر: أَحَدَ عَشَرَ، لَا رَجُلَ قَائِمٌ، يَا زَيْدُ.
4. معرب کے مشابہ ہونے کی وجہ سے: ضَرَبَ. (یہ حال،صفت اور خبر واقع ہونے میں مضارع کے مشابہ ہے)
5. آخر کے اصل ہونے پر دلالت کے لیے: هُوَ، هِيَ. (خض:۱/۲٦)

### مبنی کو فتح دینے کی وجوہات:

1. فتح کے اخف الحرکات ہونے کی وجہ سے: وَ، أَيْنَ.
2. آخر کا ماقبل الف ہونے کی وجہ سے: أَيَّانَ.
3. دو حرفوں میں فرق کرنے کے لیے: يَا لَلْأَمِيرِ لِلْفَقِيرِ، لَزَيْدٌ مَالِكٌ، لِزَيْدٍ عَبْدٌ.
4. آخر کو ماقبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: كَيْفَ. (خض:۱/۲٦)

## مبنی کو کسر دینے کی وجوہات:

1. کسرِ مبنی کے عمل کا ہم جنس ہو اس وجہ سے: بِزَیْدٍ.
2. مقابل پر کسرہ ہونے کی وجہ سے: لِیَضْرِبْ[۳۰].
3. تانیث کا شعور دلانے کے لیے: أَنْتِ، ضَرَبَکِ.
4. اجتماعِ ساکنین سے خلاصی پانے میں کسر کے اصل ہونیکی وجہ سے: أَمْسِ.
5. آخر کو ماقبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: هٰذِهٖ، تِهِ. (خض:۱/۶۷)

## مبنی کو ضم دینے کی وجوہات:

1. نظیر کا آخر واؤ کا ماقبل ہو اس وجہ سے: نَحْنُ[۳۱].
2. ضم'اقوی الحرکات ہونے کی وجہ سے فواتِ اعراب کی تلافی کرنے والا ہے اس لیے: یَا زَیْدُ، حَیْثُ، فَوْقُ.
3. آخر کو ماقبل حرف کا تابع کرنے کے لیے: مُنْذُ. (خض:۱/۶۸)

★★★★★★★

محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس سے ہمیشہ حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتا ہے، اہلِ زبان تو اپنے محاورات کے مجازی معنی خوب سمجھتے ہیں مگر غیر زبان والے کو اس کا معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے، یہ معنی کبھی سیاق وسباق سے سمجھ میں آجاتا ہے اور بعض وقت سیاق وسباق بھی اس مجازی معنی کے فہم میں غیر معاون ثابت ہوتا ہے، اردو کے محاورے میں ہم کہتے ہیں: ''اس کا دل باغ باغ ہوگیا'' اس کا معنی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرحت وانبساط میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی ''وہ بہت خوش ہوا'' اگر آپ اس کا عربی میں لفظی ترجمہ کردیں تو یہ ہوگا کہ ''اصبح قلبه حديقة حديقة'' ظاہر ہے کہ عربی کا بڑے سے بڑا ادیب بھی اس کا معنی سمجھنے سے قاصر رہے گا۔ (عربی محاورات، ص۶۴)

## تمرین (1)

س:1. کن وجوہ سے کسی مبنی پر کوئی حرکت آتی ہے؟ س:2. مبنی پر فتح آنے کی کیا کیا وجہیں ہوسکتی ہیں؟ س:3. مبنی پر کسرکن وجوہات کی بناء پر آتا ہے۔ س:4. مبنی پر ضم آنے کے کیا کیا اسباب ہوسکتے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. تخلص من اجتماع الساکنین میں اصل فتح ہے۔ 2. کسر فوات اعراب کی تلافی کرتا ہے۔ 3. کسی مبنی میں تحرک یا حرکت خاصہ کی ایک سے زائد وجہ نہیں پائی جاسکتی۔ 4. ضم اخف الحرکات اور فتح اقوی الحرکات ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

معرب کلمات کا اعراب اور وجہ اعراب بتایئے نیز مبنی کلمات میں جن کا آخر متحرک ہے ان پر حرکت آنے اور حرکت خاصہ آنے کی وجہ بیان فرمایئے۔

۱۔اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ یَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ. ۲۔اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْیَا وَمَصَابِیْحُ الْآخِرَةِ. ۳۔اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ. ۴۔اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکَاةَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَةً بِهَا اَنْفُسُکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ.

## الدرس الثاني والسبعون

# صلات کا بیان

جو اسم بواسطہ حرف جر مفعول بہ بنے اُسے صلہ کہتے ہیں: غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ .

اسی طرح سات مخصوص حروفِ جارّہ (مِنْ، اِلٰی، عَنْ، عَلٰی، فِيْ، بَاء اور لَام) کو بھی صلہ کہتے ہیں مثلاً: یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں بَاء، یُؤْمِنُوْنَ کا صلہ ہے۔ (صل)

صلات کے حقیقی ومجازی معانی نیز کونسا فعل کس صلے کے ساتھ کس معنی میں آتا ہے یہ سب معلوم ہونا لازم ہے یہاں اختصاراً اوّل کے بیان پر اکتفا کیا ہے(۳۲)۔

1. **مِنْ**: اس کا معنی ابتدا ہے: سِرْتُ مِنَ الْبَصرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ. علاوہ ازیں یہ اِن معانی میں آتا ہے: ۲۔ تبعیض: أَخَذْتُ مِنَ الدَرَاهِمِ. ۳۔ تعلیل: مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا. ۴۔ زائد: يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ. (صل وغیرہ)

2. **اِلٰی**: اس کا معنی انتہا ہے: وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ. علاوہ ازیں یہ اِن معانی میں آتا ہے: ۲۔ مصاحبت: لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ. ۳۔ تبیین: رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ. ۴۔ بمعنی فِيْ: لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

3. **فِيْ**: اس کا معنی ظرفیت ہے: اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ. علاوہ ازیں یہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔ استعلاء: لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ. ۳۔ سببیت: لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ. ۴۔ مصاحبت: اُدْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ. (صل وغیرہ)

4. **عَنْ**: اس کا معنی مجاوزت ہے: رَمَيْتُ السَهْمَ عَنِ الْقَوْسِ. علاوہ ازیں یہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔ بمعنی باء: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. ۳۔ تعلیل: وَمَا نَحْنُ

بِتَارِكِيٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ. ۴۔بدل: يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ.

5. **عَلٰی**: اس کا معنی استعلاء ہے: زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ. علاوہ ازیں یہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔بمعنی باء: مَرَرْتُ عَلَيْهِ. ۳۔بمعنی فِيْ: اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ. ۴۔مصاحبت: وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ. ۵۔بمعنی مِنْ: اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ.

6. **بَاء**: اس کا معنی الصاق ہے: بِهٖ دَاءٌ، مَرَرْتُ بِخَالِدٍ. علاوہ ازیں یہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔استعانت: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ. ۳۔تعلیل: اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ. ۴۔مصاحبت: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ. ۵۔تعدیہ: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ. ۶۔مقابلہ: اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ. ۷۔قسم: بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا. ۸۔استعطاف: اِرْحَمْ بِزَيْدٍ. ۹۔ظرفیت: زَيْدٌ بِالْبَلَدِ.

7. **لَام**: اس کا معنی اختصاص ہے: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ. علاوہ ازیں یہ ان معانی میں آتا ہے: ۲۔تعلیل: جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ. ۳۔قسم: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ. ۴۔معاقبت: لِزَمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ. ۵۔زائد: رَدِفَ لَكُمْ. (صل وغیرہ)

*******

## تمرین (1)

س:1. صلہ کس کس چیز کو بولا جاتا ہے؟ س:2. صلات میں سے ہر ایک کا اصل معنی مع مثال بیان کیجیے۔ س:3. باء اصل معنی کے علاوہ اور کن معانی میں آتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو اسم مفعول بہ واقع ہو اسے بھی صلہ کہا جاتا ہے۔

2. صلہ کا اطلاق حروف جارہ پر بھی ہوتا ہے۔

## تمرین (3)

صلات کے بارے میں بتایئے کہ کونسا صلہ کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا۔ ۲۔ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللہُ بِبَدْرٍ۔ ۳۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۴۔ اِرْکَبْ عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ۔ ۵۔ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ۔ ۶۔ اِذْھَبْ بِسَلَامٍ۔ ۷۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ ۸۔ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ ۹۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ ۱۰۔ اِرْحَمْ بِالْیَتِیْمِ۔ ۱۱۔ یَتِیْھُوْنَ فِی الْاَرْضِ۔ ۱۲۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ ۱۳۔ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ۔ ۱۴۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ۔ ۱۵۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا۔ ۱۶۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ۔ ۱۷۔ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ۔ ۱۸۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ۔ ۱۹۔ اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَھَالَۃٍ۔ ۲۰۔ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ۔ ۲۱۔ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ ۲۲۔ صومي عن اُمّکِ۔ ۲۳۔ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ ۲۴۔ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ۔ ۲۵۔ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا۔ ۲۶۔ لِّلَّذِیْنَ ھُمْ لِرَبِّھِمْ یَرْھَبُوْنَ۔ ۲۷۔ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ ۲۸۔ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللہِ۔ ۲۹۔ خَرَجْتُ لِمَخَافَتِکَ۔ ۳۰۔ وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ۔ ۳۱۔ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ۔ ۳۲۔ فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ۔

## الدرس الثالث والسبعون

ایک لفظ میں دوسرے لفظ کا معنی ملا دینا **تضمین** کہلاتا ہے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ . یہاں يُخَالِفُوْنَ میں يَخْرُجُوْنَ کی تضمین ہے۔(صل وغیرہ)

### قواعد وفوائد:

1. جس فعل میں تضمین کی گئی ہو اس کا حکم (صلہ وغیرہ آنے میں) وہی ہوگا جو فعل مُضَمَّن کا ہے مثلاً يُخَالِفُوْنَ کا صلہ عَنْ آیا ہے کیونکہ يَخْرُجُوْنَ کا صلہ عَنْ ہے۔

یونہی لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ میں لَا تَعْزِمُوْا بغیر عَلٰی کے متعدی ہے (حالانکہ یہ متعدی بعَلٰی ہوتا ہے) کیونکہ فعل مُضَمَّن لَا تَنْوُوْا بغیر عَلٰی کے متعدی ہے۔

اسی طرح لَا آلُوكَ نُصْحًا میں لَا آلُوْ کے دو مفعول ہیں (حالانکہ یہ اپنے معنی لَا أَقْصُرُ میں لازم ہے) کیونکہ فعل مُضَمَّن لَا أَمْنَعُ متعدی بدو مفعول ہے۔(صل)

یونہی أَنْبَأَ، أَخْبَرَ بواسطہ حرف جر متعدی بدو مفعول ہیں لیکن جب ان میں أَعْلَمَ کی تضمین ہوگی تو متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے کیونکہ أَعْلَمَ متعدی بسہ مفعول ہے۔

2. تضمین کا فائدہ یہ ہے کہ بظاہر ایک لفظ سے دو لفظوں کا معنی ادا ہو جاتا ہے۔

*******

1. "اطلق له العنان" کھلی چھوٹ دے دی، ڈھیل دے دی۔ اطلق زید العنان لاولادہ تتصرف کیف تشاء، زید نے اپنی اولاد کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ جو چاہیں کریں۔ (عربی محاورات، ص ۹۷)

2. "اغمض عینیه عن..." چشم پوشی کی، نظر انداز کیا۔ لا ینبغی ان نغمض اعیننا عن اخطاء نا، یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو نظر انداز کریں۔ (عربی محاورات، ص ۹۸)

## تمرین (1)

س:1. تضمین کسے کہتے ہیں؟ س:2. تضمین سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

س:3. جس میں تضمین کی گئی ہو اس کا کیا حکم ہے وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔1. أَنْبَأَ، أَخْبَرَ متعدی بسہ مفعول ہیں۔ 2. تضمین کی وجہ سے فعل لازم' متعدی اور فعل متعدی' لازم بن جاتا ہے۔

## تمرین (3)

صلات وغیرہ میں غور کرتے ہوئے بتایئے کہ درج ذیل افعال میں کون کونسے معانی کی تضمین ہے۔(تضمین کی شناخت صلات وغیرہ کے ذریعے ہی ہوتی ہے)

۱۔اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ[۱] . ۲۔بَنَیْتُ الدَارَ مَسْجِدًا[۲] . ۳۔وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ[۳] . ۴۔وَهُوَالَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ[۴] . ۵۔ وَقَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ[۵] . ۶۔ اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ[۶] .

---

[۱] ایمان بمعنی تصدیق بلاواسطہ متعدی ہے،اعتراف کا صلہ باء آتا ہے۔ [۲] بناء متعدی بیک مفعول ہے،تصییر متعدی بدو مفعول ہوتا ہے۔ [۳] خلا باء کے ساتھ متعدی ہوتا ہے ارتیاح کا صلہ الٰی آتا ہے۔ [۴] قبول کا صلہ باء آتا ہے جبکہ عن عفو وغیرہ کا صلہ ہے۔ [۵] مجیئۃ علی آثار کا صلہ علٰی آتا ہے۔ [۶] ایمان بمعنی تصدیق بلاواسطہ متعدی ہے،لام اتباع،تواضع اور خضوع کا صلہ ہے۔

## الدرس الرابع والسبعون

جو جملہ مفرد کی تاویل میں ہو وہ محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا اور جو جملہ مفرد کی تاویل میں نہ ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوگا۔ (ضح:۴۵۱)

### محلا مرفوع:

وہ جملہ جو مبتدا، حرف مشبہ بالفعل، لائے نفی جنس کی خبر یا کسی مرفوع اسم کی صفت واقع ہو: اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ قَدْرَ صَاحِبِهٖ ، اِنَّ الْفَضِيْلَةَ تُحَبُّ، جَاءَ رَجُلٌ يَسْعٰى.

### محلا منصوب:

وہ جملہ جو فعل ناقص، فعل مقاربہ، مَا یا لَا مشابہ بلیس کی خبر، حال، مفعول بہ یا کسی منصوب اسم کی صفت واقع ہو: اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ، قَالَ اِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ .

### محلا مجرور:

وہ جملہ جو مضاف الیہ یا کسی مجرور اسم کی صفت واقع ہو: هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ، طُوْبٰى لِرَجُلٍ اَتَمَّ عَمَلَهٗ . (ضح:۴۵۲)

### محلا مجزوم:

وہ جملہ جو شرط جازم کا جواب ہو: وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ .

**تنبیہ**: جو جملہ جملے کا تابع ہو اس کا حکم متبوع کے مطابق ہوگا: مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ وَ يَكْتُبُ، كَانَ الشَّمْسُ تَبْدُوْ وَتَخْفٰى، ذٰلِكَ يَوْمُ يُحَاسَبُ النَّفْسُ وَتُجْزٰى.

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ سات قسم کے جملوں کا اعراب ہوتا ہے: خبر،

حال، مفعول بہ(۳۳)، مضاف الیہ، جواب شرط جازم، صفت، اعرابی جملے کا تابع۔

جن جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا ان کی نو (9) قسمیں ہیں:

۱۔اِبتِدائِیّہ (وہ جملہ جو ابتدائے کلام میں ہو): اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

۲۔اِستِئنافِیّہ (وہ جملہ جس کا ماقبل سے کوئی اعرابی تعلق نہ ہو): خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ.

۳۔تَعلِیلِیّہ (وہ جملہ جو ماقبل کی علت یا سبب بیان کرے): وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ.

۴۔اِعتِراضِیّہ یا مُعتَرِضَہ (وہ جملہ جو دو متلازم چیزوں(۳۴) کے مابین آجائے):

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

۵۔تفسِیرِیّہ (وہ جملہ جو ماقبل کی تفسیر واقع ہو): اِنْقَطَعَ رِزْقُهٗ أَيْ مَاتَ.

۶۔صِلَہ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى، نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ.

۷۔جوابِ قسم: وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ.

۸۔جوابِ شرط غیر جازم: لَوْلَا الصَّحَابَةُ لَضَلَلْنَا.

۹۔تابع (ایسے جملے کا جس کا کوئی محل اعراب نہ ہو): جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ.

(جد:۳/۲۸۷)

*******

## تمرین (1)

س:1. کس طرح کا جملہ محلًّا مرفوع، منصوب وغیرہ ہوتا ہے اور یہ کتنے اور کون کونسے جملے ہیں۔ س:2. کتنے اور کون کونسے جملوں کا کوئی اعراب نہیں ہوتا ہے؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. جو جملہ صفت واقع ہو وہ محلاً مرفوع ہوتا ہے۔ 2. جو جملہ کسی جملے کا تابع ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔ 3. جواب شرط محلاً مجزوم ہوگا۔

## تمرین (3)

خط کشیدہ جملوں کا اعراب ہے تو کیا اور کیوں؟ نہیں ہے تو یہ 9 میں سے کونسی قسم ہے۔

۱۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ . ۲۔ جَاءَ الَّذِيْ صَنَّفَ كِتَابًا فِي الْفِقْهِ . ۳۔ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ . ۴۔ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ . ۵۔ يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا . ۶۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ . ۷۔ لَا تَحْتَرِمْ رَجُلًا يَبْتَدِعُ فِي الدِّيْنِ . ۸۔ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ . ۹۔ أَظُنُّ الْأُمَّةَ تَجْتَمِعُ بَعْدَ التَّفَرُّقِ . ۱۰۔ جَلَسْتُ حَيْثُ الْمَنْظَرُ جَمِيْلٌ . ۱۱۔ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ . ۱۲۔ تَمَسَّكْ بِالْفَضِيْلَةِ فَإِنَّهَا زِيْنَةُ الْعُقَلَاءِ . ۱۳۔ لَا سُرُوْرَ يَدُوْمُ . ۱۴۔ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ . ۱۵۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ . ۱۶۔ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ . ۱۷۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ . ۱۸۔ كَانَ بَكْرٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ وَيَجُوْدُ . ۱۹۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ . ۲۰۔ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ . ۲۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا .

## الدرس الخامس والسبعون

### قواعدِ اِملاء (کِتابت):

1. اسم ثلاثی اور فعل کا الف اصل میں واؤ ہو تو ممدود اور یاء ہو تو مقصور لکھا جائے گا: رِضَا، دَعَا، هُدٰی، أَتٰی. اور اسم زائد علی الثلاث میں الف، مقصور لکھا جائے گا جبکہ الف سے پہلے یاء نہ ہو ورنہ ممدود لکھا جائے گا: بُشْرٰی، دُنْیَا.

2. ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصلی مکسور کو نطق اور کتابت سے گرا دینا اور مفتوح کو الف سے بدل دینا جائز ہے: سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ، آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ.

3. ہمزہ اصلی اور قطعی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں اور مکسور ہو تو ہمزہ نیچے لکھتے ہیں: أَمَرَ، أَكْرَمَ، أُشَاهِدُ، إِنْ، إِخْلَاصٌ.

4. ہمزہ متوسطہ کو اس کی اور ماقبل کی حرکت میں سے اقوی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھیں گے[٣٥]: سَأَلَ (س ء ل) يَئِسَ (ی ء س) يَؤُمُّ (ی ء م).

5. ہمزہ متطرفہ ماقبل حرف کی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھتے ہیں اور ماقبل ساکن ہو تو منفرد لکھتے ہیں: بَارِئٌ، لُؤْلُؤٌ، بَدَأَ، شَيْءٌ، مِلْءٌ، بَطِيْءٌ، هُدُوْءٌ.

6. تنوینِ فتح دو فتحوں اور الف سے لکھتے ہیں: جُزْءًا، تَكَافُؤًا، بَادِئًا، نُشُوْءًا. لیکن گول تاء اور جو ہمزہ الف کے اوپر لکھا ہو اور جس ہمزہ متطرفہ سے پہلے الف ہو اس میں تنوین فتح صرف دو زبر سے لکھتے ہیں: كُرَّاسَةً، خَطَأً، سَمَاءً.

7. پڑھی جانے والی یاء نقطوں کے ساتھ اور نہ پڑھی جانے والی یاء بغیر نقطوں کے لکھتے ہیں: اَلْهَادِيُ، اَلتقوٰی، يَرْمِيُ، يَرْضٰی، فِيُ، عَلٰی.

## علاماتِ ترقیم (رموزِ اَوقاف):

1. فاصلہ(،): یہ معطوف اور معطوف علیہ جملوں اور مفردات کے درمیان نیز حرف جواب اور منادی کے بعد لکھتے ہیں: يَا بَكْرُ، أَحْسِنْ. نَعَمْ، اَلْعَدْلُ خَيْرٌ.

2. فاصلہ منقوطہ(؛): یہ دو ایسے جملوں کے درمیان لکھتے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کا سبب اور علت ہو: أَكْرَمْتُهٗ؛ لِأَنَّهٗ عَالِمٌ، هُوَ عَالِمٌ؛ فَأَكْرَمْتُهٗ.

3. نقطہ(.): یہ مکمل جملے اور کلام کے آخر میں لکھتے ہیں: تَأَمَّلْ.

4. نقطتین(:): یہ مقولے یا کسی چیز کی وضاحت اور تفصیل سے پہلے لکھتے ہیں: قَالَ النُّحَاةُ: اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ نَحْوُ: جَاءَ خَالِدٌ، وَهُوَ قِسْمَانِ: ظَاهِرٌ وَضَمِيْرٌ.

5. علامتِ استفہام(؟): یہ سوالیہ جملے کے آخر میں لکھتے ہیں: هَلْ نَجَحَ التِّلْمِيْذُ؟ مَاذَا تَصْنَعُ؟ كَيْفَ حَالُكَ؟

6. علامتِ تأثر(!): یہ تعجب، خوشی، غمی وغیرہ پر دلالت کرنے والے جملے کے آخر میں لکھتے ہیں: مَا أَجْمَلَ الْبُسْتَانَ! نِعْمَ الْعَبْدُ الشَّاكِرُ!

*******

1. "بلغ اشده" سن بلوغ کو پہنچ گیا، جوان ہو گیا، لما بلغ خالد اشده زوجه والده من ابنة عمه، جب خالد جوان ہو گیا تو اس کے والد نے اس کی شادی اس کی عمزاد سے کر دی۔ (عربی محاورات، ص ۱۰۸)

2. "ضرب مثلا فی" مثل بیان کی، اس معنی میں قرآنِ کریم میں بکثرت وارد ہوا ہے، مثلاً: "ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ" اللہ ایسے غلام کی مثل بیان فرماتا ہے جو کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔

## تمرین (1)

س:1. الف کا رسم الخط تحریر فرمائیے۔ س:2. ہمزہ وصلی، ہمزہ قطعی اور ہمزہ اصلی کا رسم الخط بیان کیجیے؟ س:3. ہمزہ متوسطہ، ہمزہ متطرفہ اور یاء لکھنے کے احکام بیان فرمائیے۔ س:4. تنوین فتح لکھنے کا ضابطہ بیان کیجیے۔

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. تنوین فتح ہمیشہ دو فتحوں اور الف سے لکھی جاتی ہے۔ 2. ہمزہ متطرفہ ہمیشہ ماقبل حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھا جائے گا۔ 3. ہمزہ وصلی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں الف کو ممدود یا مقصور لکھنے کی وجہ بیان کیجیے۔

۱۔اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُفْلَى. ۲۔إِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى. ۳۔اَلْعَصَا لِمَنْ عَصَى. ۴۔كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ عَلَمَ الْهُدَى وَبَيْتَ الْعُلَا مُتَمَسِّكًا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى. ۵۔لَنْ يَنْسَى الْمُسْلِمُوْنَ الْعُقْبَى.

(ب) درج ذیل حکایت میں اِملاء اور ترقیم کی اَغلاط کی نشاندہی فرمائیے۔

عَنْ عِيْسَى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ إِنَّ اِبْلِيْسَ جَاءَ اَلِيْهِ فَقَال لَهٗ، اَلَسْت تَزْعَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُکَ اِلَّا مَا كَتَبَ اَللّٰهُ لَکَ! قَالَ؛ بَلٰي؟ قَالَ، فَارْمِ بِنَفْسِکَ مِنْ هٰذَا اَلْجَبَلِ، فَأَنَّهٗ اِنْ قَدَّرَ لَکَ السَّلَامَةَ تَسْلِمُ، فَقَالَ: لَهٗ يَا مَلْعُوْنُ؛ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَخْتَبِرَ عِبَادَهٗ. وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَخْتَبِرَ رَبَّهٗ.

## الدرس السادس والسبعون

### قواعدِ ترکیب (1)

خیال رہے کہ اِعراب (لفظاً، تقدیراً یا محلاً) صِرْف اِسْم، فعل یا جملے کا ہوتا ہے، کسی حَرْف کا کوئی اِعراب نہیں ہوتا۔

1. پہلا اسم بظاہر نکرہ ہو اور دوسرا معرفہ ہو یا ضمیر متصل ہو تو پہلا مضاف اور دوسرا مضاف اِلیہ بنتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهٖ، وَالصَّلَاةُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ.
اور مضاف کی صفت مضاف اِلیہ کے بعد آتی ہے: وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى.

2. دو اسم تعریف، تنکیر اور اعراب وغیرہ میں برابر ہوں یا نکرہ اسم کے بعد جملہ آجائے تو پہلا اسم موصوف اور دوسرا اسم یا جملہ صفت بنتا ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلنَّوْعُ الْأَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ وَتُسَمّٰى حُرُوْفًا جَارَّةً.

3. معرفہ کے بعد نکرہ یا جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو تو معرفہ مبتدا اور بعد کا لفظ خبر بنتا ہے: زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ، هِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ، كَأَنَّ هِيَ لِلتَّشْبِيْهِ.

4. ضمیر منفصل مبتدا، خبر یا مفعول بنتی ہے: هِيَ لِلتَّمَنِّيْ، زَيْدٌ هُوَ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ.
اور ضمیر متصل فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مجرور بحرف جر، مضاف الیہ اور فعل ناقص یا حرف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِجَاهِ حَبِيْبِكَ.

5. اسم اشارہ کے بعد معرف باللام اسم ہو تو وہ صفت، بدل یا خبر بنتا ہے، نکرہ یا مضاف ہو تو وہ خبر بنتا ہے: هٰذَا الْقَلَمُ، هٰذِهٖ قِطَّةٌ، هٰذَا كِتَابُكُمْ. مرکب اِضافی کے بعد اسم اشارہ ہو تو اسم اشارہ مضاف کی صفت بنتا ہے: كِتَابُكُمْ هٰذَا.

6. اسم موصول (اَلَّذِيْ وغیرہ) اور موصول حرفی (أَنَّ، أَنْ، مَا ) مع صلہ کلام کا جز (فاعل، مبتدا، خبر، مفعول، مضاف الیہ اور مجرور بحرف جر وغیرہ) بنتے ہیں: بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، قَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْمَا قَبْلَهَا.

7. ظرف اور جار مجرور اپنے متعلّق محذوف کے اعتبار سے خبر، صفت اور حال وغیرہ بنتے ہیں: اَلسَمَاءُ فَوْقَنَا، عَلَيْهِ دَيْنٌ، رَأَيْتُ نَهْرًا تَحْتَ الشَجَرَةِ، رَأَيْتُ كَوْكَبًا فِي السَمَاءِ، رَأَيْتُ الْقَمَرَ بَيْنَ السَحَابِ، جَاءَ زَيْدٌ عَلَى الْفَرَسِ.

8. فعل مدح یا ذم میں یا تو فعل مع فاعل جملہ فعلیہ خبر مقدم اور مخصوص' مبتدا مؤخر، اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ یا فعل مع فاعل الگ جملہ فعلیہ بنتا ہے۔ اور مخصوص مبتدا محذوف هُوَ وغیرہ کی خبر، اور مبتدا خبر الگ جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

9. مَا أَفْعَلَهُ میں مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مبتدا، أَفْعَلَهُ فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کر خبر اور مبتدا خبر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ اور أَفْعِلْ بِهٖ میں أَفْعِلْ صیغہ امر بمعنی ماضی، اور بِہٖ میں باء زائدہ، ھاء فاعل، اور فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ بنتا ہے۔

10. فعل ناقص (مع اسم وخبر) جملہ فعلیہ خبریہ اور فعل مقاربہ' جملہ فعلیہ اِنشائیہ بنتا ہے اور اسمِ فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔

11. شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل ) کو ہمیشہ اس کے مرفوع (ضمیر مستتر یا اسم ظاہر) کے ساتھ ملا کر ترکیب میں لیتے ہیں۔

12. لقب مُبدَل منہ اور علم بدل بنتا ہے اور علم کے بعد آنے والا لفظِ اِبْن جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو اور آخر میں آنے والا اسم منسوب دونوں علم کی صفت بنتے

ہیں: أَلْفَهُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ.

13. متعدد کے بعد اس کی تفصیل آ رہی ہو تو تفصیل میں مذکور اشیاء کو تین طرح پڑھنا جائز ہوتا ہے: ۱۔ مبدل منہ کے مطابق۔ ۲۔ مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی بناء پر مرفوع۔ ۳۔ أَعْنِي فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب: جَاءَ رَجُلَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ.

14. جملے کے درمیان آنیوالے معترضہ جملوں کی ترکیب الگ سے کرتے ہیں۔

15. قاعدہ وغیرہ سمجھانے کے لیے مِثْلُ..الخ، نَحْوُ..الخ سے مثال بیان کی جاتی ہے، اس میں نَحْوُ، مِثْلُ کو مضاف اور مبتدا محذوف (مِثَالُهُ) کی خبر، مبتدا خبر کو جملہ اسمیہ خبریہ اور مابعد پورے جملے کو مراد اللفظ کہہ کر مضاف الیہ بناتے ہیں۔

16. لفظ ایک حرف پر مشتمل ہو تو اسے باسمہ تعبیر کریں گے ورنہ بلفظہ: مَا نَصَرْتُهُ میں: مَا حرفِ نفی، نَصَرَ فعل ماضی، تاء فاعل، ہاء مفعول (نہ کہ: تُ فاعل، هُ مفعول)

★★★★★★★

## تمرین (1)

س:1. فعل ناقص، فعل مقاربہ، فعل مدح وذم، فعل تعجب اور اسم فعل اپنے فاعل یا اسم وغیرہ سے مل کر کونسا جملہ بنتے ہیں؟ س:2. ضمیر مرفوع متصل، جار مجرور، اسم اشارہ، مشار الیہ اور متعدد کی تفصیل کو ترکیب میں کیا بناتے ہیں؟

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1. ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل بنتی ہے۔ 2. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔

## تمرین (3)

درج ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کیجیے۔

۱۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِهِ الشَامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ. ۲۔أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَيْطَانِ الرَجِيْمِ. ۳۔اَلنَوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ. ۴۔اَلتَرَجِّي مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ. ۵۔مَا وَلَا تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ. ۶۔يَا هِيَ لِنَدَاءِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ. ۷۔تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَيَرْفَعُ الْخَبَرَ حُرُوْفٌ سِتَّةٌ. ۸۔اِعْلَمْ أَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ فَاللَفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَمَاعِيَّةُ مِنْهَا أَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ. ۹۔وَاللَامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ، وَلِلزِيَادَةِ نَحْوُ: رَدِفَ لَكُمْأي: رَدِفَكُمْ، وَلِلتَعْلِيْلِ نَحْوُ: جِئْتُكَ لِلْإِكْرَامِ، وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ، وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ: لِزَمَ الشَرُّ لِلشَقَاوَةِ. ۱۰۔زَيْدٌ نَاصِرٌ غُلَامُهُ عَمْرًا. ۱۱۔أَ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ. ۱۲۔خَالِدٌ ضَرَّابٌ أَبُوْهُ عَمْرًا. ۱۳۔رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا خُلُقُهُ. ۱۴۔أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا. ۱۵۔أَعْطَيْتُ فَقِيْرًا دِيْنَارَيْنِ. ۱۶۔وَجَدْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا كَرِيْمًا عَفُوًّا. ۱۷۔حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا. ۱۸۔نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ زَيْنَبُ. ۱۹۔يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ. ۲۰۔اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ. ۲۱۔كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. ۲۲۔عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. ۲۳۔مَا أَحْسَنَكَ مَا أَجْمَلَكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ.

## الدرس السابع والسبعون

### اسمائے استفہام اور اسمائے شرط کا اعراب:

1. اسم استفہام یا شرط سے پہلے جار یا مضاف ہو تو یہ مجرور ہوگا: عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ، غُلَامُ مَنْ جَاءَ، بِمَنْ تَمُرُّ أَمُرُّ، غُلَامَ مَنْ تَشْتَرِ أَشْتَرِ.

2. اسم استفہام یا اسم شرط زمان یا مکان پر دلالت کرے تو مفعول فیہ بنے گا: مَتٰى تَرْجِعُ، أَيْنَ تَذْهَبُ، مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ، أَيْنَ تُقِمْ أُقِمْ.

3. اسم استفہام کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا اور معرفہ واقع ہو تو یہ خبر بنتا ہے: مَنْ صَدِيْقٌ لَكَ، مَنْ بَكْرٌ. (اسم شرط میں یہ صورت نہیں پائی جاتی)

4. اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل لازم ہو تو یہ مبتدا بنے گا: مَنْ قَامَ، مَنْ يَقُمْ أَقُمْ مَعَهُ. اور فعل متعدی ہو اور اِسی پر واقع ہو تو یہ مفعول بہ بنے گا: أَيَّ قَلَمٍ تَشْتَرِيْ؟ اَيًّامَّا تَدْعُوْا . اور اِس کی ضمیر یا اِس کے متعلّق پر واقع ہو تو دونوں امر جائز ہیں: مَنْ رَأَيْتَهُ، مَنْ رَأَيْتَ أَخَاهُ، مَنْ تَرَهُ أَرَهُ، مَنْ تَرَ أَخَاهُ أَرَ أَخَاهُ.

### اِذْ کا اعراب:

1. إِذْ مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے اور ماقبل کے لیے یا تو مفعول فیہ ہوگا: نَصَرْتُهُ إِذْ جَاءَ. یا مفعول بہ ہوگا: اُذْكُرْ إِذْ كُنْتَ فَقِيْرًا. یا اس کا بدل ہوگا: اُذْكُرِ الْأُسْتَاذَ إِذْ عَلَّمَكَ. یا مضاف اِلیہ ہوگا: لَا تَجَاهَلْ بَعْدَ إِذْ عَرَفْتَ.

2. کبھی مضاف اِلیہ کو حذف کر کے تنوین لے آتے ہیں: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ.

## تمرین (1)

س:1.اسم استفہام یا شرط مجرور یا مفعول فیہ کب بنتا ہے؟ س:2.اسمِ استفہام اوراسمِ شرط مبتدا یا مفعول بہ کب بنتے ہیں؟ س:3.إِذْ کا اعراب بیان کیجیے۔

## تمرین (2)

غلطی کی نشاندہی کیجیے۔ 1.اسم استفہام اور شرط کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا بنتے ہیں۔ 2.إِذْ کبھی مضاف اور کبھی مضاف اِلیہ بنتا ہے۔

## تمرین (3)

(الف) درج ذیل جملوں میں اسمائے استفہام وشرط کا اعراب بیان فرمائیے۔

۱۔مَنْ أَخَذَ الْكِتَابَ؟ ۲۔مَا تَأْمُرُ أَفْعَلْ. ۳۔مَا هٰذَا؟ ۴۔مَنْ جَدَّ وَجَدَ.

۵۔مَاذَا كُنْتَ فِي الْمَاضِيْ؟ ۶۔إِلٰى مَنْ تُحْسِنْ يُكْرِمْكَ. ۷۔كَيْفَ جِئْتَ؟

۸۔مَنْ تُكْرِمْهُ يُكْرِمْكَ. ۹۔كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟ ۱۰۔أَيُّكُمْ هُوَ الرَّئِيْسُ؟

۱۱۔مَتٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ. ۱۲۔هَلْ حَفِظْتَ الدَّرْسَ؟

(ب) درج ذیل جملوں میں لفظ إِذْ کا اعراب بیان کیجیے۔

۱۔لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ. ۲۔وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ.

۳۔وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا. ۴۔رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا. ۵۔فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ. ۶۔وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ. ۷۔يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۸۔وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ.

۹۔ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا.

بحمد اللہ تعالی وکرمہ قد انتھی الجزء الثاني من کتاب ”خلاصۃ النحو“ وبہ تم الکتاب۔

﴿......الحواشي المتعلقة بالجزء الثاني من "خلاصة النحو"......﴾

(۱)......یعنی معدود مذکر ہو تو اسم عدد تاء کے ساتھ اور معدود مؤنث ہو تو اسم عدد بغیر تاء کے آتا ہے۔ مگر خیال رہے کہ معدود کی تذکیر و تانیث مفرد میں دیکھیں گے مثلاً أَرْغِفَةٌ کا مفرد رَغِيفٌ ہے جو مذکر ہے لہذا اس کے اسم عدد میں تاء آئے گی: خَمْسَةُ أَرْغِفَةٍ. أَدْوُرٌ کا مفرد دَارٌ ہے جو مؤنث ہے لہذا اس کے اسم عدد میں تاء نہیں آئے گی: سِتُّ أَدْوُرٍ. **فائدہ**: تین سے دس تک اسم عدد کبھی معدود کی طرف مضاف ہو کر آتا ہے اور کبھی معدود کی صفت بن کر: سَبْعَةُ غِلْمَةٍ، غِلْمَةٌ سَبْعَةٌ. پہلی صورت میں اسم عدد عامل کے مطابق اور معدود مجرور ہوگا اور دوسری صورت میں معدود عامل کے مطابق اور اسم عدد اس کا تابع ہوگا۔

(۲)......خیال رہے کہ کَأَيِّنْ ذوالحال اور مابعد جار مجرور حال بنتا ہے پھر اگر اس کے بعد فعل لازم ہو یا ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بھی موجود ہو: كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ مَرَرْتُ بِهَا، كَأَيِّنْ مِنْ كِتَابٍ قَرَأْتُهُ. تو کَأَيِّنْ مبتدا اور مابعد جملہ خبر بنے گا، ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول موجود نہ ہو: كَأَيِّنْ مِنْ بَلَدٍ زُرْتُ. تو یہ مفعول بہ مقدم بنے گا اور اگر یہ مابعد فعل کے مرات پر دلالت کرے: كَأَيِّنْ مِنْ مَرَّةٍ سَافَرْتُ. تو یہ مفعول مطلق مقدم بنے گا۔

اسی طرح كَذَا مفعول بہ، مبتدا، فاعل اور مفعول مطلق بنتا ہے: قَبَضْتُ كَذَا قَلَمًا، كَذَا دِرْهَمًا عِنْدِي، جَاءَنَا كَذَا طَالِبًا، ذَهَبْتُ إِلَى الْحَدِيقَةِ كَذَا مَرَّةً.

اور یونہی كَمْ مبتدا، خبر، مفعول بہ، مفعول فیہ اور مفعول مطلق بنتا ہے: كَمْ قَلَمًا

عِنْدَهُ؟ كَمْ إِخْوَتُكَ؟ كَمْ كِتَابًا قَرَأْتَ؟ كَمْ سَاعَةً اشْتَغَلْتَ؟ كَمْ مَرَّةً سَافَرْتَ؟ كَمْ صَدِيْقٍ لِيْ، كَمْ دَنَانِيْرَ مَالِيْ، كَمْ مِنْ بَلَدٍ زُرْتُ، كَمْ شَهْرٍ صُمْتُ، كَمْ مَرَّةٍ سَافَرْتُ.

(۳)......کبھی صوت کا اطلاق صاحب صوت (جس کی طرف صوت منسوب ہو) پر بھی ہوتا ہے: رَكِبْتُ عَدَسْ (میں خچر پر سوار ہوا) رَأَيْتُ غَاقِ (میں نے کوّے کو دیکھا) اِس صورت میں اِسے معرب پڑھنا بھی جائز ہے: رَكِبْتُ عَدَسًا، رَأَيْتُ غَاقًا.

(۴)...... كَيْ کی دو صورتیں ہیں: ۱۔اس کے ساتھ لام جارہ ہو۔اس صورت میں یہ حرف مصدر اور حرف نصب کہلائے گا، مابعد سے مل کر مصدر مؤول ہو کر مجرور ہوگا اور جار مجرور ماقبل فعل کے متعلق ہوجائیں گے: جِئْتُ لِكَيْ تُكْرِمَنِيْ. ۲۔اس کے ساتھ لام جارہ نہ ہو۔اس صورت میں یہ خود حرف جر ہوگا اور اس کے بعد أَنْ ناصبہ مقدر ہوگا، أَنْ ناصبہ مقدرہ مع مابعد' مصدرِ مؤول ہو کر مجرور ہوگا اور جار مجرور ماقبل فعل کے متعلق ہوں گے: جِئْتُ كَيْ تُكْرِمَنِيْ. (المنہاج:۲۹۰،۲۹۱)

(۵)......فعل ثلاثی مجرد کے عین کلمے میں تعلیل ہوئی ہو تو اس کے اسم فاعل میں عین کلمہ ہمزہ سے بدل جائے گا: بَاعَ يَبِيْعُ، قَامَ يَقُوْمُ سے بَائِعٌ، قَائِمٌ. ورنہ اپنی حالت پر رہے گا: أَيِسَ يَأْيَسُ، عَوِرَ يَعْوَرُ سے آيِسٌ، عَاوِرٌ.

**فائدہ:**

۱۔کبھی اسم فاعل سے اسم مفعول والا معنی مراد ہوتا ہے: فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ.

۲۔جو اسم فاعل باب افعال سے ماقبل آخر کے فتح کے ساتھ یا فاعل کے وزن پر آتے ہیں وہ شاذ ہیں: مُلْفَجٌ (مفلس) مُحْصَنٌ (شادی شدہ) سَيْلٌ مُفْعَمٌ (بھرا

ہوا سیلاب) اسی طرح أَیْفَعَ الْغُلَامُ (سن بلوغت کو پہنچنا)، أَوْرَسَ الشَّجَرُ (پتوں کا سبز ہونا) اور أَبْقَلَ الْمَکَانُ (سبزی نکالنا) سے یَافِعٌ، وَارِسٌ اور بَاقِلٌ.

۳۔ اسم فاعل جب عامل ہو تو اس کا ترجمہ حال یا مستقبل والا کریں گے: زَیْدٌ مُکْرِمٌ بَکْرًا (زید بکر کی عزت کرتا ہے، زید بکر کی عزت کرے گا) اسم مفعول کے ترجمے میں بھی اس چیز کا خیال رکھیے۔

(۶)......چار اوزان ایسے ہیں جو "مفعول" کے معنی میں آتے ہیں: ۱۔ فَعِیْلٌ: قَتِیْلٌ، ذَبِیْحٌ، کَحِیْلٌ، حَبِیْبٌ، أَسِیْرٌ اور طَرِیْحٌ وغیرہ۔ ۲۔ فِعْلٌ: ذِبْحٌ، طِحْنٌ اور طِرْحٌ وغیرہ۔ ۳۔ فَعَلٌ: عَدَدٌ، سَلَبٌ اور جَلَبٌ وغیرہ۔ ۴۔ فُعْلَةٌ: أُکْلَةٌ، مُضْغَةٌ اور طُعْمَةٌ وغیرہ۔ (ان اوزان میں مذکر اور مؤنث مساوی ہوتے ہیں: رَجُلٌ قَتِیْلٌ، ذِبْحٌ، عَدَدٌ، أُکْلَةٌ، اِمْرَأَةٌ قَتِیْلٌ الخ) (الجامع:۱۸۴)

(۷)......کسی معنی کے ثبوتی طور پر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ معنی کبھی ذات سے جدا نہ ہو سکے ایسا ثبوت تو دنیا میں خود ذات حادث کو حاصل نہیں تو اس کے معنی کو کہاں سے ملے! بلکہ یہاں ثبوت بمقابلہ حدوث ہے اور حدوث کا معنی یہ ہے کہ ذات کے اتصاف بالمعنی میں کسی زمانے کا اعتبار ہو جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ جہاں یہ جملہ بولا جائے گا وہاں تین میں سے کسی ایک معنی کے لیے ہوگا: ۱۔ بمعنی ماضی یعنی زید نے مارا۔ ۲۔ بمعنی حال یعنی زید مارتا ہے یا مار رہا ہے۔ ۳۔ بمعنی استقبال یعنی زید مارے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں زید کے معنی ضرب سے متصف ہونے میں کسی نہ کسی زمانے کا اعتبار ہے لہذا ہم کہیں گے کہ ضَارِبٌ اُس ذات

پر دلالت کررہا ہے جو معنی مصدری سے حدوثی طور پر متصف ہے۔اور ثبوت جبکہ حدوث کے مقابل ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اتصاف بالمعنی میں کسی زمانے کا اعتبار نہ ہو۔ ولا یخفی أن عدم الاعتبار لیس باعتبار العدم فلا تغفل . نہ یہ کہ وہ معنی اُس سے کبھی جدا ہی نہ ہو سکے جیسے زَیْدٌ کَرِیْمٌ کا معنی ہے: زید سخی ہے لیکن یہاں اس پر دلالت نہیں کہ زید نے سخاوت کی یا وہ سخاوت کرتا ہے یا وہ سخاوت کرے گا بلکہ قطع نظر عن الزمان صرف زید کے اتصاف بالکرم کا بیان ہے۔ ہاں! اتنا ہے کہ صفت مشبہہ جس معنی پر دلالت کرتی ہے وہ عادی اور جبلی ہوتا ہے اور تادیر موصوف کے ساتھ قائم رہتا ہے لیکن صفت مشبہہ کے مدلول ثبوت ودوام کی تفسیر اس سے کرنا درست نہیں۔ هذا ما ظهر للعبد الضعيف المفتقر إلى رحمة ربّه المقتدر والعلم بالحقّ عند ربي وهو تعالى أعلم وعلمه جلّ مجده أتمّ وأحكم.

(۸)......کبھی دو چیزوں کے درمیان دو مختلف صفتوں میں تفضیل جاری ہوتی ہے یعنی اس چیز میں اس کی صفت اس چیز میں موجود اس کی صفت سے بڑھ کر ہے: اَلْعَسَلُ أَحْلٰى مِنَ الْخَلِّ (شہد کی مٹھاس سرکے کی ترشی سے بڑھ کر ہے) اَلصَّيْفُ أَحَرُّ مِنَ الشِتَاءِ (موسم گرما کی گرمی جاڑے کی سردی سے سخت تر ہے) اور کبھی اسم تفضیل معنی تفضیل سے خالی بھی استعمال ہوتا ہے: أَكْرَمْتُ الْقَوْمَ أَصْغَرَهُمْ وَأَكْبَرَهُمْ (میں نے قوم کے سبھی چھوٹوں بڑوں کا اکرام کیا) رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ، وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ . یہاں أَعْلَمُ اور أَهْوَنُ عَالِمٌ اور هَيِّنٌ کے معنی میں ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ کوئی شریک ہے اور نہ مقدورات اس کی قدرت کے اعتبار

سے مختلف ہیں کہ بعض ہلکے اور بعض زیادہ ہلکے ہوں۔

(۹)......اضافت کی ایک چوتھی قسم بھی ہے اضافت بمعنی کاف جسے **اضافت تشبیہیہ** بھی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ اضافت جس میں مضاف مشبہ بہ اور مضاف الیہ مشبہ ہو: أَمْطَرَتْ لُؤْلُؤَ الدمعِ عَلٰی وَرْدِ الْخَدِّ، جَرَی ذَهَبُ الْأَصِيْلِ عَلَی لُجَيْنِ الْمَاءِ. ان مثالوں میں مضاف (لؤلؤ، ورد، ذهب، لجين )مشبہ بہ اور مضاف الیہ(الدمع، الخد، الأصيل، الماء)مشبہ ہیں۔(الجامع:۲۰۶/۳)

(۱۰)......لہذا اس صورت میں اگر مضاف کو معرفہ لانا مقصود ہو تو اس پر الف لام لے آتے ہیں۔ **فائدہ**: بعض اوقات مضاف' مضاف الیہ سے تذکیر یا تانیث بھی حاصل کرتا ہے: يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ، شَمْسُ الْعَقْلِ يَنْكَسِفُ بِطَوْعِ الْهَوَی. قال الشاعر:

أَمُرُّ عَلَى الدِيَارِ دِيَارِ لَيْلٰی ☆ أُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَ

وَمَا حُبُّ الدِيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِيْ ☆ وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِيَارَ

(میں دیار لیلی پر گذرتا ہوں تو کبھی اِس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اُس دیوار کو، اِن گھروں کی محبت نے میرے دل میں گھر نہیں کیا بلکہ اِن گھروں میں رہنے والے کی محبت نے)

لیکن اس کے لیے ضروری یہ ہے کہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھنا درست ہو ورنہ خود مضاف ہی کی تذکیر یا تانیث کی رعایت لازم ہوگی: جَاءَ غُلَامُ فَاطِمَةَ، سَافَرَتْ أَمَةُ زَيْدٍ. یہاں جاءَ تْ غُلَامُ فَاطِمَةَ یاسَافَرَ أَمَةُ زَيْدٍ نہیں کہہ سکتے؛ کیونکہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام بنانا درست نہیں؛ لفساد المعنی.

(۱۱)......خیال رہے کہ دَرٰی، أَلْفَی (بمعنی عَلِمَ)، تَعَلَّمْ (بمعنی اِعْلَمْ) جَعَلَ، عَدَّ، حَجَا (بمعنی ظَنَّ)، هَبْ (بمعنی ظُنَّ) افعالِ قلوب سے مُلحق ہیں: وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا، تَعَلَّمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلْفَيْتُ قَوْلَكَ صَوَابًا. قال الشاعر:

فَقُلْتُ أَجِرْنِي أَبَا خَالِدٍ ☆ وَإِلَّا فَهَبْنِي امْرَءًا هَالِكًا

(میں نے کہا اے ابو خالد! مجھے پناہ دے ورنہ سمجھ لے کہ میں ہلاک ہو گیا)

**تنبیہ:** افعالِ قلوب کے دونوں یا کسی ایک مفعول کو اقتصاراً (بلاقرینہ) حذف کر دینا جائز نہیں اختصاراً (مع قرینہ) حذف کرنا جائز ہے: اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ یعنی تَزْعُمُوْنَهُمْ شُرَكَائِي، مَنْ يَسْمَعْ يَخَلْ یعنی يَخَلْ مَا يَسْمَعُهُ حَقًّا، اسی طرح کوئی پوچھے: هَلْ تَظُنُّ أَحَدًا مُسَافِرًا اور جواب میں کہا جائے: أَظُنُّ خَالِدًا یعنی أَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا.

**فائدہ:** سات افعال اور ہیں جنہیں **افعالِ تصییر** یا **افعالِ تحویل** کہا جاتا ہے: صَيَّرَ، رَدَّ، تَرَكَ، تَخِذَ، اِتَّخَذَ، جَعَلَ اور وَهَبَ. یہ افعال بھی افعالِ قلوب کی طرح دو ایسے مفعولوں کو نصب دیتے ہیں جو اصل میں مبتدا اور خبر ہوتے ہیں: وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا، وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ، وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا، تَخِذْتُكَ صَدِيْقًا.

(۱۲)......قرینہ پائے جانے کی صورت میں اس مخصوص کو حذف کر دینا بھی جائز ہے: نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ، وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ. یعنی

نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ، نِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ نَحْنُ.

**فائدہ** : مخصوص کا حق یہ ہے کہ وہ فاعل کا ہم جنس ہو یعنی فاعل معنی ہو تو مخصوص بھی معنی ہو اور فاعل ذات ہو تو مخصوص بھی ذات ہو: نِعْمَ الْعَمَلُ الْاِقْتِصَادُ، بِئْسَ الرَّجُلُ الْكَافِرُ. لہذا اگر کہیں مخصوص بظاہر فاعل کا ہم جنس نہ ہو تو وہاں عبارت بحذف مضاف ہوگی: نِعْمَ صِدْقًا الصِّدِّيْقُ یہ اصل میں نِعْمَ صِدْقًا صِدْقُ الصِّدِّيْقِ ہوگا۔اسی طرح فرمان باری تعالی: سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اس کی تقدیر یہ ہوگی: سَاءَ مَثَلًا مَثَلُ الْقَوْمِ... الخ

(۱۳)......یاد رہے کہ ثلاثی مجرد فعل بروزن فَعُلَ (بضم العین) انشاء مدح وذم میں نِعْمَ اور بِئْسَ کے ساتھ ملحق ہے: كَرُمَ الْفَتَى بَكْرٌ، لَؤُمَ الْخَائِنُ زَيْدٌ، فَهُمَ التِّلْمِيْذُ بِلَالٌ، جَهُلَ الرَّجُلُ زَهِيْرٌ. لیکن یہ مدح یا ذم کے ساتھ ساتھ تعجب کا معنی بھی دیتا ہے لہذا یہ فعل تعجب کے ساتھ بھی ملحق ہے یہی وجہ ہے کہ اس پر بعض احکام اُس کے اور بعض احکام اِس کے جاری ہوتے ہیں مثلا:

فَعُلَ کا فاعل نِعْمَ اور بِئْسَ کے فاعل کی طرح یا تو اسم ظاہر معرف باللام ہوگا: عَقُلَ الْفَتى عَلِيٌّ. یا ضمیر مستتر ہوگا جس کی تمیز نکرہ منصوبہ سے آئے گی: هَدُوَ رَجُلًا خَالِدٌ. (البتہ اس کے فاعل کا الف لام سے خالی ہونا بھی جائز ہے: خَطُبَ بَكْرٌ. حالانکہ نِعْمَ اور بِئْسَ کے فاعل میں یہ جائز نہیں)

اور جس طرح أَفْعِلْ بِهٖ میں فاعل باء زائدہ کی وجہ سے لفظاً مجرور ہوتا ہے اسی طرح فَعُلَ کا فاعل بھی باء زائدہ کی وجہ سے لفظاً مجرور آ سکتا ہے: شَجُعَ بِخَالِدٍ.

(۱۴)......خیال رہے کہ جوعلَم الف لام کے ساتھ موضوع نہ ہولیکن اصل میں وہ صفت یا مصدر یا ایسا اسم ہوجس کے معنی جنسی سے مدح یا ذم کا قصد کیا جاتا ہےتو اس پر الف لام لانا جائز ہے: اَلْحَسَنُ، اَلْفَضْلُ، اَلْأَسَدُ، اَلْکَلْبُ وغیرہ (لکنہ غیر مطرد؛ إذ لا یصح دخول اللام علی محمّد وعليّ)اوراس طرح کے علَم سے الف لام کا جدا ہونا بھی جائز ہے۔اور جوعلَم الف لام کے ساتھ موضوع ہو: اَلثُّرَیَّا (ثور یعنی بیل کی شکل میں ستاروں کا مجموعہ)، اَلدَّبَرَانُ (قمر کی اٹھائیس منازل میں سے ایک منزل کا نام یا ثریا اور جوزاء کے درمیان کا ستارہ)، اَلْعَیُّوْقُ (ثریا کے پیچھے نکلنے والا ستارہ جو جوزاء سے قبل طلوع ہوتا ہے)اس سے الف لام جدا نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ یہ ایک ہی کلمے کے بعض حروف کی طرح ہے۔

(۱۵)......یعنی اے عاذلہ! (ملامت کرنے والی) مجھ پر ملامت اور عتاب کم کر اور اگر میں کوئی صحیح کام کر جاؤں تو یہ بھی بول کہ اس نے درست کیا۔اس شعر میں ایک اسم (عِتَابٌ) پر الف لام اور تنوین ترنم دونوں آرہے ہیں اور ایک فعل (أَصَابَ) پر تنوین ترنم آرہی ہے۔

(۱۶)......یادرہے کہ معرفہ اور نکرہ میں فرق کرنے کیلئے مبنی پر تنوین تنکیر آسکتی ہے: صَهْ (ابھی خاموش رہ) صَهٍ (کبھی خاموش رہ) مَهْ (ابھی چھوڑ) مَهٍ (کبھی چھوڑ) اس کے علاوہ باقی تنوینات اربعہ مبنی پر اصلانہیں آسکتیں اور اگر معرفہ اور نکرہ میں فرق مقصود نہ ہوتو مبنی پر تنوین تنکیر بھی نہیں آسکتی۔واللّٰہ سبحانہ وتعالٰی أعلم وعلمہ جلّ مجدہ أتمّ وأحکم.

(۱۷)...... یہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کے بعد اسم ہو۔اور اگر اس کے بعد فعل ہو تو یہ واجب الاہمال ہوگا: وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ.

**فائدہ ۱**: إِنْ مخففہ کے بعد اگر فعل ہو تو وہ افعال ناسخہ (افعال ناقصہ، افعال مقاربہ، افعال قلوب) ہی میں سے ہوگا اور غالب طور پر یہ فعل ماضی ہوگا: وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ، قَالَ تَاللّٰهِ إِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ، وَإِنْ وَّجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ. اور بعض اوقات فعل مضارع بھی ہوتا ہے: وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ.

**فائدہ ۲**: أَنْ مخففہ سے پہلے اگر فعل ہو تو وہ یقین یا ظنِ غالب پر دال ہوگا: عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى، وَظَنُّوْا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ.

(۱۸)......أَنْ کے جوازاً مقدر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ظاہر کرنا بھی جائز ہے اور وجوبًا مقدر ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسے ظاہر کرنا جائز نہیں۔خیال رہے کہ لام كَيْ کے بعد اگر لَا نافیہ یا زائدہ ہو تو أَنْ کی تقدیر جائز نہیں ہوگی بلکہ اس کا اظہار واجب ہوگا: لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ، لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ.

(۱۹)...... یہ فاء اور واو اگر سببیت اور معیت کے لیے نہ ہوں بلکہ ما قبل فعل پر عطف یا استئناف کے لیے ہوں تو ان کے بعد أَنْ مقدر نہیں ہوگا اور پہلی صورت میں مابعد فعل معطوف علیہ کے مطابق اور دوسری صورت میں مرفوع ہوگا: لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ، إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ، اور اس واو اور فاء کے بعد أَنْ مقدر ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ نفی، ملحق بالنفی یا طلب کے جواب میں واقع ہوں (نفی خواہ حرف سے ہو، فعل سے ہو یا اسم سے: لَمْ يَجْتَهِدْ

فَيُفْلِحَ، لَيْسَ الْجَهْلُ مَحْمُوْدًا فَتُقْبِلَ عَلَيْهِ، اَلْحِلْمُ غَيْرُ مَذْمُوْمٍ فَتَنْفِرَ مِنْهُ، ملحق بالنفی سے مراد وہ تشبیہ جس سے نفی وانکار مقصود ہو: كَأَنَّكَ رَئِيْسُنَا فَنُطِيْعَكَ! یعنی مَا أَنْتَ رَئِيْسَنَا، اور جو بھی شیء تقلیل یا نفی کا افادہ کرے: قَدْ يَجُوْدُ الْبَخِيْلُ فَيُمْدَحَ، قَلَّمَا تَجْتَهِدُ فَتَنْجَحَ. اور طلب سے مراد امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عرض اور تحضیض ہے)

**خلاصہ**: فاء اور واؤ سے سببیت اور معیت مقصود ہو تو مابعد فعل منصوب، عطف مقصود ہو تو معطوف علیہ کے مطابق اور جملہ جدیدہ کا استئناف مقصود ہو (ماقبل سے لفظی اور اعراب تعلق مقصود نہ ہو) تو مرفوع ہوگا: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَب اللَّبَنَ میں اگر اکلِ سمک اور شربِ لبن دونوں سے نہی مقصود ہو تو تَشْرَب مجزوم ہوگا؛ کیونکہ اس صورت میں واؤ عطف کے لیے ہوگی، ان کو جمع کرنے سے نہی مقصود ہو تو تَشْرَب منصوب ہوگا؛ کیونکہ اس صورت میں واؤ معیت کے لیے کہلائے گی اور اول سے نہی اور ثانی کی اباحت مقصود ہو تو تَشْرَب مرفوع ہوگا؛ کیونکہ اس صورت میں واؤ استئناف کے لیے قرار پائے گی۔

(۲۰)......أَيٌّ چونکہ لازم الاضافۃ الی المفرد ہے اس لیے یہ معرب ہے اور اس کا اعراب حرکات ثلاث سے آتا ہے: أَيُّ وَلَدٍ يَجْتَهِدُ يَفُزْ، أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ أَقْرَأْ، بِأَيِّ قَلَمٍ تَكْتُبْ أَكْتُبْ. کبھی اس کے مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لے آتے ہیں۔ نیز کبھی اس کے ساتھ مَا زائدہ بھی لاحق ہوتا ہے: اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ.

(۲۱)...... یہاں چار کا ذکر حصر کے لیے نہیں ہے؛ کیونکہ ان چار صورتوں کے علاوہ بھی جزا پر وجوبًا ف آتی ہے مثلاً جب جزا فعل جامد ہو: اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ، یا جزا منفی بذریعہ مَا ہو: فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ. یا جزا کے شروع میں کَأَنَّمَا ہو: اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا. یا جزا کے شروع میں اداۃ شرط آجائے: وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ. یا جزا کے شروع میں رُبَّ ہو: اِنْ تَجِئْ فَرُبَمَا أَجِئْ.

**تنبیہ**: خیال رہے کہ جب اِنْ یا اِذَا کا جواب جملہ اسمیہ ہو تو اس پر فاء جزائیہ کے بجائے اِذَا فجائیہ بھی آجاتا ہے: اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ، فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ.

(۲۲)...... خیال رہے کہ ضمیر غیبت و تکلم کی ندا بالاتفاق ناجائز ہے اور ضمیر مخاطب کی ندا کلام عرب میں شاذ اور نادر الوقوع ہے، ابن عصفور نے اسے صرف شعر میں مقصور کیا اور ابو حیان نے بالکل اِبا اختیار کیا۔ اور علی سبیل الشذ وذ جب ضمیر مخاطب کو ندا دی جائے تو ضمیر رفع اور ضمیر نصب دونوں لانا جائز ہیں: يَا أَنْتَ، يَا إِيَّاكَ. یہ ضمیر مبنی بر ضمہ تقدیری اور محل نصب میں کہلائے گی جیسے يَا هٰذَا وغیرہ میں۔

**فائدہ**: عرب کے ہاں ندا کا ایک اسلوب ہے جس میں ندا مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اختصاص مقصود ہوتا ہے: أَنَا أَفْعَلُ كَذَا أَيُّهَا الرَّجُلُ یہاں أَيُّهَا الرَّجُلُ

سے کسی شخص کو ندا دینا مقصود نہیں بلکہ اپنے آپ کو خاص کرنا مقصود ہے مطلب یہ ہے کہ مردوں میں خاص طور پر میں ایسا کروں گا۔ اسی طرح عرب کا قول ہے:

نَحۡنُ نَفۡعَلُ کَذَا أَیُّھَا الۡقَوۡمُ، اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا أَیَّتُھَا الۡعِصَابَةُ.

(۲۳)......یاد رہے کہ ان حروف جارہ میں سے تَ اور وَ صرف قسم کے لیے آتے ہیں اور ان کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، بَ اور لِ قسم کے علاوہ دیگر معانی کے لیے بھی آتے ہیں اور ان سے پہلے فعل قسم ذکر کرنا جائز ہے۔

(۲۴)......خیال رہے کہ جو معنی کلام کی ایک نوع کو بدل کر اسے دوسری نوع بنا دے جیسے: استفہام، قسم، تمنی، ترجی، شرط، تعجب، ضمیر شان اور لام ابتداء وغیرہ اس کے لیے صدر کلام ہے یعنی اس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے۔ لہذا جو مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہوگا اس مبتدا کی تقدیم واجب ہوگی اور جب خبر ایسے معنی پر مشتمل ہوگی تو اس خبر کی تقدیم واجب ہو جائے گی۔

(۲۵)......خیال رہے کہ اگر یہ لام کلمہ تثنیہ یا جمع کے صیغے میں لوٹایا جاتا ہو تو نسبت میں اسے لوٹانا واجب ہے ورنہ واجب نہیں جیسے أَبٌ کے تثنیہ أَبَـوَانِ اور سَنَةٌ کی جمع سَنَوَاتٌ میں لام کلمہ لوٹایا گیا ہے؛ لہذا نسبت میں اسے لوٹانا واجب ہے اور دَمٌ کے تثنیہ دَمَانِ اور لُغَةٌ کی جمع لُغَاتٌ میں لام نہیں لوٹایا گیا ہے؛ لہذا نسبت میں اسے لوٹانا واجب نہیں: دَمِيٌّ، لُغِيٌّ. وللإشارة إلى هذا أوردت في الكتاب مثالين مما يجب فيه ردّ اللام المحذوفة عند النسبة ومثالين مما لا يجب فيه ذلك.

(۲۶)......لیکن جس جمع کا واحد نہ ہو: أَبَابِيْلُ. یا وہ غیر مفرد پر بنائی گئی ہو: مَحَاسِنُ (حُسْنٌ کی جمع) یا اس کا واحد من لفظہ نہ ہو (جیسا کہ اسم جمع میں ہوتا ہے): قَوْمٌ. یا اس کے اور واحد کے درمیان یائے نسبت یا تائے تانیث سے فرق کیا جاتا ہو (جیسا کہ اسم جنس جمعی میں ہوتا ہے): عَرَبٌ، رُوْمٌ، تَمْرٌ، تُفَّاحٌ. یا جمع کو علم یا علم کی طرح بنا دیا گیا ہو: حَضَاجِرُ، أَنْصَارٌ. تو ان سب صورتوں میں نسبت لفظ کی طرف ہی کی جائے گی: أَبَابِيْلِيٌّ، مَحَاسِنِيٌّ، قَوْمِيٌّ، عَرَبِيٌّ، رُوْمِيٌّ، تَمْرِيٌّ، تُفَاحِيٌّ، حَضَاجِرِيٌّ، أَنْصَارِيٌّ.

(۲۷)......یعنی الف کو واو سے بدل دینا یا الف کو حذف کر دینا، مگر خیال رہے کہ یہ دونوں امر اسی وقت جائز ہوں گے جبکہ اسم مقصور کا دوسرا حرف ساکن ہو کما أشرت إليه في المثال اگر دوسرا حرف متحرک ہو تو الف کو حذف کرنا واجب ہے: جَمَزَى (تیز چال) سے جَمَزِيٌّ.

**تنبیہ**: بعض نحاۃ نے الف مقصورہ کو پانچویں جگہ ہونے کی صورت میں واو سے بدلنا بھی جائز قرار دیا ہے: مُصْطَفًى سے مُصْطَفَوِيٌّ.

(۲۸)......جو علم مرکب اسنادی ہو جیسے: تَأَبَّطَ شَرًّا، جَادَ الْحَقُّ، شَابَ قَرْنَاهَا وغیرہ اس کی تصغیر نہیں ہو سکتی۔

**فائدہ**: جمع قلت کی تصغیر اس کے لفظ ہی پر کی جائے گی: أَحْمَالٌ، أَنْفُسٌ، أَعْمِدَةٌ اور غِلْمَةٌ سے أُحَيْمَالٌ، أُنَيْفِسٌ، أُعَيْمِدَةٌ اور غُلَيْمَةٌ. جبکہ جمع کثرت کی تصغیر اس کے لفظ پر نہیں کی جائے گی بلکہ اوّلاً اسے مفرد کی طرف لوٹایا جائے گا پھر اس مفرد کی

تصغیر کی جائے گی پھر اگر وہ عاقل ہو تو اس کی جمع مذکر سالم اور غیر عاقل ہو تو جمع مؤنث سالم بنائی جائے گی، یہی جمع اُس جمع کثرت کی تصغیر کہلائے گی: شُعَرَاءُ، کُتَّابٌ، دَرَاهِمُ اور عَصَافِيْرُ سے شُوَيْعِرُوْنَ، كُوَيْتِبُوْنَ، دُرَيْهِمَاتٌ اور عُصَيْفِرَاتٌ.

(۲۹)......یاد رہے کہ اسما میں اصل اعراب، افعال اور حروف میں اصل بنا، اور بنا میں اصل سکون ہے لہذا جو اسم معرب ہو اس کے معرب ہونے اور جو فعل مبنی ہو اس کے مبنی ہونے کی کوئی وجہ ہونا ضروری نہیں؛ کہ یہ مطابق اصل ہے، ہاں! اگر کوئی اسم مبنی ہو تو اس کے مبنی ہونے اور اگر کوئی فعل معرب ہو تو اس کے معرب ہونے کی وجہ ہونا ضروری ہے؛ کہ یہ خلاف اصل ہے۔

پھر جس مبنی (اسم، فعل خواہ حرف) پر کوئی حرکت (ضم، فتح یا کسر) ہو وہاں دو سوال ہوں گے: ۱۔اسے حرکت کیوں دی گئی؟ ۲۔یہی حرکت (ضم یا فتح یا کسر) کیوں دی گئی؟ ان سوالوں کے جواب کے لیے ہمیں کسی مبنی کو حرکت دینے اور حرکت خاصہ دینے کی وجوہات معلوم ہونا ضروری ہے۔ لہذا اس سبق میں مبنی کو مطلق حرکت دینے کی وجوہات پھر علی الخصوص ضم یا فتح یا کسر دینے کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ لیکن چونکہ اس طرح کے امور از قبیل نکات و لطائف ہوتے ہیں جن کا مقصد کسی اختیار کردہ شق کی وجہ اختیار و ترجیح کا بیان ہوتا ہے وبس اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مقام واحد میں ایک سے زائد لطائف جمع ہوجائیں! لہذا امثال مقام میں اطراد وانعکاس کے درپے ہونا کار خردمنداں نیست؛ فإنه إلزام ما لا يلزم.

(۳۰)......یہاں لامِ امر کو کسرہ اس لیے دیا کہ اس کے مقابل یعنی لامِ جارہ

پر بھی کسرہ ہے: لِزَيْدٍ.

(۳۱)......اسے ضمہ اس لیے دیا کہ اس کی نظیر هُمْ کا آخر واؤ کا ماقبل ہے؛ کیونکہ اس کی اصل هُمُوْ ہے۔

(۳۲)......فعل کا معنی صلہ اور اختلافِ صلہ سے بدل جاتا ہے لہذا عربی سمجھنے، بولنے، لکھنے اور اس کا صحیح ترجمہ کرنے کے لیے صلات کی معرفت بہت ضروری ہے۔ تفصیل کے لیے شیخ الادب مولانا رضوان احمد نوری صاحب کی کتاب ''صلات الافعال''، اور کتبِ لغت کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

(۳۳)......خیال رہے کہ تین مقامات پر جملہ بھی مفعول بہ واقع ہوتا ہے:

۱۔ وہ جملہ جو قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد واقع ہو جبکہ یہ نَطَقَ اور تَلَفَّظَ کے معنی میں ہوں: قَالَ الْمُعَلِّمُ فَازَ سَعِيْدٌ، يَقُوْلُ الْأَمِيْرُ اَلْمُجْتَهِدُ فَائِزٌ. (یہاں فَازَ سَعِيْدٌ اور اَلْمُجْتَهِدُ فَائِزٌ 'قَالَ اور يَقُوْلُ کا مقول اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہیں)

۲۔ وہ جملہ جو افعال قلوب کے مفعول بہ اول کے بعد واقع ہو: ظَنَّ سَعِيْدٌ خَالِدًا يُسَافِرُ، حَسِبَ سَعِيْدٌ الْأَشْجَارَ أَوْرَاقُهَا تَسَاقَطُ. (یہاں يُسَافِرُ اور أَوْرَاقُهَا تَسَاقَطُ 'ظَنَّ اور حَسِبَ کا مفعول بہ ثانی ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہیں)

۳۔ وہ جملہ جو بابِ أَعْلَمَ کے مفعول بہ ثانی کے بعد واقع ہو: أَنْبَأْتُ زَيْدًا بَكْرًا وَالِدُهٗ أَدِيْبٌ. (یہاں وَالِدُهٗ أَدِيْبٌ 'أَنْبَأْتُ کا مفعول بہ ثالث ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہے)

**فائدہ**: قَالَ سے فعل مضارع اگر ظنّ کے معنی میں ہو، ضمیر خطاب کی طرف مسند ہو اوراس سے پہلے استفہام بھی ہو تو یہ افعال قلوب کی طرح دو مفعولوں کو بھی نصب دیتا ہے: أَ تقُوْلُ خَالِدًا نَاجِحًا؟

(۳۴)......دو متلازم چیزوں سے مراد مبتدا وخبر، فعل اور اس کا مرفوع، فعل اور اس کا منصوب، شرط و جزا، قسم و جواب قسم، حال وذو الحال، موصوف وصفت، موصول وصلہ، مضاف ومضاف الیہ، حرف جر اور اس کا متعلّق، حرف تسویف وفعل، قَدْ اور فعل اور حرف نفی و منفی ہیں: زَيْدٌ أَنَا أَعْلَمُ شَاعِرٌ، جَاءَ أَظُنُّ الْغَائِبُ، كُتِبَتْ أَعْتَقِدُ الْوَظِيْفَةُ، أَكْرِمْ أَسْعَدَكَ اللّٰهُ ضَيْفَكَ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ، وَاللّٰهِ وَمَا الْقَسَمُ بِاللّٰهِ هَيِّنٌ لَيُفْلِحَنَّ الْمُؤْمِنُ، حَجَجْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَاشِيًا، وَإِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ، لَقِيْتُ الَّذِيْ أَعْتَقِدُ فَازَ بِالْجَائِزَةِ، هٰذَا قَلَمُ أَظُنُّ خَالِدٍ، اِعْتَصِمْ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِالتَقْوٰى، سَوْفَ أُوْقِنُ يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ، قَدْ أُوْقِنُ نَجَحَ مَنْ صَمَتَ، مَا ظَنَنْتُ أَفْلَحَ الْكَسْلَانُ. (ضح:۴۵۹)

(۳۵)......لیکن ہمزہ متوسطہ مفتوحہ الف کے بعد اور ہمزہ مفتوحہ یا مضمومہ واو ساکن کے بعد منفرد لکھا جاتا ہے: قِرَاءَةٌ، جَزَاءَهٗ، تَوْءَمٌ، ضَوْءُهٗ. اور ہمزہ متوسطہ متحرکہ (بالضم، بالفتح یا بالکسر) یاء ساکن کے بعد ہو تو اسے شوشے پر لکھتے ہیں: هَيْئَةٌ، مَشِيْئَةٌ، رَدِيْئَةٌ.

**تنبیه**: خیال رہے کہ یہاں قوت کی ترتیب یہ ہے: ۱۔کسرہ۔۲۔ضمہ۔۳۔فتحہ۔ ۴۔سکون۔یعنی سب سے اقوی حرکت کسرہ ہے اوراس کا مناسب حرف یاءیا صرف شوشہ ہے۔اس کے بعد ضمہ سب سے قوی حرکت ہے اوراس کا مناسب حرف واؤ ہے۔اس کے بعد فتحہ قوی حرکت ہے اوراس کا مناسب حرف الف ہے اورسب سے ہلکا سکون ہے۔

عربوں کا طریقہ تھا کہ سفر کے لیے اونٹ پر لکڑی کا ایک فریم کستے تھے اس کو پردوں سے ڈھک دیا جاتا تھا تا کہ سوار دھوپ کی تمازت اور اُڑتی ہوئی ریت (یہ دونوں چیزیں ریگستان کا لازمہ ہیں) سے محفوظ رہ سکے،اس کو عربی میں "رحلة" "هودج"اور"محمل" اوراردو میں"کجاوہ" کہا جاتا ہے،اگر کوئی اونٹ پر کجاوہ باندھ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ اب سفر کرنے والا ہے،لہذا یہیں سے محاورہ تشکیل پایا:"شد الرحال" یعنی کجاوہ کسنا،بہ الفاظ دگر سفر کا قصد کرنا،اب آپ ہوائی جہاز سے سفر کا ارادہ رکھتے ہوں یا ریل سے مگر یہی کہیں گے:"شددت رحلتی الی.." یعنی میں نے فلاں جگہ کے لیے کجاوہ کس لیا ہے،بہ الفاظ دگر فلاں جگہ کے سفر کا قصد کرلیا ہے۔

اگر کوئی شخص علم وفضل یا اور کسی بھی میدان میں ماہر اور مشہور ہو تو یقینی طور پر لوگ اس کے پاس دور دور سے اپنی حاجتیں لے کر آئیں گے،جب لوگ سفر کرکے آئیں گے تو لازمی طور پر اونٹوں پر کجاوے کسے جائیں گے،گویا کسی کے مشہور ہونے یا کسی میدان میں ماہر ہونے کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس کی جانب لوگ سفر کریں،یہیں سے اس محاورے نے ایک نیا رخ لیا:"تشد الیه الرحال فی علومه" اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ"ان کے علوم میں ان کی جانب کجاوے کسے جاتے ہیں"،مجازی معنی ہوگا کہ وہ بہت مشہور ومعروف یا اپنے فن میں کامل وماہر ہے۔ (عربی محاورات،ص۵۸)

## رموز واشارات

| | |
|---|---|
| (۱)......ص: مفصل مع شرح للموصلی | (۱۵)......دن: درایۃ النحو |
| (۲)......کا: کافیہ مع شرح ناجیہ | (۱۶)......م: نحومیر (مترجم) |
| (۳)......ھد: ہدایۃ النحو مع عنایۃ النحو | (۱۷)......تس: التحفۃ السنیہ |
| (۴)......حم: شرح مفصل للخوارزمی | (۱۸)......با: بشیرالکامل |
| (۵)......حل: شرح مفصل للموصلی | (۱۹)......مذ: مذکرات النحو والصرف |
| (۶)......ض: شرح رضی | (۲۰)......بد: بدایۃ النحو |
| (۷)......شذ: شرح شذورالذہب | (۲۱)......در: دراسۃ النحو |
| (۸)......ق: قطرالندی وبل الصدی | (۲۲)......تم: تبصیر شرح نحومیر |
| (۹)......شق: شرح قطرالندی | (۲۳)......رد: ردالمحتار |
| (۱۰)......شا: شرح ابن عقیل | (۲۴)......جد: جامع الدروس العربیۃ |
| (۱۱)......غا: غایۃ التحقیق | (۲۵)......ضح: الواضح فی القواعدوالاعراب |
| (۱۲)......فو: شرح جامی مع الفرح النامی | (۲۶)......خض: حاشیہ خضری |
| (۱۳)......شما: شرح مائۃ عامل مع الفرح الکامل | (۲۷)......صل: صلات الافعال |
| (۱۴)......عق: العقد النامی | |

# مصادر ومراجع

| شمار | کتاب کا نام | مصنف/مؤلف | مطبوعہ |
|---|---|---|---|
| 1 | مفصل مع شرح للموصلی | محمود بن عمر زمخشری، متوفی ۵۳۸ھ | دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 2 | کافیہ مع شرح ناجیہ | جمال الدین عثمان بن عمر، متوفی ۶۴۶ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ |
| 3 | ہدایۃ النحو مع عنایۃ النحو | سراج الدین عثمان، متوفی ۷۵۸ھ | مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ |
| 4 | شرح مفصل | قاسم بن حسین خوارزمی، متوفی ۶۱۷ھ | مکتبۃ العبیکان، ریاض، ۱۴۲۱ھ |
| 5 | شرح مفصل | یعیش بن علی موصلی، متوفی ۶۴۳ھ | دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 6 | شرح رضی | محمد بن حسن الاستر اباذی، متوفی ۶۸۶ھ | باب المدینہ کراچی |
| 7 | شرح شذور الذہب | عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ | باب المدینہ کراچی |
| 8 | قطر الندی وبل الصدی | عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ | دار المنار |
| 9 | شرح قطر الندی | عبد اللہ بن ہشام انصاری، متوفی ۷۶۱ھ | دار المنار |
| 10 | شرح ابن عقیل | عبد اللہ بن عبد الرحمٰن قرشی، متوفی ۷۶۹ھ | باب المدینہ کراچی |
| 11 | غایۃ التحقیق | صفی الدین بن نصیر الدین، متوفی ۸۹۰ھ | کوئٹہ |
| 12 | شرح جامی مع الفرح النامی | علامہ عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ | مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۵ھ |
| 13 | شرح مائۃ عامل مع الفرح الکامل | علامہ عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ | مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ |
| 14 | العقد النامی | محمد رحمی بن عبد اللہ حنفی، متوفی ۱۳۲۷ھ | مکتبۃ الامام ابی حنیفۃ، کوئٹہ |
| 15 | درایۃ النحو | ---------------- | باب المدینہ کراچی |
| 16 | نحو میر (مترجم) | سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ | مکتبۃ المدینہ ۱۴۲۹ھ |
| 17 | التحفۃ السنیہ | محمد محی الدین عبد الحمید، متوفی ۱۳۹۳ھ | مکتبۃ دار الفجر ۲۰۰۲ء |
| 18 | بشیر الکامل | علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ | سکندر علی بہادر علی تاجران کتب کراچی |
| 19 | البشیر شرح نحو میر | علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ | ادارہ ضیاء السنہ |
| 20 | بشیر الناجیہ شرح کافیہ | علامہ غلام جیلانی، متوفی ۱۳۹۸ھ | محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، کراچی |
| 21 | مذکرات النحو والصرف | الدکتور احمد ہاشم وغیرہ | دار المنار |
| 22 | ہدایۃ النحو | مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ | ---------- |
| 23 | دراسۃ النحو | مفتی محمد افضل حسین مونگیری، متوفی ۱۴۰۲ھ | ---------- |
| 24 | تبصیر شرح نحو میر | سردار احمد حسن سعیدی | مکتبہ احمد رضا |
| 25 | رد المحتار | علامہ محمد امین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ | دار المعرفۃ، ۱۴۲۰ھ |
| 26 | جامع الدروس العربیہ | شیخ مصطفی الغلایینی | المکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 27 | الواضح فی القواعد والاعراب | محمد زرقان الفرخ | قزازین، دمشق |
| 28 | حاشیہ خضری علی شرح ابن عقیل | شیخ محمد الخضری الشافعی | دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 29 | صلات الافعال | مولانا رضوان احمد نوری | انوار الاسلام |

## شعبہ درسی کی شائع شدہ کتب کی فہرست

| نمبر شمار | کتاب کا نام | کل صفحات |
|---|---|---|
| 1 | نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء | 392 |
| 2 | شرح عقائد مع حاشیہ جمع الفرائد | 384 |
| 3 | الفرح الکامل علٰی شرح مائۃ عامل | 185 |
| 4 | عنایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو | 280 |
| 5 | اصول الشاشی مع احسن الحواشی | 299 |
| 6 | الاربعین النوویۃ فی الاحادیث النبویۃ | 155 |
| 7 | اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسۃ | 325 |
| 8 | مراح الارواح مع حاشیہ ضیاء الاصباح | 241 |
| 9 | تفسیر الجلالین مع حاشیہ انوار الحرمین (جلد اول) | 364 |
| 10 | دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ | 241 |
| 11 | عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ | 317 |
| 12 | نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر | 175 |
| 13 | مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ | 119 |
| 14 | التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری | 451 |
| 15 | منتخب الابواب من احیاء علوم الدین | 170 |
| 16 | الکافیہ مع شرحہ الناجیہ | 252 |
| 17 | شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی | 419 |
| 18 | انوار الحدیث | 466 |
| 19 | الحق المبین | 131 |
| 20 | کتاب العقائد | 64 |
| 21 | فیضانِ سورۂ نور | 128 |
| 22 | خلفائے راشدین | 352 |

## عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہونے والی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net